ربیع الاول ۱۴۲۱ھ
۶
جون ۲۰۰۰ء

نقیبِ ختمِ نبوت

ماہنامہ ملتان

ولادتِ نبوی ﷺ

اُمّتِ مسلمہ اور صیہونی اہداف

چیچنیا۔ خاک و خون میں لپٹی سرزمین

امارتِ اسلامیہ افغانستان
مشاہدات و تاثرات

فقیہ العصرؒ، عالمِ باعمل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی مظلومانہ شہادت

چیف ایگزیکٹو جناب جنرل مشرف کی خدمت میں چند گزارشات

اخبار الجہاد

اخبار الاحرار

نفاذِ اسلام

اللہ نے اسلام نازل کیا تو اس کے نفاذ اور اس کے حاکمیت کے قیام کے لئے اسوۂ رسول اور اسوۂ صحابہ بھی بخشا۔ یعنی قانون اور طریقۂ نفاذ دونوں عطا فرمائے۔ ایسا ہرگز نہیں کہ شریعت تو دے دی مگر اس کے نفاذ کے لئے تمہاری سوچ اور اپروچ کو معیار اور سند بنا دیا گیا ہو۔

پس ایسے لوگ جو خود کو سند بتاتے اور منواتے ہیں اپنی تعبیر کو خدا کا منشا، کہتے ہیں اور اپنی تفسیر کو اللہ کا فیصلہ کہہ کر سناتے اور مخلوق کو بہکاتے ہیں۔ قرآن نے انہی لوگوں کو کہا ہے:

لا یفلحون وہ کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور قرآن ان لوگوں سے یوں بھی مخاطب ہوتا ہے:

مالکم کیف تحکمون. تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو

خدا جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے
خرد بیزار دل سے دل خرد سے

اس بدحالی میں جو قوم یا جماعت فلاح کے لئے غیروں کے دروازے سے خیر کی بھیک مانگتی ہو باری باری دربدر خاک بسر ہوتی ہو۔ قرآن کہتا ہے کہ غیروں کے پاس جانے کے لئے

لابرھان لہ بہ فانما حسابہ عند ربہ

اس کے پاس کوئی بھی دلیل نہیں سو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہوگا۔

یعنی دنیا و آخرت کے گھاٹے کے سوا انہیں کچھ حاصل نہ ہوگا۔ کامیابی، اصلاح انقلاب اور فلاح کی ایک ہی صحیح راہ ہے، ایک ہی طریقہ ہے اور ایک ہی صورت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا وہی حق ہے اور وہی آفاقی سچ ہے۔ لا یصلح آخرھذہ الامتہ الابماصلحت اولھا

اس امت کے آخر کی اصلاح و فلاح اسی طریقہ سے ہوگی جس سے اول کی اصلاح۔

جب یہ صحیح ہے تو پھر ملکی سلامتی کے لئے قوم کی سلامت روی کے لئے خیر غالب اور شر مغلوب کرنے کے لئے نیا عزم نیا ولولہ لے کر اٹھیں، بڑھیں اور پرانے سبق کو تازہ کریں۔ عہد کریں اور تجدید میثاق کریں۔ ان الحکم الا للہ الا لہ الخلق والامر

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے
حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آذری

ابن امیر شریعت قائد احرار
حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

Regd: M. No. 32

جلد ۱۱ | شمارہ ۶ | قیمت ۱۵/- روپے

جون 2000ء — ربیع الاول 1421ھ

بیاد امیرِ شریعت حضرت سید الاحرار
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک 150/- روپے
بیرونِ ملک 1000 روپے پاکستانی

رفقاءِ فکر

مولانا محمد اسحٰق سلیمی
پروفیسر خالد شبیر احمد
عبد اللطیف خالد چیمہ
سید یونس الحسنی
مولانا محمد مغیرہ
محمد عمر فاروق

رابطہ: دارِ بنی ہاشم ○ مہربان کالونی ملتان ☎ 061.511961

تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوۃ شعبۂ تبلیغ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

تشکیل

اداریہ: دل کی بات ــــــــ مدیر ــــــ ۳

سیرت طیبہ: ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم — مولانا عبدالحق چوہان رحمہ اللہ ۶

" " " اقلیم نبوت و کشور رسالت کے آخری تاجدار — حافظ محمد ظہورالحق ۹

شاعری: سرور بندگی (نعت) ــــــ حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ ۱۲

" " " نعت ــــــــ سید امین گیلانی، سید کاشف گیلانی ۱۳

" " " رنگ سخن ــــــــ پروفیسر اکرام تائب ــ ۱۴

افکار: امت مسلمہ اور صیہونی و صلیبی اہداف — سیّد یونس الحسنی ــ ۱۵

انٹرویو: امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ کا روزنامہ انصاف کو انٹرویو — شہباز انورخان ــــ ۱۷

افکار: نادرہ بیگم کا پیغام محبت ــــ محمد عمر فاروق ــــ ۲۳

" " " چیچنیا - خاک و خوں میں لپٹی سرزمین ــ ملا معاویہ حنفی ــــ ۲۵

رد قادیانیت: مرزا طاہر کی ہفوات اور ان کا جواب ــ مولانا محمد مغیرہ ــ ۲۹

پرویزیت: منکرین حدیث۔ مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ — مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج ۳۴

طنزومزاح: زبان میری ہے بات ان کی ــــ ساغر اقبالی ــــ ۳۵

سفر نامہ: مشاہدات و تاثرات...... امارت اسلامیہ افغانستان — پروفیسر خواجہ ابوالکلام صدیقی ۳۷

حسن انتخاب: سخن ڈپلومیسی ــــــ عباس اطہر ــــ ۴۶

شاعری: (نظم) بستیاں ــــــ دلبر کاشمیری ــــ ۴۸

حسنِ انتقاد: تبصرۂ کتب ــــــ خادم حسین ــــ ۴۹

اخبار الجھاد: ــــــــ ادارہ ــــــ ۵۱

اخبارالاحرار: تنظیمی خبریں ــــــ ادارہ ــــــ ۵۲

دل کی بات

جناب چیف ایگزیکٹو کی خدمت میں

ہے یہ گنبد کی صدا، کان لگا، غور سے سن

۱۶ ، مئی کو پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جناب جنرل مشرف نے ترکمانستان کے سرکاری دورے سے واپسی پر اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اعلان کیا کہ "حکومت نے قانون توہین رسالت کے تحت مقدمہ کے اندراج کا پرانا طریقہ بحال کر دیا ہے اب اس مقدمہ کی ایف آئی آر بھی دوسرے مقدمات کی طرح درج ہوگی حکومت نے علماء، دینی جماعتوں اور عوام کے متفقہ مطالبے پر اپنی مجوزہ تبدیلی واپس لے لی ہے"

جناب چیف ایگزیکٹو کے اس بیان کو شدید گرمی اور خشکی میں ہوا کا تازہ جھونکا اور بارش کا پہلا قطرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ۲۱، اپریل ۲۰۰۰ء کو انہوں نے اسلام آباد میں انسانی حقوق کمیشن کی ایک تقریب میں اعلان کیا تھا کہ آئندہ قانون توہینِ رسالت کے تحت مقدمہ کا اندراج ڈی سی کی تحقیق و اجازت کے بغیر درج نہیں ہوگا ان کے اس بیان کے ساتھ ہی ملک کی تمام دینی جماعتیں متحرک ہو گئیں اور عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہر شخص سوال کر رہا تھا کہ ہم پر کون لوگ حکمران ہیں؟ یہ کن کے مقاصد کیلئے کام کر رہے ہیں؟ کیا پاکستان میں اب توہین رسالت کی کھلی اجازت ہو گی؟ انہی سوالات کے شور میں خبر آئی کہ جمیعت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے ۸، مئی کو لاہور میں بڑی دینی جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس طلب کر لیا ہے چنانچہ یہ دعوت نامہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کو بھی مولانا نورانی نے بھجوایا۔ اس اجلاس کو "قومی کانفرنس برائے تحفظ ختم نبوت" کا عنوان دیا گیا۔ کانفرنس میں حکومت کو مطالبات پیش کئے گئے اور ۱۹ مئی کو ملک بھر میں ہڑتال کا اعلان کیا گیا چنانچہ دینی اجتماعات، جلسے، جلوس، مظاہرے شروع ہو گئے جن میں شدت آتی چلی گئی تا آنکہ حکومت نے محسوس کیا کہ اگر مطالبہ نہ مانا گیا تو حکومت کی بھی خیر نہیں۔ چنانچہ جناب جنرل مشرف نے ۱۶ مئی کو یہ اہم مطالبہ تسلیم کر کے ۱۹ مئی کی ہڑتال ختم کرنے کو کہا لیکن اسلام آباد میں ہونے والے اجلاس میں مولانا فضل الرحمن، مولانا شاہ احمد نورانی اور قاضی حسین احمد کے علاوہ دیگر رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ جب تک ہمارے باقی مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے ہڑتال ختم ہو گی اور نہ ہماری جدوجہد رکے گی۔ کامیاب ہڑتال ہوئی اور قوم نے اپنا فیصلہ دینی جماعتوں کے مؤقف کے حق میں دے دیا۔ ہم جناب چیف ایگزیکٹو سے گزارش کریں گے کہ وہ دینی جماعتوں کے باقی مطالبات بھی منظور کریں ان مطالبات کو بھی قوم کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ جمعہ کی چھٹی کی بحالی، آئین کی اسلامی دفعات کو پی سی او کا حصہ بنانے، جداگانہ طریقۂ انتخاب کو باقی رکھنے، صلیبی اور صیہونی امداد سے چلنے والی این

جی اوز پر پابندی، عیسائیوں اور مرزائیوں کے قومیائے گئے تعلیمی ادارے ان کو واپس نہ کرنے کے مطالبات پر حکومت سنجیدگی سے غور کرے اور انہیں فوراً منظور کرے۔

جناب جنرل مشرف نے کراچی میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے گھر جا کر تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ

"بعض لوگوں نے مجھے اور میرے خاندان کو قادیانی مشہور کر رکھا تھا الحمد للہ ہم مسلمان ہیں، قادیانی نہیں ہیں میں واحد حکمران ہوں جس نے امریکہ کو دہشت گردی اور جہاد کا فرق سمجھایا" اچھا ہوا کہ جناب جنرل نے کھل کر اپنے عقائد اور افکار کی وضاحت کر دی۔ لیکن ایک بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ یہ کہ حکومتی اہلکاروں، وزیروں مشیروں کے بیانات تو جہاد اور مدارس عربیہ کے حق میں آتے ہیں لیکن عملی اقدامات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ آئے روز مدارس پر چھاپے، علماء اور طلباء کی تلاشی، ان کی بے عزتی، دہشت گردی کے جھوٹے الزامات لگا کر انہیں گرفتار کرنا، آخر اسے کیا نام دیا جائے گا؟

جناب جنرل صاحب! آپ کے نورتن آپ کو مروائیں گے۔ ان میں اکثر وہی لوگ ہیں جو سابقہ حکومتوں کے بھی حاشیہ بردار تھے۔ یہ ان کے وفادار تھے نہ آپ کے وفادار ہیں۔ یہ تو اسلام اور وطن کے بھی وفادار نہیں۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کر گزریں۔ جو ایجنڈا آپ نے پیش فرمایا تھا اسی کو پورا کر لیں تو تاریخی کارنامہ ہوگا آپ اس وقت بلاشرکت غیرے مطلق العنان حکمران ہیں ہمت کیجئے اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے ملک میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کیجئے پھر دیکھئے اللہ کی مدد آپ کے لیے کیسے آتی ہے بالکل اسی طرح جیسے افغانستان میں نصرت الٰہیہ کا نزول ہوا ہے۔ ہمیں آپ کے مسلمان ہونے پر شک نہیں اعمال مشکوک ہیں اور اس کا کوئی بھی سبب ہو سکتا ہے اسلام کی حکومت قائم ہو گی تو ملک بچے گا، قوم بچے گی، آپ بچیں گے ورنہ.........

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

فقیہہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جید عالم دین، فقیہہ اور ممتاز دینی سکالر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو نامعلوم دہشت گردوں نے ۱۸ مئی کو کراچی کے بھرے بازار میں شہید کر دیا۔ مولانا کے ہمراہ ان کے خادم اور ڈرائیور جناب عبدالرحمن بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا شمار ملک کے ان علماء میں ہوتا تھا جن کے ہاتھ، زبان اور قلم سے کبھی کسی مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچی وہ ایک سچے مؤمن اور صوفی کامل تھے۔ ان کا قلم ہمیشہ کفار و مشرکین اور مرتدین کی سرکوبی کیلئے وقف رہا۔ فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں ان کا قلم گرزِ البرز شکن تھا۔ انہوں نے ہمیشہ دلیل کی طاقت، علم کی ثقاہت اور عمل کی وجاہت سے اپنا لوہا منوایا۔ ان کی مظلومانہ

شہادت سے یقیناً علماء کی صف میں نہ پر ہونے والا خلا پیدا ہو گیا ہے۔

گزشتہ دس برسوں میں جس کثرت کے ساتھ علماء قتل ہوئے ہیں اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ یہ نتیجہ ہے اس غفلت اور دین بیزاری کا جس کا مظاہرہ ہمارے حکمران تسلسل سے کرتے چلے آ رہے ہیں اور جس سے دین دشمن قوتوں کے حوصلے بڑھے ہیں اور دہشت گردوں کو قوت ملی ہے۔ آج تک کسی بھی عالم دین کے قاتل پکڑے گئے ہیں نہ ان کو سزا ہوئی ہے۔ اگرچہ جنرل مشرف نے مولانا کے گھر جا کر تعزیت کی ہے اور قاتلوں کی گرفتاری کیلئے تمام وسائل بروئے کار لانے کا وعدہ کیا ہے مگر...... یا حسرتا۔ اے کاش مولانا کے قاتل پکڑے جائیں اور انہیں عبرتناک سزا ہو۔ مولانا کے قتل میں کن قوتوں کا ہاتھ ہے؟ یہ حکومت بھی جانتی ہے اور عوام بھی۔ مگر انہیں پکڑے گا کون؟ مولانا کے قاتل وہی ہیں جنہوں نے مولانا حبیب اللہ مختار کو شہید کیا تھا۔ ابھی تو وہ زخم بھی مندمل نہیں ہوا تھا کہ سفاکوں نے یہ گہرا زخم لگا دیا۔ یہ زخم تو ایسے ہیں جو کبھی مندمل نہیں ہوں گے اس طرح دین کے کام کو روکا جا سکتا ہے اور نہ اہل دین کو مغلوب اور ہراساں کیا جا سکتا ہے۔ مولانا شہید ہو کر زندہ جاوید ہو گئے ہیں ان کے سینکڑوں شاگرد، روحانی بیٹے ان کے مشن کی تکمیل کیلئے زندہ ہیں ان کا خون رائیگاں نہیں جائے رنگ لائے گا اور ضرور لائے گا۔

بقیہ از ص 8

اس موقعہ پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جامع اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جو پوری انسانیت کے لیے منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لوگو! بیشک تمہارا رب ایک ہے اور بیشک تمہارا باپ ایک ہے۔ ہاں عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت نہیں۔ مگر تقویٰ کے سبب ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ تمہارے غلام، جو خود کھاؤ وہی ان کو کھلاؤ، جو خود پہنو وہی ان کو پہناؤ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔ تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور اس شہر میں حرام ہے۔ میں تم میں ایک چیز چھوڑتا ہوں، اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو تم گمراہ نہ ہو سکے، وہ کیا چیز ہے، کتاب اللہ۔

خطبہ کے آخر میں فرمایا، تم سے اللہ کے ہاں میری بابت پوچھا جائیگا تم کیا جواب دو گے؟ صحابہ نے عرض کیا ہم کہیں گے کہ آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: اے اللہ تو گواہ رہنا۔

حجتہ الوداع سے واپسی پر ماہ صفر کے آخری ایام میں سفر آخرت کی تیاریاں شروع ہو گئیں اور کئی ایام کی علالت کے بعد ۱۲۔ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس دنیائے فانی سے رحلت کی۔ اور آخری وقت میں امت کو نماز اور غلاموں کے حقوق کی نگہداشت کی وصیت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ نے اس پیغام حق کو اقصائے عالم تک پہنچایا۔

ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا عبدالحئی چوہان
رحمۃ اللہ علیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء سابقین کا تعلق حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے اسحاقی خاندان سے تھا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق حضرت اسماعیل ذبیح اللہ کے خاندان سے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے کئی ہزار برس قبل حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے حکم ایزدی کے تحت وادیٔ مکّہ کے غیر آباد علاقہ میں اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ان کی والدہ ماجدہ بی بی ہاجرہ کی معیت میں لا کر یہاں پر آباد کیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جب جوان ہوئے تو انہوں نے قبیلہ بنو جرھم کے خاندان سے سے شادی کی۔ حضرت اسماعیل علیہ اللہ السلام کے بارہ بیٹے تھے۔ ان میں سے قیدار کی اولاد حجاز میں آباد ہوئی اور پھیلی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عدنان کے واسطے سے اس کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل نے مل کر خانہ کعبہ منہدم عمارت کو از سرِ نو تعمیر کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ اقدس میں صاحبِ عزیمت و عظمت پیغمبر مبعوث ہونے کی دُعا مانگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی دُعا کا مصداق ہیں۔ امتدادِ زمانہ کے باعث ملت حنیفی کی حقیقی تعلیم بتدریج محو پذیر ہوتی گئی تا آنکہ اللہ تعالیٰ کا وہ گھر جو کہ توحید ایزدی اور عبادت ربانی کی اقامت کیلئے تعمیر ہوا تھا، بیت الاصنام کی شکل اختیار کر گیا۔ اور رئیس الموحدین کی اولاد بے دست و پا صُور اصنام کے سامنے سجدہ ریز ہو گئی اور پوری دنیا پر ضلالت و گمراہی کے تہ بہ تہ بادل محیط ہو گئے۔ سنگدلی اور شقاوت قلبی کے باعث معصوم بچیوں کو زندہ در گور کیا جاتا تھا۔ چراگاہ اور پانی کے چشموں پر نسل در نسل محاربت کا سلسلہ جاری رہتا۔ سسکتی ہوئی انسانیت پر اللہ کریم کی طرف سے بعثت نبوی کی شکل میں رحمت ایزدی نازل ہوئی۔ مشہور قول اگرچہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاوّل کو ہوئی۔ لیکن زیادہ تر صحیح قول یہ ہے کہ ربیع الاوّل کی ۹۔ اور ۱۰ تاریخ کی درمیانی شب کی صبح صادق ۱۰ اپریل ۵۷۱ء کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جدِ امجد جناب عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی "محمد" تجویز کیا۔ ابتدا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعت کی خدمت ابولہب عبدالعزیٰ کی باندی ثوبیہ کے سپرد ہوئی۔ بعد میں قبیلہ بنو سعد کی خوش بخت خاتون سیدہ حلیمہ نے اس نعمت عظمیٰ کو حاصل کیا۔ ۶ برس تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی قبیلہ میں مقیم رہے۔ بی بی حلیمہ کے پاس زمانہ قیام میں ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شقِ صدر بھی ہوا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں والدہ ماجدہ کے زیر کفالت رہے۔ لیکن شفقت مادری کا یہ سایہ بھی دیر پا ثابت نہ ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ ماجدہ کے ساتھ مدینہ منورہ کا سفر اختیار کیا۔ اس سفر سے واپسی پر مقام ابوا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بی بی اُمِّ ایمن کی معیت میں مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے اور جدامجد کی زیرِ کفالت رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک زندگی کی سات بہاریں دیکھی تھیں کہ جدِ امجد بھی داغِ مفارقت دے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچاؤں میں چونکہ جناب زبیر بن عبدالمطلب سب سے بڑے تھے، اسلئے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی زیرِ کفالت رہے۔ ان کی وفات کے بعد یہ خدمت ابوطالب عبدمناف کے سپرد ہوئی۔ سن رشد کو پہنچ کر شغلِ تجارت اختیار کیا۔ اسی سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ طاہرہ کا مال تجارت شام کی طرف لے گئے۔ حسن اخلاق امانت اور نزہت دامن کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وسلم "الامین الصادق" کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ انہی مکارم اخلاق کے باعث سیّدہ طاہرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتۂ ازدواج کی پیش کش کی جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنے سے معذرت ظاہر کی لیکن ان کے حد سے زیادہ اصرار پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ قبول کر لیا۔ مجلس نکاح منعقد ہوئی اور ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پچیس برس کی عمر میں تھے۔ جوں جوں زمانہ ظہور نبوت قریب آنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خلوت گزینی کی محبت ہوتی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت مبارکہ ہو گئی کہ کچھ مدّت کیلئے زادِ سفر لیکر غار حرا میں گوشہ نشین ہو جاتے۔ وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔ آخر کار اس شب ظلمت کدہ کا آخر وقت آ گیا اور نور نبوت کی ضیاء پاشیوں سے شرک و کفر کی تمام تاریکیاں چھٹ گئیں۔ ایک یوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسب معمول غار حرا میں معتکف تھے کہ جبرائیل امین اللہ تعالیٰ کی طرف سے "ختم نبوت" کا تاج لیکر حاضرِ خدمت ہوئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ "پڑھو" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انا اُمی" اس پر اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ پھر اسی لفظ کو دہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔ اس نے پھر اسی عمل کو دہرایا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی آیات پڑھیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس تشریف لائے۔ اپنی رفیقہ حیات خدیجۃ الکبریٰ کو صورت حال سے مطلع کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی دہشت طاری تھی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ نزول آیات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فریضہ نبوت کی ادائیگی میں مشغول ہو گئے۔ تسلسل اور سعی پیہم سے اس فریضہ کو ادا کیا۔ اس دعوت ربانی پر اوّل اوّل جن سعید روحوں نے لبیک کہا وہ یہ ہیں: سیدہ خدیجہؓ، حضرت ابوبکرؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ۔ جوں ہی صدائے توحید کے اثرات کا دائرہ وسعت پذیر ہونے لگا، صنادید کفار نے اس آوازِ حق کو جبر و استبداد کے ذریعہ روکنے کی کوشش کی لیکن یہ تمام انسدادی اور استبدادی تدبیریں بے کار ثابت ہوئیں۔ زمزمہ توحید کی روح افزا شراب شیریں کے متوالوں نے ان تمام مظالم کی خندہ پیشانی سے استقبال کیا اور راہ حق میں پیش آنے والے ان مظالم کی ایذا رسانی کو حلاوتِ ایمانی میں موجب چاشنی سمجھا۔ روساء قریش نے جب دیکھا کہ انتہائی مظالم کے باوجود بھی یہ سیل رواں جاری وساری ہے تو انہوں نے انتہائی قدم کا یہ فیصلہ کیا کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خون مقدس سے سرزمین مکہ کو رنگین کیا

جائے۔ اس پر اللہ کریم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ مکہ سے ہجرت کر کے مدنیہ منورہ تشریف لے جائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پر صعوبت سفر رفیق غار حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کی رفاقت میں طے کیا۔ مدینہ منورہ پہلے ہی اسلام کا گہوارہ بن چکا تھا۔ مدنیہ منورہ میں آپ نے "خلافت ربانی" اور "حکومت الہیہ" کی بنیاد قائم کی۔ کامل دس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ اور پیغام الٰہی کی تبلیغ میں شبانہ روز محنت شاقہ براداشت کی۔ تاسیس حکومت الہیہ میں پیش آنے والے موانعات کو حسن تدبیر اور اصابت رائے سے دور کیا۔ قیام مدینہ کے دوران آپ نے مہمات جہاد کو بھی سر انجام دیا۔ آپ کے غزوات کی تعداد ستائیس ہے یہ وہ غزوات ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس شرکت کی۔ اور جو مہمات صحابہ نے سرانجام دیں اور جو وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کیلئے روانہ کیئے ان کی تعداد ۶۰ سے بھی زیادہ ہےاور جو وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تعلیم اسلام کے حصول کیلئے حاضر ہوئے، ان کی تعداد ستر کے قریب ہے۔ ۸ھ میں مکہ مکرمہ بھی اسلام کی آغوشِ رحمت میں آ گیا۔ فتح مکہ کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جامع اور معجزانہ صفت بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں خالص توحید کی تعلیم دی گئی ہے اور وہ خطبہ پوری انسانیت کیلئے درسِ موعظت اور تعلیمات اسلامی کا آئینہ دار ہے۔ اور وہ خطبہ یہ ہے:-

ایک اللہ کے سوا اور کوئی اللہ نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے اپنا وعدہ سچا کیا۔ اس نے بندہ کی مدد کی اور جتھوں کو تنہا توڑ دیا۔ ہاں تمام مفاخر تمام انتظامات خوب نبھائے قدیم تمام خونبہا سب میرے قدموں کے نیچے ہیں۔ صرف حرم کعبہ کی تولیت اور حجاج کی آب رسانی اس سے مستثنیٰ ہے۔ اے قوم قریش اب جاہلیت کا غرور اور نسب کا افتخار اللہ نے مٹا دیا۔ تمام لوگ آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فتح مکہ کے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے جن اخلاقِ کریمانہ کا مشاہدہ ہوا، ان سے ایک فاتح بادشاہ اور پیغمبر کا امتیاز واضح ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثار صحابہ پر مظالم کے پہاڑ توڑے اور مختلف ستم رانیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کو تختہ مشق بنایا تھا، وہ تمام کے تمام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ان سے سوال کیا۔ تم کو کچھ معلوم ہے میں تم سے کیامعاملہ کرنے والا ہوں؟ وہ چونکہ مزاج شناس تھے اس لیے انہوں نے جواب دیا:

توشریف بھائی اور شریف برادر زادہ ہے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم پر کچھ الزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

اور ۱۰ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لاکھ قدوسیوں کے جلو میں حجۃ الوداع کا فریضہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر تکمیل دین کی آیت نازل ہوئی، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی طرف اشارہ تھا اور

بقیہ 5 پر

حافظ محمد ظہور الحق ظہور (اسلام آباد)

اقلیم نبوّت و کشورِ رسالت کے آخری تاجدار

جب چمنستان دہر پر کفر و شرک کی باد سموم چل رہی تھی۔
جب صداقت و امانت کے پھول مرجھا چکے تھے۔
جب توحید باری تعالیٰ کے میٹھے نغمات الاپنے والے عنادل کی جگہ نجاست شرک سے ملوث زاغ و زغن نے لے لی تھی۔
جب شفقت و رحمت، اخوت اور ہمدردی کے چشمے سوکھ چکے تھے
جب ظلم و ستم اور جور و جفا کی آندھیاں چل رہی تھیں۔
جب قتل و غارت کے بازار گرم تھے۔
جب حقیقی باپ کے ہاتھوں زندہ درگور ہونے والی معصوم بچیوں کی آہ و زاری، گریہ فریاد، چیخ و پکار اور رحم و کرم کی استدعا گونج کر فضا میں رہ جاتی تھی۔
جب ضعیفوں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں کا کوئی پرسان حال و غمگسار نہ تھا۔
جب غلاموں اور محکوموں پر ظلم و ستم کی مشق کی جاتی تھی۔
جب خادموں اور لونڈیوں پر سختیوں کے پہاڑ توڑے جاتے تھے۔
جب انسانی حقوق پامال ہو رہے تھے، اور عزت و ناموس خاک میں مل چکے تھے۔
جب انسانی عفت اور عصمت پر دن دہاڑے ڈاکے ڈالے جاتے تھے۔
جب شرم و حیا، غیرت و حمیت، بے حیائی اور بے غیرتی سے بدل چکے تھے۔
جب خدا کی مقدس زمین فواحش و منکرات، عصیان و طغیان، فسق و فجور کی نجاستوں سے بھر چکی تھی۔
جب وحی آسمانی اور تعلیمات ربانی کی ایک ایک کرن اور رحمت باری تعالیٰ کی ایک ایک بوند کو کائنات ترس رہی تھی۔

اس وقت رحمت حق جوش میں آئی، سیدنا ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام کی دعاؤں کا نتیجہ، سیدنا موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی بشارتوں کی تصدیق، اقلیم نبوت کے آخری تاجدار، براق برق رفتار کے یکتا شہسوار امام الانبیاء محبوب کبریا سید اولاد آدم، فخر کائنات کامل العبودیت، رحمت اللعالمین خاتم النبیین صاحب خلق عظیم، فخر الاوّلین والآخرین خیر البشر سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ کے گھر، سیدہ آمنہ کی نورانی گود میں ۱۲ ربیع الاوّل (مع اختلاف روایات) مطابق ۲۲، اپریل ۵۷۱ء کی صبح سعادت کو مکہ مکرمہ کی مقدس و متبرک سر زمین پر بروز پیر سراج منیر و بشیر و نذیر بن کر چمکے۔ اس صبح سعادت کے پھوٹنے اور آفتابِ رسالت کے طلوع کا غلغلہ برپا ہونے سے کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کافور ہوگئے، ظلم و ستم اور جور و جفا کے بادل چھٹ گئے۔ اس شمس ہدایت کی عالم افروزی سے سیاہ و سنسان قلوب و اذہان روشن ہو

گئے۔ اور گلستان عالم میں از سر نو ایک تازہ بہار آ گئی۔

دنیا کا ذرہ ذرہ خوشی سے چمک اٹھا
جس دن ہوئی ظہور ولادت رسول کی

اس رسول برحق کی تشریف آوری سے فرش سے عرش تک رحمت و برکات ربانی کا نزول ہوا۔ جس نے عابد و معبود، خالق و مخلوق کا رشتہ جوڑا۔ جس نے شرک و بدعت اور کفر و ضلالت کے نظام باطل کو درہم برہم کر دیا۔

وہم کی ہر زنجیر کو توڑا
رشتہ ایک خدا سے جوڑا
شرک کی محفل کر دی برہم
صلی اللہ علیہ وسلم

(ظفر علی خان)

وہ بیمار دنیا کے لئے ابدی صحت اور ہر علت و مرض کے لئے شفا لایا۔ اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منظم پروگرام سے ہر نیکی اور بھلائی کے دروازے کھول دیئے۔ اس کی شریعت غرا نے تمام سابق شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ جس کے ذکر گرامی و نام نامی محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات و برکات سے صحف اُولی، صحف ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کے صفحات مزین تھے۔

اس نے اللہ واحد و قہار کی الوہیت کا اعلان کر کے تمام دنیا کی گردن سے غیروں کی پرستش اور بندگی کا جوڑا اتار پھینکا۔ اس آفتاب عالم تاب کی پھوٹی ہوئی صداقت و عدالت اور سخاوت و حیاو شجاعت کی سنہری کرنوں نے بھی خاک کے ذروں میں خورشید جیسی درخشانی پیدا کر دی۔

اس نے جہالت و توہمات اور ظنون و شکوک کی ظلمات میں ٹھوکریں کھانے والوں کو زیور علم سے آراستہ و متجلی اور اخلاق حسنہ سے پیراستہ و متجلی کر کے ارتقاء کے مسند اعلیٰ پر متمکن کر دیا۔

اس نے لا تقربوا الزنی انہ کان فاحشہ (تم زنا کے قریب بھی مت بھٹکو، بیشک وہ بے حیائی ہے) کا آرڈر سنا کر زنا کاری اور بے حیائی کے اڈے اٹھا دیئے۔

اس نے ان الذین یا کلون اموال الیتامی (بلاشبہ جو لوگ یتیموں کا مال بلا استحقاق کھاتے اور برتتے ہیں وہ اپنے شکم میں آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب جلتی آگ میں داخل ہوں گے) کی وعید سے یتیموں کے اموال و حقوق کو محفوظ کر ڈالا۔

جس نے بنی نوع انسان کو پہلی بار یہ کلام بھی پہنچایا کہ "اے لوگو: ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے بڑا شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو"

اس نے سفید و سیاہ، غلام و آقا، امیر و غریب اور عربی و عجمی کی تمیز ختم کر دی اور تقویٰ و پرہیز گاری کو تمام شرافتوں اور بزرگیوں کا سرچشمہ قرار دیا۔

اس محسن اعظم، سراپا رحمت محبوب کبریا کا عشق و محبت و ارادت ہمارے ایمان کی جان ہے او آپ کی اطاعت ہم پر فرض۔ اس صاحب خلق عظیم کی یاد، دنیا و آخرت کا قیمتی سرمایہ ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت سے لے کر وفات حسرت آیات زندگی کے ہر شعبے کے صحیح حالات و واقعات اور آپ کے اقوال، افعال اور کرامات و معجزات کے تذکار پر رحمت پروردگار کا نزول ہوتا ہے۔ آپ کے عشق و محبت میں جان دینے اور آپ کی عزت و ناموس کی خاطر کٹ مرنے کا نام اسلام ہے۔

ہر انسان کی زندگی کے وہ لمحات قابل قدر ہیں۔ جو آپ کی یاد میں گذریں۔ وہی قطرات اشک لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی ہیں جو آپ کی والہانہ محبت میں آنکھوں سے ٹپکیں۔ وہی سیم و زر اور دولت و مال کام کے ہیں جو آپ کی شریعت بیضا و سنت مقدس کی اشاعت کے لئے صرف کئے جائیں۔

فرزندان توحید کا یہ فرض ہے کہ وہ آنحضرت کی مقدس زندگی کے حالات معلوم کریں اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔ آپ کی سنت کی اتباع کریں۔ آپ کی اتباع و اطاعت ہی آپ کی سچی محبت کا معیار ہے اور تمام بدعات، محدثات، جن کا شریعت محمدی میں ثبوت نہ ہو اور جس عمل پر آقائے نامدار کی مہر تصدیق نہ لگی ہو سے بچنا ہی اصلی محبت کا ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حقیقی اور دوامی محبت سے رب العلمین ہمارے ایمانوں کو کامل فرمائے اور آپ کی سنت و شریعت کی خلاف ورزی سے محفوظ رکھے!

وآخردعوانا ان الحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

بقیہ از ص 17

دوست بن گئے۔ جنگل کے باسی انکی مثالیں دیتے تھے۔ رشک کی انتہا تھی۔ چاروں ہر روز اکٹھے باہر نکلتے گھومتے پھرتے، شکار کرتے خوراک حاصل کرتے، اکٹھے بیٹھ کر کھاتے انکا آپسی اتحاد مثالی تھا۔ ایک دن اچانک ببر شیر کی ان پر نظر پڑی۔ اس نے سب کچھ سن رکھا تھا مگر ملاقات اب ہو رہی تھی پوچھا تم کون ہو۔ تمہارے نام کیا کیا ہیں۔ یہاں کیوں آئے ہو۔ ایک بولا میرا نام کچھوا خاں ہے۔ دوسرے نے کہا میں سردار بگلا خاں ہوں۔ تیسرے نے جواب دیا مجھے نواب سانپ خاں کہتے ہیں چوتھا گویا ہوا میرا نام چودھری بندر خاں ہے۔ ہم سب اپنے قبیلوں کے سردار ہیں۔ شہنشاہ نخلستان بڑا زیرک اور دور اندیش تھا۔ یہ تعارف سن کر لب کشا ہوا "ارے سنو! جس گھر میں سب خان ہوں وہ جلدی اجڑ جاتا ہے"۔ حقیقت نفس الامری یہی ہے کہ ہم کسی نہ کسی صورت خانوں کی "زگ زیگ" میں جکڑے ہوئے ہیں جو ہمیں باون برس پیشتر حاصل ہونیوالی آزادی کے ثمرات سے محروم رکھے ہوئے ہے۔ اس سب کچھ کے باوصف ان پیکران کہ ریا کے دام ہمرنگ زمیں میں جان بوجھ کر پھنسے جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو۔

کچھ ہمیں بھی اختیار کار ہونا چاہیے
کچھ ہمیں بھی صاحب کردار ہونا چاہیے

سرور بندگی

سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم

حقیقت میں سرور بندگی پایا نہیں کرتے
جو عشقِ مصطفےٰ سے دل کو گرمایا نہیں کرتے

زباں پر شکوہ و رودادِ غم لایا نہیں کرتے
کہ مخلص آزمائش میں بھی گھبرایا نہیں کرتے

حیا والے وفاداروں سے کترایا نہیں کرتے
جو اُنکا ہو اُسے ہر گز وہ ٹھکرایا نہیں کرتے

وہ زخموں پر رکھیں مرہم وہی بسمل کو جاں بخشیں
وُہ ترسایا نہیں کرتے، وُہ تڑپایا نہیں کرتے

دُعاءِ نیم شب، آہِ سحر گاہی کا ثمرہ ہے
کہ اَب وُہ خواب میں محروم فرمایا نہیں کرتے

"تویک راگیر و محکم گیر" کس سے دوستی ناداں؟
جو ہر جائی ہو اس سے دل کو اٹکایا نہیں کرتے

موحد جو ہیں "غیراللہ" کے آگے نہیں جھکتے
وُہ پیشانی پہ داغِ شرک لگوایا نہیں کرتے

ہزاروں آفتیں سنگِ مزاحم بنکے آتی ہیں
"مگر مردانِ حق آگاہ" تھرایا نہیں کرتے

وہ توپوں کے دہانوں پر بھی سچی بات کہتے ہیں
کبھی بھی موت کا بھولے سے غم کھایا نہیں کرتے

"گدایانِ محمد" سارے عالم سے ہیں مستغنی
کسی کے سامنے جھولی وہ پھیلایا نہیں کرتے

وہ ہیں سر چشمۂ غیرت، مرقع ہیں وفاؤں کا
کسی سائل کو خالی ہاتھ لوٹایا نہیں کرتے

ادب شرطِ محبت ہے ادب بنیادِ طاعت ہے
جو محرومِ اَدب ہیں، کوئی پھل پایا نہیں کرتے

جو عاشق ہیں وہ گستاخی کا یارا ہی نہیں رکھتے
وُہ اُن کے در پہ خود جاتے ہیں، بُلوایا نہیں کرتے

غمِ ہجرِ نبی عشاق کی فصلِ بہاراں ہے
یہ موسم زندگی میں بار بار آیا نہیں کرتے

خدا کا سایہ ان پر ان کاسایہ اپنی امت پر!
وُہ اپنوں کو کُجا، غیروں کو بے سایہ نہیں کرتے

ابُو بکر و عمر، عثمان و حیدر پھول ہیں ان کے
اور اُن کے پھول صحرا میں بھی مُرجھایا نہیں کرتے

صحابہ سب کے سب پروردۂ دامانِ مرسل ہیں
جو مومن ہیں کسی کو بھی وہ جھٹلایا نہیں کرتے

یہ دنیا سربسر مقصود ہے بس دنیا داروں کی
خدا والے کبھی دنیا کو اپنایا نہیں کرتے

سفر لمبا ہے، منزل دُوریاں کچھ دیر ستا لے
سَرائے کو کبھی گھر جان کر آیا نہیں کرتے

ٹھکانہ گور ہے تیرا، عبادت کچھ تو کر غافل
کہاوت ہے کہ خالی ہاتھ گھر جایا نہیں کرتے

کبھی تو اپنا سویا بخت بھی جاگے گا اے حافظ!
سخی داتا ہیں وہ محروم فرمایا نہیں کرتے

سید امین گیلانی

نعت

جاگزیں ایسی ہوئی دل میں محبت ان کی
ہر گھڑی میرے تصور میں ہے صورت ان کی

وہ ہیں نبیوں کے نبی وہ ہیں اماموں کے امام
تا ابد ان کی نبوت ہے امامت ان کی

حاتم طائی سخی تھا ہمیں انکار نہیں
حاتم طائی سے بڑھ کر ہے سخاوت ان کی

دونوں عالم میں مثال ان کی کہاں سے لاؤں
مرتبہ ان کا ہے شان ان کی ہے عزت ان کی

پادشاہوں کے بھی سر جھک گئے ان کے آگے
دبدبہ ان کا ہے رعب ان کا جلالت ان کی

ایک ہی جست میں وہ فرش سے پہنچے تا عرش
ہوئے حیران فلک دیکھ کے رفعت ان کی

مجھ سے عیسائی خفا ہوں کہ یہودی ناراض
میں کبھی چھوڑ نہیں سکتا اطاعت ان کی

ہیں بہت خوش ہوں کہ حق کہتا ہوں دکھ سہتا ہوں
حق کی پاداش میں دکھ سہنا ہے سنت ان کی

جو عدو ان کے ہیں دراصل ہیں اللہ کے عدو
ان کو لے جائے گی دوزخ میں عداوت ان کی

فتح مکہ پہ معافی کا جو اعلان کیا
سر جھکے دشمنوں کے دیکھی جو رحمت ان کی

ریش و تسبیح و عصا سے نہیں بنتے کامل
وہی کامل ہے جو اپنائے گا سیرت ان کی

و رفعنا لک ذکرک کی یہ دیکھی تاثیر
کل جہانوں میں ہے پھیلی ہوئی شہرت ان کی

دیں انہی کی تو امانت ہے جو ہم تک پہنچی
جو امیں ہے وہ سنبھالے گا امانت ان کی

سید کاشف گیلانی

تیری سمجھ میں آئی یہ سادہ سی کیوں نہ بات
اس کائناتِ حسن سے ہے حسنِ کائنات

تخلیق کے عمل سے گزرتی نہ کائنات
ہوتی اگر خدا کا نہ مقصود ان کی ذات

اللہ رے ساکنانِ مدینہ کے روز و شب
ہر روز روز عید ہے ہر شب شبِ برات

پر تو نہیں ہے جس میں نبی کی حیات کا
میری نظر میں موت سے بدتر ہے وہ حیات

ایک ایک ان کی بات جو ہم تک پہنچ گئی
اہلِ وفا نے یاد رکھی ان کی بات بات

کچھ کر سکے اضافہ نہ اپنے علوم میں
اہلِ عمل نے دیکھ لیا کر کے تجربات

ہم ان کی پیروی کا کریں آج بھی جو عزم
مشکل نہیں ہمارے لئے حل مشکلات

اچھا ہے ان کے نام پہ کٹ جائے میرا سر
ویسے بھی زندگی کو ہے کاشف کہاں ثبات

پروفیسر محمد اکرام تائب

رنگِ سخن

مسائل ہی مسائل ہو گئے ہیں
بہت کم اب وسائل ہو گئے ہیں
جو کل تک دشمنِ جاں تھے ہمارے
ملی کرسی تو "لائل" ہو گئے ہیں
وہ جن کو زُہد کا تقویٰ بہت تھا
نظر ملتے ہی گھائل ہو گئے ہیں
بناوٹ نو جواں چہروں کی توبہ!
سبھی فلمی رسائل ہو گئے ہیں
وہ جن کو زندگی ہم نے عطا کی
وہی راہوں میں حائل ہو گئے ہیں
فقیہہ و صوفی و زاہد بھی تائب
ترے ہاتھوں "سپائل" ہو گئے ہیں

جب اُن کو لئے ہاتھ میں نسوار ملیں گے
اک بار تو کیا ہم سے وہ سو بار ملیں گے
کہنے کو تو ہر شخص ہی مجنون ہے، ولیکن!
ٹُوں دینے کو ہم سے ہی گنہگار ملیں گے
اس دل کا کوئی مول نہ پُوچھے گا جہاں میں
بکرے کے مگر سارے خریدار ملیں گے
محشر کا سماں ہو گا جہاں رات گئے تک
پھر دن کو تو بند آپ کو بازار ملیں گے
تم شہر غریباں میں کبھی آؤ تو دیکھو
ہر گھر میں ہی کھنڈرات کے آثار ملیں گے
میداں میں مرے ساتھ نہ ٹھہرے گا کوئی بھی
ہوٹل میں مگر آپ کو سب یار ملیں گے
اس شہر میں اب بچ کے کہاں جاؤ گے تائب
ہر گھر میں چُھپے سینکڑوں خرکار ملیں گے

جو مُرشد کی نظر کرم ہم نے پائی
دقائق، غوامض کئی ہم نے پائے
بس اک التجا ہے یہ پیرِ مُغاں سے
وہ اک جام وحدت کا ہم کو پلائے
کبھی چشم دل وا جو کی ہم نے ثاقب
زمیں آسماں اک نظر میں سمائے

ثاقب چوہان

امتِ مسلمہ اور صیہونی و صلیبی اہداف

سید یونس الحسنی

اکیسویں صدی کا آغاز ہو چکا، برِاعظم ایشیا کی قسمت کا سورج اب بھی گہن زدہ ہے، غربت اپنی تمامتر قہر سامانیوں کے ساتھ موجود ہے، ہر قسم کے قدرتی وسائل رکھنے کے باوجود ابھی تک اسے خوشحالی نصیب نہیں ہو سکی۔ مغربی طاغوت اور ملٹی نیشنل کمپنیاں اپنے مخصوص مفادات کیلئے اس وسیع و عریض مگر زرخیز خطے کا ہمہ نوعی استحصال کر رہی ہیں۔ برسر اقتدار گروہ اور مراعات یافتہ طبقات خدایان افرنگ کے ایجنٹ اور آزیری مخبر بن کر اس خطے کی ساری دولت امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں منتقل کرتے رہے ہیں۔ یہاں کے باشندے آج بھی سولھویں سترھویں صدی کے عکاس ہیں۔ بایں ہمہ وطن عزیز اپنی معیشت کی بحالی کیلئے حالت جنگ میں ہے۔ سابقہ حکومتوں کی خلط ملط پالیسیوں کے باعث اقتصادی بحران تیز تر ہوتا چلا گیا۔ کوئی ٹھوس معاشی پالیسی بوجوہ تشکیل نہ پا سکی کہ ملک ترقی کر کے اپنے پاؤں پہ کھڑا ہوتا۔ سیاسی حکمرانوں نے قرض پر قرض چڑھا کر بدحالی کے راستوں کو اس قدر وسیع تر کر دیا ہے کہ کچھ سجھائی اور دکھائی نہیں دیتا۔ ہم جمہوریت کے نام پر مخصوص یلغار کی زد میں ہیں۔ کشکول توڑنے کا دعویٰ کرنے والے گداگری کی ایسی تاریخ رقم کر گئے کہ ماضی جس کی نظیر پیش کرنے سے بالکل عاجز ہے۔ ملک کو ایشین ٹائیگر بنانے کی نوید سنا کر "دختر مشرق" نے قوم کو مفلوک الحال بنانے کا نیا ریکارڈ قائم کیا اور خود دامان مغرب میں پناہ گزیں ہونا النسب جانا۔ حالات کے دھارے اس انداز سے باہم متصادم ہو رہے ہیں کہ کسی پیشگوئی کا یارا نہیں۔ بیرونی طاقتوں کے مفادات کا ٹکراؤ جو روپ اختیار کر رہا ہے اسکی تصویر کشی ممکن نہیں۔ البتہ غور طلب امر یہ ہے کہ اس پس منظر کا پیش منظر کیسا ہو گا؟۔

دوسری طرف موجودہ دور کے مفکرین اسلام، دانشورانِ ملت، علمائے امت اپنی تقاریر اور رشحات قلم کے ذریعے بڑے اصرار سے یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ نئی صدی عظمت و غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی۔ اس بات کے صدق و کذب کا فیصلہ تو بیسویں صدی کی تاریخ کے گمشدہ اوراق کے بعد طلوع پذیر صدی کا قرطاس نوہی کریگا۔ فی الوقت قطعیت سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ نظر بہ ظاہر عالم اسلام ہر قسم کے اندرونی خلفشار کا نخچیر ہے۔ اقوام مغرب کا مفاد مسلمانوں کے انتشار ہی میں مضمر ہے، وہ انکی باہمی سر پھٹول کو بہ لطائف الحیل قائم رکھنا چاہتی ہیں۔ روسی کمیونزم کی تباہی کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ ایک قطبی نظام نے عہد حاضر کی سیاسی، تہذیبی اور معاشی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ اب اسلام اور اسلامیان عالم یہود و نصاریٰ کا براہ راست ہدف ہیں۔ وہ انہیں مغرب اور انسانی تمدن کا بدترین دشمن گردانتے ہوئے پوری توانائی سے انکے خلاف پراپیگنڈہ مہم چلائے ہوئے ہیں۔ بنیاد پرستی اور دہشت گردی کی اصطلاحات انہی کیلئے مخصوص کر دی گئی ہیں۔ نیو ورلڈ آرڈر کے تحت امت مسلمہ کو موت کی نیند سلانے کیلئے "حقوق انسانی" اور "حقوق نسواں" کی

شوگر کوٹڈ گولیاں دی جارہی ہیں- مساجد اور مدارس کی بندش کے منصوبے بنائے جاچکے ہیں- قرآن کے فلسفہ جہانگیری و جہانبانی کو "نیک ورلڈ آرڈر" قرار دیکر پوری دنیا پر یہودیت کی حمرانی کے خواب دیرینہ کو تعبیر بخشنے کی تدبیر کی جارہی ہے- حال ہی میں شب بھر کی انیس سالہ طوالت کے بعد امریکی سربراہ مملکت بل کلنٹن نے برصغیر کے ممالک کو وصال آشنا کیا- وہ پوری حشر سامانیوں کے ساتھ سات سمندر پار سے آئے اور پاک و ہند کے باسیوں کو کسی گھن چکر میں چھوڑ کر رفو چکر ہوگئے- انکی "آمد و رفت" مذکورہ صدر مخصوص مفادات کے تحت تھی- مگر-واحسرتا- ہمارے "بھولے بھالے" لوگ اور "گڑ بڑگھٹیالے" راہنما -کیاکہیں- پہلے قدرے سوختنی -دوسرے کاملاً فروختنی- دونوں ہی "عطار" کے اس "عیار" لونڈے سے بہت سی خفی و جلی توقعات وابستہ کئیے ہوئے تھے- دیدۂ عبرت سے دیکھیے- کسی کی کوئی امید بر نہ آئی پھر بھی اول اللہ کر حال مست- ثانی اللہ کر چال مست- حالانکہ بقول شورشؒ

"توقع خیر کی ممکن نہیں لعینوں سے"

وطن عزیز کی صورت حال دیدنی ہے نہ شنیدنی- رعایا اتنی ہے یا نہیں- البتہ رہنماؤں کی لمبی ڈار پورے طمطراق کے ساتھ موجود ہے- یہ میرا پاکستان- جنت کو شرمائیں جس کے ہرے بھرے میدان- اپنی بساط کے مطابق خانوں، سرداروں، نوابوں، مخدوموں ، رئیسوں، وڈیروں، چودھریوں اور میاؤں کے معاملے میں خود کفیل ہوچکا ہے- جسکو دیکھو لیڈر ہے جسے پوچھو راہبر ہے، ہر ایک اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ الاپتا- کسی شتر بے مہار یا اسپ بے لگام کے مانند ان دیکھی منزل کی جانب اندھا دھند جارہا ہے- قوم کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کا سندیسہ دیتا ہے مگر خود کسی کے ساتھ مل بیٹھنے کو تیار نہیں- معلوم ہوتا ہے پتلیوں کا تماشہ لگا ہے جنکی نادیدنی ڈوریں گہرے سمندروں کی تند خو موجوں کے ادھم پر ناچتی ہیں- قومی اتحاد اور یکجہتی بھولی بسری بے معنی آشاؤں کی اصطلاح، استحکام وطن ایک پسماندہ ترکیب تہذیب و شائستگی متروکات سخن اور نفاذ اسلام رجعت پسندانہ طرز عمل ہو کر رہ گئی ہے- صیہونی و صلیبی این جی اوز کے تراشیدہ و خراشیدہ ان رہنماؤں نے پیدا کی ہیں جنہیں ہم سب نے عمداً یا سہواً اپنے آیڈیلز بنا رکھا ہے- یہ چمن خزاں رسیدہ کیونکر بہار آشنا ہو- ہوائے جانفزا کے جھونکے کیسے آئیں- یگانگت کے پھول کیسے کھلیں- خوشیوں کے گلاب کیونکر مہکیں، غربت کی آکاس بیل سے چھٹکارا کیسے ملے- جمہوریت کا آسیب کیسے دور ہو- اسلام کی برکتیں کیونکر حاصل ہوں- آج ان سوالات پر سوچ بچار ہونا چاہیے- یہ تقاضائے وقت ہے مگر سفید فام آقا کی روپہلی شطرنج کے سیاہ فام مہرے اپنا کام دکھاتے ہیں- وہ افراد ملت کو مل بیٹھنے نہیں دیتے کہ یہی حکم حاکم ہے اسکا مفاد اس میں ہے کہ قوم ملت کا روپ نہ دھارنے پائے- اسے نیم دروں نیم بروں کی حالت میں رہنے پر مجبور کیا جائے- ہمارے ہاں ایسا ہی ہو رہا ہے- جہاں کہیں بھی کوئی راہنما بن کر کھڑا ہو وہاں یہی کچھ ہوتا ہے- ایک دوستدار عزیز نے عجب کہانی سنائی- کچھوا، بگلا، سانپ اور بندر انتہائی گہرے

بقیہ 11 پر

شہباز انور خان (روزنامہ "انصاف" لاہور)

موجودہ حکمران دین سے واقف نہیں

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری سے گفتگو

- این جی اوز کے مشورے پر 295 سی میں ترمیم کی بات کی گئی
- سائنسی علوم کا حصول دین سے ٹکراؤ نہیں
- اصلاح احوال کی کوشش نہ کی گئی تو خانہ جنگی کی فضا پیدا ہو جائیگی
- علماء کو بنیاد پرست کہنے والے اپنے بارے میں وضاحت نہیں کر رہے کہ وہ منافق ہیں یا مسلمان؟

حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری امیر شریعت سید الاحرار مجاہد ختم نبوت حضرت سید عطاء اللہ بخاری کے فرزند ہیں۔ 1961ء میں امیر شریعت کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے اور پیرجی کے برادر بزرگ مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری امیر شریعت کے جانشین قرار پائے۔ 1995ء میں حضرت سید ابوذر بخاری کے انتقال کے موقع پر سید عطاء المحسن بخاری جانشین امیر شریعت بنائے گئے 13 نومبر 1999ء جب سید عطاء المحسن بخاری بھی اللہ کو پیارے ہو گئے تو ان کے بھائی حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری کو متفقہ طور پر امیر شریعت کے جانشین ثالث اور مجلس احرار اسلام کے مرکزی امیر کی ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ اس کا فیصلہ مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس منعقدہ لاہور میں کیا گیا۔ اور اب آپ گزشتہ برس سے جماعت کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں آپ سے مجلس احرار اسلام کے لاہور آفس میں ایک نشست ہوئی جس کی تفصیل پیش خدمت ہے۔

انصاف: جماعت کی امارت کی ذمہ داریاں ملنے پر کیا محسوس کرتے ہیں؟

پیرجی: ہماری جماعت میں امارت یا دوسرے عہدوں کو اہمیت نہیں دی جاتی۔ یہاں عہدوں کے حصول کے لئے دوسری جماعتوں کی طرح کھینچا تانی نہیں ہوتی۔ باقاعدہ انتخابات بھی نہیں ہوتے۔ احباب نے مل کر اتفاق رائے سے فیصلہ کیا، جسے سب نے قبول کر لیا۔ چنانچہ اب نومبر 1999ء سے بطور امیر جماعت خدمات انجام دے رہا ہوں۔

انصاف: جماعت کے تحت دینی مدارس بھی چل رہے ہیں یہ کہاں کہاں پر ہیں اور تعداد کتنی ہے؟

پیرجی: مجلس احرار اسلام کے زیر انتظام 30 کے لگ بھگ مدارس کام کر رہے ہیں۔ مرکزی دفتر ملتان میں

ہے۔ ملتان کے علاوہ یہ مدارس چیچہ وطنی، صادق آباد، چشتیاں، چناب نگر، وہاڑی، بوریوالہ، تلہ گنگ، چکڑالہ اور لاہور میں قائم ہیں۔ ان مدارس کی کفالت مرکز کرتا ہے۔

انصاف: موجودہ حکومت کی کارکردگی اس کی ٹیم اور ایجنڈے کے بارے میں کچھ فرمائیں؟

پیر جی: پاکستان میں 12 اکتوبر کے بعد برسر اقتدار آنے والے سربراہ مملکت اور ان کی ٹیم دین سے واقف نہیں اس لئے بعض امور ایسے چھیڑ دیئے کہ ان سے ملک کے ساتھ ساتھ خود ان کے اقتدار کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ جس مقصد کے لئے آئے تھے وہی کریں۔ احتساب مکمل کریں، لوٹی ہوئی دولت واپس لیں، غریب کے چولہے جو سابقہ حکومت نے بجھادیئے تھے پھر سے روشن کر دیئے جائیں۔ امن و امان کی صورتحال بہتر کر دی جائے عوام کو دو وقت کی روٹی عزت کے ساتھ میسر آئے۔ ان کے بنیادی مسائل حل ہوجائیں اور فوج واپس اپنی بیرکوں میں چلی جائے۔

انصاف: یہ جو دفعہ 295۔سی میں تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں تبدیلی یا ترمیم کی باتیں ہورہی ہیں آپ اس پر کیا تبصرہ کریں گے؟

پیر جی: موجودہ حکمران دینی معاملات کے حوالے سے دین سے ناآشنا ہیں۔ ابھی تک ان کا مسلک واضح نہیں ہوا۔ علماء کو تو یہ بنیاد پرست کہتے ہیں لیکن خود اپنے بارے وضاحت نہیں کر رہے کہ یہ منافق ہیں یا مسلمان۔ اگر کلمہ پڑھتے ہیں تو پھر اس قانون پر عمل درآمد کے معاملے میں انہیں کسی معاہدہ یا دباؤ کو قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ ہمارا بنیادی حق ہے۔ ہمیں اپنے بنیادی حق سے محروم کرنے کا کسی کو کوئی اختیار نہیں ہونا چاہیئے۔ کیا ہم عیسائیوں یا کسی دوسری اقوام کے بنیادی حقوق میں تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں؟ وہ اپنے ملک میں اپنے عوام اور قوم کے لئے جو حقوق فراہم کرتے ہیں وہ اس میں آزاد ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے ملک میں ملک کے اکثریتی طبقے (مسلمانوں) کے حقوق کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کسی باہر کے دباؤ کی ضرورت نہیں ہے۔ توہین رسالت کے سلسلے میں ڈپٹی کمشنر کی تحقیق کو لازم کرنا دین سے ناواقف ہونے کی بات بھی ہے اور مذہب اور حقوق انسانی سے لاعلمی کا اظہار بھی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت ناقابل معافی جرم ہے۔ بڑے سے بڑے جرم کو تو پولیس پکڑتی ہے اور وہ قابل دست اندازی پولیس ہے۔ لیکن گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمے کے اندراج کے لیے ڈی سی کی اجازت حاصل کرنا دراصل گھناؤنی سازش ہے۔ ہم گناہگار سہی لیکن اس سازش کو ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیں گے ۔ جب تک حکومت یہ ترمیم واپس نہیں لیتی ہم اس پر احتجاج جاری رکھیں گے اس سلسلے میں لچک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

انصاف: یہ جو حکومت میں این جی اوز ہیں ان کے کردار پر بھی روشنی ڈالئے۔

پیر جی: حکمران این جی اوز سے اس لئے متاثر نظر آتے ہیں کہ وہ دین سے ناواقف ہیں، یہ این جی اوز ہی کے مشورے اور مطالبے پر 295 سی میں ترمیم کی بات کی گئی ہے، جنرل پرویز مشرف کو اس موضوع پر اعلان

سے قبل علماء سے مشورہ کرنا چاہیئے تھا۔ سرکاری بھتہ کھانے والے مولوی تو اس سے مطمئن ہیں اور وہ سرکار کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔

انصاف: نیشنل سیکیورٹی کونسل میں تو علماء کے نمائندے ڈاکٹر محمود غازی بھی موجود ہیں۔؟

پیر جی: میں تو ان کے حدود اربعہ سے واقف نہیں ہوں، اگر وہ عالم دین ہیں اور علماء کی حکومت میں نمائندگی کرتے ہیں تو پھر انہوں نے حکومت کو صحیح مشورہ کیوں نہیں دیا اور مسلمانوں کی نمائندگی کیوں نہیں کی۔ جنرل صاحب کو چاہیئے تھا کہ دینی معاملات میں اپنے مشیروں کی بجائے علماء کرام سے مشاورت کرتے۔ کیونکہ دین کے معاملے میں علماء ہی سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ اگر انہیں خدشہ ہے کہ یہاں کئی مسالک کے علماء ہیں تو پھر اس کا بھی حل موجود ہے۔ تمام مسالک کے نمائندہ علماء کا ایک بورڈ تشکیل دے دیا جائے اور ان کے باہم مشورے سے قومی امور طے کئے جائیں۔ مسلمان جتنے بھی گئے گزرے ہیں دینی حمیت اور غیرت کے معاملے میں وہ کچھ بھی کر گزرتے ہیں۔ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں ایسے سینکڑوں واقعات دیکھنے میں آئے کہ بظاہر دین سے نابلد اور بے عمل لوگ جو سارا دن تاش کھیلتے اور جواء کھیلتے تھے ختم نبوت کے مسئلے پر سب کچھ چھوڑ کر تحریک میں شامل ہو گئے اور آگے بڑھ کر حصہ لیا اور شہید ہو گئے۔

انصاف: یہ جو مغرب کا پراپیگنڈا ہے کہ پاکستان میں دینی مدارس دہشت گردی کے اڈے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

پیر جی: دہشت گردی کے اڈے دینی مدارس نہیں بلکہ این جی اوز ہیں۔ یہودی لابی، فری میسن اور عیسائی مشنریاں پاکستانی کلچر کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اصل دہشت گردی کے مراکز یہی این جی اوز ہیں۔ انہیں ختم کرنا چاہیئے۔ دینی مدارس تو پاکستان کی بقاء اور استحکام کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مغرب ہمارا معاشرہ تباہ کرنا چاہتا ہے۔ گزشتہ ۵۳ برسوں سے وہ اسی کوشش میں ہے۔ تعلیمی نصاب اور سیاست کے ذریعے وہ ہمارے اذہان تبدیل کرنے کی سازشیں کر رہا ہے۔ ان سازشوں کو اگر کوئی اب تک مکمل کامیاب ہونے سے روکے ہوئے ہے تو وہ علماء ہی ہیں۔

انصاف: مجلس احرار اسلام کا اس سلسلے میں کیا کردار ہے؟

پیر جی: ہماری جماعت کا نظریہ یہ ہے کہ اہل حکومت کے اچھے کاموں کی تائید اور غلط اور برے کاموں کو روکنے کی کوشش کرنا۔ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا ہیں۔ ہم موجودہ سیاسی نظام کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ باطل نظام ہے اس لئے اس میں حصہ لینا جائز نہیں سمجھتے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ روشنی سے روشنی تو پیدا ہو سکتی ہے ظلمت سے روشنی پیدا نہیں ہو سکتی۔ موجودہ سسٹم اندھیرا ہے۔

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

انصاف: حکومت کی طرف سے یہ خبریں بھی آ رہی ہیں کہ وہ دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے پر غور کر رہی ہے اگر ایسا ہوا تو کیا آپ اس کی حمایت کریں گے؟

پیر جی: سرکاری مساجد کو قومی تحویل میں لینے سے دینی تعلیم ختم ہو جائے گی اور سرکاری نصاب رائج ہو جائے گا۔ وہ نصاب جو انسان کو انسان ہی نہیں بناتا۔ ہم اپنے کلچر کو ختم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ یہ دار ارقم اور صفہ کے ادارے ختم نہیں کئے جاسکتے۔ ایسی کوئی بھی کوشش ناکامی سے ہمکنار ہو گی۔

انصاف: کشمیر میں جو مجاہدین کام کر رہے ہیں کیا آپ ان کی حمایت کریں گے اور ان کی جدوجہد کو جائز تصور کرتے ہیں؟

پیر جی: مجاہدین تو بلاشبہ خلوص اور نیک نیتی سے کام کر رہے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مجاہدین کو استعمال کیا جا رہا ہے، جانیں مجاہدین دیتے ہیں اور اغراض اہل حکومت پوری کرتے ہیں۔ وہ اس ایشو پر دنیا میں اپنے آپ کو اجاگر کر کے ناجائز فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ جہاں تک کشمیر کا تعلق ہے، اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس کا فیصلہ ۱۹۴۹ء میں ہی ہو گیا تھا اب تو صرف بڑی طاقتوں کی سیاست اور اسلحہ کی دوڑ ہے۔ ہم نے مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ۱۹۴۹ء میں ملک کے مختلف حصوں میں دفاع کانفرنسیں منعقد کیں۔ ان کانفرنسوں میں امیر شریعت نے بھارتی حکومت کو للکارا تھا یہ پاکستان کی سیاست پر احرار کا احسان ہے کہ ہم نے سیاست میں حصہ نہیں لیا اور مسلم لیگ کی حکومت کے دور میں حزب اختلاف میں نہیں آئے تاکہ نوزائیدہ حکومت سے ٹکراؤ پیدا نہ ہو اور وہ کسی رکاوٹ کے بغیر اپنے نفاذ اسلام کے وعدہ پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکے، اب ہم اس کافرانہ سیاسی نظام سے باہر رہ کر حکومت کی اسلام دشمن پالیسیوں کے خلاف عملی جدوجہد کر کے غلط کام کا راستہ روکتے ہیں۔ ہم اس نظام کو شکست دینے کے لئے اجتماعی طور پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے عمل کر رہے ہیں۔

انصاف: کیا آپ سمجھتے ہیں کہ سیاست میں حصہ لئے بغیر آپ نظام کی تبدیلی کر سکیں گے؟

پیر جی: ۱۹۷۴ء کی تحریک میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اتنا بڑا مسئلہ حل کرایا جا سکتا ہے تو کیا اجتماعی جدوجہد سے ہم حکومت کو تمام قوانین اسلام کے سانچے میں ڈھالنے پر مجبور نہیں کر سکتے؟ نظام مصطفیٰ کی تحریک اس کی بڑی مثال ہے کہ جب تمام مسلمان تمام تر فروعی اختلافات کے باوجود متحد ہو کر میدان عمل میں نکل آئے تھے۔ لوگوں کے ذہنوں میں جب تک یہ بات نہیں ڈالی جائے گی کہ اتحاد و اتفاق سے ہی حکمرانوں کو غلط کام کرنے سے روکا جا سکتا ہے اس وقت تک ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔

انصاف: اب تک ہم اس میں کامیاب کیوں نہیں ہو سکے؟

پیر جی: ہماری ناکامی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ تقسیم ہند کے بعد اقتدار میں آنیوالا طبقہ بالکل کمزور تھا جبکہ اقتدار منتقل کرنے والے طاقتور تھے وہ جو خود مفتوح تھے جاتے ہوئے ہمیں بھی مفتوح بنا گئے، اب یہ حالت ہے کہ ہم اپنے مسائل کے حل، ثالثی اور انصاف کے حصول کے لئے بھی انہی کی طرف دیکھتے اور انہی کی مدد طلب کرتے ہیں جن کی سوچ اور فکر مکمل طور پر ہمارے خلاف ہے۔ برسر اقتدار طبقے نے یہاں دینی نصاب کے مقابلے میں لارڈ میکالے کے تعلیمی نظام کو مضبوط کیا۔ روشنی کے مقابلے میں ظلمت کو فروغ دینے کی کوشش

کی۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ نے تین سالہ اسارت سے، رہائی کے بعد مالٹا سے واپس ہندوستان آ کر فرمایا کہ اس ملک میں دین کی بقاء کے لیے ضروری ہے کہ ہم قرآن کی تعلیم کے ادارے قائم کریں۔ لارڈ میکالے کا نصاب مسلمانوں کے لئے نجات کا باعث نہیں بلکہ دینی اداروں کا نصاب ہماری نجات کا باعث ہو سکتا ہے۔ افسوس برسر اقتدار طبقے نے ظلمت کو اختیار کیا چنانچہ علماء نے اس کے پیش نظر دین کی تدریس کی طرف توجہ دی کیونکہ یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کے لئے دار ارقم قائم کیا، دینی مدارس کا قیام ہمارا اسلامی حق ہے۔ جہاں تک نصاب کا تعلق ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں وہ چیزیں ضرور اپنانی چاہئیں جو ضروریات زندگی میں شامل ہیں۔ سائنسی معلومات کا حصول دین سے ٹکراؤ نہیں۔ نصاب میں تبدیلی تو نہیں ہو سکتی البتہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ مکان بنانے کے بعد اس میں شیڈ بڑھانے سے مکان کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہم اپنی تہذیب اور کلچر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے ذریعے ہی سے زندہ رکھ سکتے ہیں۔ ورنہ نصاب غیر موثر ہو جائے گا۔ ہم مسجد، مدرسہ قرآن و حدیث، خدا، رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیامت، آخرت وغیرہ سے طلبہ کو الگ نہیں کر سکتے، ہماری تہذیب الگ ہے مغرب کی تہذیب الگ۔ جس چیز کو وہ جائز یا مبنی بر حق سمجھتے ہیں، ضروری نہیں کہ وہ ہمارے لئے بھی جائز ہو۔ ہم اپنے دینی معاملات یا بنیادی حقوق میں کسی کو مداخلت کی اجازت نہیں دے سکتے۔ جنرل مشرف اگر عوامی تائید و حمایت چاہتے ہیں تو انہیں ملک میں فی الفور نظام اسلام نافذ کرنے کا اعلان کر دینا چاہیے۔ وہ یہ اعلان بھی کریں کہ آئین کی اسلامی دفعات برقرار ہیں معطل نہیں ہوئیں۔ اس کے لئے نیا پی سی او جاری کیا جائے۔ ڈی سی کو اختیار دینے کی بجائے انکوائری کا کام عدالتوں پر چھوڑ دیا جائے۔ اگر قانون کو اسی طرح رکھا گیا اور اصلاح احوال کی کوشش نہ کی تو ملک میں خانہ جنگی کی فضا پیدا ہو جائے گی۔ جو ملک و قوم اور حکمرانوں سب کے لئے ناقابل تلافی نقصان کا باعث بنے گی۔

مجلس احرار اسلام کے حکومت سے مطالبات

1۔ ہفت روزہ "الفضل" اور "تحریک جدید" دیگر رسائل اور ضیاء الاسلام پریس ضبط کر کے دفاتر سر بمہر کر دیئے جائیں۔

2۔ قادیانی عبادت گاہوں کی مساجد کے ساتھ مشابہت ختم کی جائے۔

3۔ قانون امتناع قادیانیت پر عمل درآمد کر لیا جائے۔

4۔ قادیانی جماعت مذہبی بہروپ میں سیاسی جماعت ہے۔ یہ لوگ یہود و نصاریٰ کے مفادات کیلئے کام کر رہے ہیں۔ بھٹو دور میں چینی سفیر ربوہ گیا اور حال ہی میں برطانوی رکن پارلیمینٹ انتھونی کول نے چناب نگر کا خفیہ دورہ کیا ہے۔ آئی ایم ایف، ورلڈ بینک کے ذریعے پاکستان پر دباؤ ڈلوا کر قانون توہین رسالت کو منسوخ کروانا چاہتے ہیں یا کم از کم اس انداز میں اس میں ترمیم کروانا چاہتے ہیں کہ اصل قانون کی روح ہی ختم

ہو جائے۔ حکومت کو اس ضمن میں مصلحت کا شکار ہونے کی بجائے امت مسلمہ کے مفاد میں جرات مندانہ فیصلہ کرنا چاہئے اور کسی دباؤ میں آ کر ایسا فیصلہ کرنے سے گریز کیا جائے جو پاکستان اور خود حکمرانوں کے لئے نقصان دہ ہو۔

5۔ قادیانی فتنہ انگریز کا پیدا کردہ ہے اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کے بقول وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ آج بھی برطانیہ اس فتنہ کی ہر لحاظ سے سرپرستی کر رہا ہے اور جیسے بیٹے کی طرح پال رہا ہے۔ عوام اور حکومت کو ان کے دام فریب میں نہ آنا چاہئے۔

6۔ پاکستان میں انسانی حقوق اور "فلاحی امور" کے نام سے کام کرنیوالی این جی اوز یہود و نصاریٰ کی ایجنٹ ہیں اور پاکستان میں دینی معاشرہ کے قیام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں ان کے ذمے کام ہی یہ ہے کہ مسلمانوں کو رواداری، انسانی حقوق اور آزادی کے نام پر اعتقادی، فکری اور تہذیبی طور پر گمراہ کر دیا جائے اور مسلمان کی شناخت ختم کر دی جائے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ان تمام این جی اوز پر پابندی عائد کی جائے۔ ان کے فنڈز ضبط کئے جائیں اور اربوں روپے جو غیر ملکی امداد کے طور پر ان کو حاصل ہوتے ہیں وہ قبضہ میں لے کر ملکی قرضے اتارے جائیں۔ (بہ شکریہ روزنامہ "انصاف" لاہور ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء)

صادق آباد میں مدرسہ معمورہ کا قیام

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام صادق آباد میں حفظ قرآن کریم کے ادارہ مدرسہ معمورہ کا قیام

عمل میں آ گیا ہے۔ ◎ مدرسہ معمورہ الیاس کالونی میں واقع ہے۔

◎ صادق آباد میں تمام احرار کارکن اسی مرکز سے رابطہ رکھیں۔

◎ محترم حافظ رضا محمد صاحب تدریس قرآن کریم کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

◎ امیر احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتھم کی سرپرستی اور وفاق المدارس الاحرار کی نگرانی میں مدرسہ کے تمام انتظامات اور معاملات چل رہے ہیں۔

◎ اہل خیر اور متعلقین امیر شریعتؒ مدرسہ کی تعمیر جدید میں بھرپور حصہ ادا کریں۔

ناظم وفاق المدارس الاحرار۔ پاکستان

محمد عمر فاروق

نادرہ بیگم کا پیغامِ محبت

کئی دنوں سے ڈاکٹر انعام الحق جاوید کے ادبی مجلہ ماہانہ "روداد" اسلام آباد میں چھپنے والا نادرہ بیگم کا ایک بیان میز پر پڑا ہوا ہے۔ سوچ رہا تھا کہ کوئی قلمکار دوست قلم توڑ جواب دے کر میرا بوجھ بھی اتار دے گا۔ لیکن تاحال ہر طرف سے خاموشی ہے۔ اور پھر ایسے مہربان قارئین کا مسلسل تقاضا ہے کہ اب میرے لیے مزید تاخیر ممکن نہیں رہی معروف کمیونسٹ رہنما سید سجاد ظہیر کی بیٹی نادرہ بیگم جو خیر سے مسلمان ہونے کی بھی دعویدار ہیں۔ وہ معروف بھارتی ہندو اداکار راج ببر کی بیوی ہیں اور بھارت کی شہری ہیں۔ وہ دوستی بس میں دیگر ہندوستانی عورتوں کے ہمراہ پاکستان آئی تھیں اپریل کے ماہانہ "روداد" کے مطابق نادرہ بیگم کے بیان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

"میں بنیادی طور پر مسلمان ہوں، ہماری زندگی بہت خوشگوار گزر رہی ہے۔ میرا گھر جنت کا نمونہ ہے۔ میں نے راج ببر سے محبت کی شادی کی اور ہماری محبت کے درمیان کبھی مذہب حائل نہیں ہوا ہمارے بچے دونوں مذاہب کو مانتے ہیں۔ وہ نماز بھی ادا کرتے ہیں اور مندر جا کر پوجا بھی کرتے ہیں۔ میرے والد مذہب سے زیادہ انسانیت میں یقین رکھتے تھے اور بنیادی طور پر کمیونسٹ تھے۔ واضح رہے کہ نادرہ بیگم ایک فنکارہ ہیں اور اپنا تھیٹر بھی چلاتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ راج ببر نے جب معروف اداکارہ سمیتا پاٹل سے شادی کی تھی تو مجھ سے اجازت نہیں لی تھی۔ نادرہ بیگم نے کہا کہ پاکستان آ کر انہیں بہت خوشی ہوئی۔ کاش ہمارے اختلافات ختم ہو جائیں، ہم محبت کا پیغام لائے ہیں۔"

کمیونسٹ "سید" سجاد ظہیر کی چار بیٹیوں میں سے تین بیٹیاں ہندو گھروں میں بیاہی ہوئی ہیں نسیم ظہیر جو کہ اب نسیم بھاٹیہ کہلاتی ہیں۔ انہوں نے ایک ہندو ونود بھاٹیہ سے شادی کی ہوئی ہے۔ سب سے چھوٹی بیٹی نور ظہیر کتھک ڈانسر ہیں، ان کی شادی اوم پرکاش گپتا سے ہوئی ہے۔ نادرہ بیگم کے بقول ان کے بچے مسجد میں نماز پڑھتے اور مندر میں پوجا بھی کرتے ہیں انہوں نے راج ببر سے محبت کی شادی کی۔ اس کے باوجود ان کے بنیادی مذہب "اسلام" کو بھی گزند نہیں پہنچا۔ سائنس کے دور میں ایسی جہالت آمیز "ترقی پسندانہ" دانش مندی یقیناً نادرہ بیگم ہی کو زیب دیتی ہے۔ دراصل ان مادر پدر آزاد خاندانوں نے مذہب کو اچار کا مرتبان بنا رکھا ہے کہ جب آم کا اچار کھانے کو جی چاہا آم کے اچار والے مرتبان کا ڈھکن اٹھایا قاش دانتوں میں دبائی اور "دل پشوری" کر لیا۔ اور جب ذائقہ بدلنے کی ضرورت محسوس ہوئی لیموں کے اچار سے "منہ ماری کر لی۔ حالانکہ ان کے لیے ذائقہ بدلنے کے اور بھی راستے ہیں اور "منہ ماری" کے لیے ان گنت راہیں کشادہ ہیں۔ اپنی ناتمام و نارسیدہ خواہشات کے بدلے میں بیچارے مذہب کو تختۂ مشق بنانا کہاں کا انصاف ہے۔ اسلام اپنے ابدی ضابطوں اور تاقیامت نہ بدلے جانے والے احکامات کو دامن میں لیے آج

بھی الٰہی قوت کے ساتھ اسی مقام پر مضبوطی سے کھڑا ہے۔ جہاں آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے ایستادہ تھا۔ حلال و حرام کے اصول و ضوابط بال برابر بھی تبدیل نہیں ہوئے۔ کیونکہ اسلام دینِ فطرت ہے اور فطرت کبھی بدلا نہیں کرتی۔

سید سجاد ظہیر کی دانشوری اور ترقی پسندی کے کھونٹے پر اگر نادرہ بیگم اپنے کسی ناروا عمل کو مذھب کا لبادہ پہنانا چاہتی ہیں۔ یا اپنے افعال کے جواز کے طور پر مذھب کو استعمال کرنا چاہتی ہیں تو بے شک وہ ایسا کر کے اپنے آنجہانی والد کی آتما کو سکون پہنچائیں۔ مگر یاد رکھیں کہ ان کی خاطر الہامی ضابطے بدلے نہیں جا سکتے۔ مختلف مذاھب کے مابین شادیوں کا فیشن اسلام سے پہلے بھی موجود تھا۔ اور اس عہد کے جہالت مآب ترقی پسند بالکل اسی طرح تسکین کے ذرائع تلاش کیا کرتے تھے۔ لیکن اسلام نے اپنے پیروکاروں کو غیرت و حمیت اور شعور و تدبّر کی نعمتوں سے سرفراز کر کے ایسے سراسر حیوانی جذبات کی تکمیل کے غیر فطری ذرائع کا قلع قمع کر دیا۔ نادرہ بیگم اگر ان حرام خوریوں کو سیکولرازم اور لبرل ازم کا تحفہ سمجھتی ہیں تو انہیں علم ہونا چاہیے کہ تاریخ گواہ ہے کہ لاکھوں غیرتوں کی ماری مسلمان خواتین نے تقسیم کے وقت مرنا قبول کر لیا تھا۔ مگر اپنے پاک و پوتر وجود کو ہندو اور سکھ درندوں کے گھروں کی زینت بنانے سے انکار کر کے دینِ فطرت کی عملی صداقت کی تصدیق کر دی تھی۔ مجاہدین آزادی نے انگریزوں، ہندوؤں اور سکھوں سے نجات اور ان کی تہذیب و تمدن سے گلوخلاصی کے لیے جانیں قربان کیں، جیلیں کاٹیں اور مصائب و مشکلات کے خونی دریا عبور کیے۔ جس کا مقصد و محور ان ظالم عفریتوں سے پاک علیحدہ خطے کا حصول تھا۔ جہاں لاالہ الااللہ کا پھریرا لہرایا جانا تھا۔ اگر سیکولرازم مقصود ہوتا تو اتنی قربانیوں کے نذرانے پیش کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی ایسا سیکولرازم تو متحدہ ہندوستان میں ہی قائم کیا جاسکتا تھا۔ جہاں ہر فرد کو کھلی چھٹی ہوتی۔ جہاں ایسی "سید زادیاں" ہندوؤں کے گھروں میں بچے جنتیں اور ان کی خرمستیوں اور وحشتوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہوتی۔ غالباً ایسے ہی سیکولرازم کی کشش ہی سید سجاد ظہیر کو پاکستان کی سرزمین سے واپس ہندوستان لے گئی تھی جہاں ان کی اولاد آج ہر طرح کی مذھبی پابندیوں سے آزاد ہو کر راگ ملہار گا رہی ہے۔

اگر سیکولرازم کے پرستاروں اور جدیدیت کے غمخواروں کے نزدیک مذھب سے وابستگی ہی بنیاد پرستی اور دقیانوسیت یا رجعت پسندی ہے تو ہم فقیر منش دیوانوں کو مذھب کی خاطر ایسا ہر ایک الزام بسر و چشم قبول و منظور ہے۔ جدیدیت کے کبڑے عاشقوں کے نزدیک مذھب فرد کو پابندیوں میں جکڑ دیتا ہے۔ اس لیے یہ کور بصر جمہوریت زادے تمام اخلاقی، مذہبی اور سماجی حدود پھلانگ جانا چاہتے ہیں تو انہیں یہ خبر رہنی چاہیے کہ عقلیت پسندی اور جدیدیت کے برصغیر میں سرخیل سر سید احمد خان تو اپنے گھر کی خواتین کا کسی بھی انگریز عورت کے سامنے آنا بے پردگی تصور کرتے تھے اور سید صاحب کے نزدیک مردوں کی طرح انگریز عورت نامحرم کے برابر تھی۔ جبکہ ہمارے عقلیت پسندوں کا تمام تر زور و شور عورتوں کی نام نہاد

بقیہ 36 پر

ملا معاویہ حنفی

روسی جارحیت کی دوسو سالہ تاریخ کا مختصر جائزہ

چیچنیا خاک و خون میں لپٹی سرزمین

⚙ روس گروزنی پر قبضہ کر چکا ہے مگر اسلام کے ان سپوتوں نے ہتھیار نہیں ڈالے، مسلم حکمرانوں کی بے توجہی سے بھی وہ ڈگمگائے نہیں

⚙ کاش! کسی مظلوم کی آہ، کسی یتیم بچے کی سسکی، کسی مہاجر خاتون کی بے قرار صدا..... مسلمانوں کی مدہوشی کو ختم کردے

اللہ کے بہادر شیروں، ملت اسلامیہ کے نڈر سپوتوں اور اسلام کے عظیم مجاہدوں کی سرزمین چیچنیا اس وقت آہن و آتش اور خاک و خون میں لپٹی قیامت صغریٰ کا خاکہ پیش کر رہی ہے۔ سات ماہ سے زائد عرصہ سے جاری روسی جارحیت نے لاکھوں مسلمانوں کو بے گھر اور بے وطن کر دیا ہے۔ ان کے املاک و مکانات اس بدترین جنگ میں تباہ و برباد ہو چکے ہیں۔ بادی النظر میں دیکھا جائے اور روسی حملوں کی شدت کو ایک لمحہ کیلئے سوچا جائے تو محسوس ہوتا ہے کہ روس نے چیچنیا کو روئی دھننے والے جاہل جولاہوں کی طرح دُھن کے رکھ دیا ہے۔ گو کہ خرابی بسیار کے بعد روس گروزنی پر قبضہ حاصل کر چکا ہے مگر اسلام کے ان عظیم فرزندوں نے ہتھیار نہیں ڈالے، وہ اپنے فرض سے ایک قدم پیچھے نہیں ہٹے، ان کے چھاپہ مار حملے بدستور پوری شدت و قوت کے ساتھ جاری ہیں۔ مسلم حکمرانوں کی بے اعتنائی، بزدلی و سستی سے بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ وہ اور زیادہ مضبوط ہوئے ہیں۔

روس پوری دنیا میں ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے کہ چیچنیا اس کا حصہ ہے اور وہ ان حملوں میں حق بجانب ہے۔ حالانکہ اس کا ایسا کہنا سراسر جھوٹ اور تاریخی حقائق کو مسخ کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ چیچنیا کبھی روس کا حصہ نہیں رہا۔ بلکہ ۱۸۰۵ء تک وہ دولت عثمانیہ کا حصہ تھا۔ گذشتہ ۴۰۰ سال میں جب بھی روس نے بزور طاقت اس علاقے پر غلبہ حاصل کیا وہ ایک استعماری قوت کے طور پر حاصل کیا اور علاقے کے مسلمانوں نے موقع ملتے ہی روسی استعمار کے خلاف بغاوت کا علم بلند کر دیا۔ چیچنیا پر روس کا مکمل تسلط ایک سو چالیس سال قبل اس وقت ہوا جب ۲۵/اگست ۱۸۵۹ء، کو روسی امام شامل کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہوئے۔ روسیوں سے چیچن باشندوں کے اختلافات دو سو سال پرانے ہیں۔ جب زار روس کے ظلم و ستم سے تنگ آئے روسی پناہ کی تلاش میں قفقاز کے علاقے میں آئے یہیں آباد ہو گئے۔

انہوں نے یہاں رہ کر قفقاز کا کلچر بھی اپنا لیا ان کے پیچھے روسی فوجی بھی چلے آئے، اس طرح روسیوں اور اہل قفقاز میں جنگ کا آغاز ہو گیا۔ روسیوں کے خلاف پہلی جنگی کارروائی کا آغاز امام منصور رحمہ اللہ نے کیا۔ ۱۷۹۱ء میں وہ گرفتار کر لئے گئے، ان کے بعد تحریک جہاد کی قیادت غازی محمد رحمہ اللہ نے سنبھالی، وہ داغستان کے ایک قصبے غمیری میں پیدا ہوئے تھے۔ ۱۷/اکتوبر ۱۸۳۲ء کو انہیں شہید کر دیا گیا، ان کی جگہ حمزہ بیگ آئے انہیں بھی ۱۸۳۴ء میں شہید کر دیا گیا، ان کی شہادت کے بعد آوار قبیلے کے امام شامل رحمہ اللہ جہادی قائد منتخب ہوئے امام شامل کی قیادت میں قفقاز کے مجاہدین نے ۳۵ سال تک جہاد کیا۔ ۱۸۵۹ء میں وہ بھی گرفتار ہو گئے اور قفقاز مکمل طور پر روسیوں کے زیر نگین آگیا۔ اس کے باوجود قفقاز کے علاقے میں مسلمانوں نے جہاد کو جاری رکھا، ۱۹۰۵ء میں روسیوں کے خلاف ایک بڑا معرکہ پیش آیا جسے بزور طاقت کچل دیا۔ ۱۹۱۷ء میں روسی انقلاب کے بعد ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء کو شیخ افرون حاجی کی قیادت میں شمالی قفقاز کے مسلمانوں نے اپنی آزادی اور اسلامی حکومت کے قیام کا اعلان کیا جس میں چیچنیا، داغستان اور دیگر دو اور ریاستیں بھی شامل تھیں۔ لیکن اعلان بھی روسی استعمار کے ظلم و ستم کے باعث روبہ عمل نہ ہو سکا۔

سوویت یونین کے زوال کے بعد اکتوبر ۱۹۹۱ء میں چیچنیا کے عوام نے انتخابات کے ذریعے اپنی پارلیمنٹ منتخب کی جس نے چیچنیا کی آزادی کا اعلان کیا۔ ۱۹۹۲ء میں روسیوں نے یہاں مداخلت کی مگر پسپا ہو کر لوٹے اور چیچنیا کی عملاً آزاد ریاست قائم ہو گئی۔ جنرل جوہر دودائیف اس کے صدر منتخب ہوئے۔ تین سال کی خاموشی کے بعد جولائی ۱۹۹۴ء میں آئی ایم ایف سے ۲ء۲ ارب ڈالر کا قرضہ وصول کرنے کے بعد روس نے ۱۱ دسمبر ۱۹۹۴ء کو چیچنیا پر پھر حملہ کر دیا۔ روسی کمانڈر کا دعویٰ تھا کہ چھے گھنٹے میں چیچنیا پر قبضہ مکمل کر لیا جائے گا۔ مگر یہ جنگ دو سال تک جاری رہی ا آخر کار روسی فوج شکست و ہزیمت کے زخم چاٹتے ہوئے واپس لوٹی۔ اس دو سالہ جنگ (۱۹۹۴-۹۶ء) میں روسی درندوں نے ایک لاکھ سے زائد چیچن مسلمانوں کو شہید کیا۔ ملک کا بہت بڑا حصہ کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا۔ ایک کروڑ ۷۰ لاکھ کے قریب بارودی سرنگوں کا جال بچھایا گیا اور اس دو سالہ جنگ میں اتنا گولہ بارود استعمال کیا گیا جتنا جنگ عظیم دوم کے موقع پر استعمال ہوا۔ اس جنگ کے بعد سب سے اہم دو معاہدے ہیں جو روس اور چیچنیا کے درمیان ہوئے۔ پہلا معاہدہ ۳۱ اگست ۱۹۹۶ء کو ہوا جس پر چیچنیا کے صدر ارسلان مسخادوف اور روسی جنرل الیگزنڈر لے بید نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کے مشترکہ اعلامیے میں کہا گیا کہ جنگ اور تشدد سے بچنے کیلئے اور متنازع امور کے سیاسی حل کے تلاش کیلئے باہمی تعلقات کی بنیادوں کا معاہدہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۱ء سے پہلے طے کر لیا جائے گا۔

دوسرا معاہدہ ۱۲ مئی ۱۹۹۷ء کو ماسکو میں روسی فیڈریشن کے صدر بورس یلسن اور چیچنیا کے صدر ارسلان مسخادوف کے درمیان ہوا جس میں مساوی تعلقات کا اصول تسلیم کیا گیا اور تمام متنازع امور کے بارے میں عہد کیا گیا کہ طاقت کے استعمال یا استعمال کی دھمکی سے احتراز کیا جائے گا۔ اس معاہدے کا

عنوان تھا: "امن، رشین فیڈریشن اور جمہوریہ چیچن اچکیریا کے مابین باہمی تعلقات کے اصول۔"

بین الاقوامی اصول کے مطابق "معاہدہ" دو آزاد قومی ریاستوں کے مابین انجام پاتا ہے، اسی طرح بین الاقوامی قوانین کے چوٹی کے ماہرین نے بھی اس امن معاہدے کو چیچنیا کی آزاد حیثیت تسلیم کیے جانے کے مترادف قرار دیا۔ مگر روس نے خود ہی اپنے معاہدے کی اس وقت دھجیاں بکھیر دیں جب اس نے آج سے سات ماہ قبل چیچنیا پر ننگی جارحیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نہتے اور مظلوم چیچن عوام کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔

روسی قیادت چیچنیا پر حملہ کر کے پانچ بڑے جنگی جرائم کی مرتکب ہوئی ہے، ان جرائم کے ارتکاب پر روس بھی اسی طرح سزا کا مستحق ہے جس طرح نازی جرمنی اور یوگوسلاویہ کی موجودہ قیادت۔

وہ پانچ بڑے جرائم یہ ہیں:

(۱) ایک آزاد اور خود مختار مملکت پر بلا جواز فوج کشی، جس کیلئے روس نے دو عذر تراشے ہیں: ایک یہ کہ داغستان کے دو قصبوں میں اسلامی حکومت کا قیام چیچنیا کے اشارے پر ہوا۔ دوسرا یہ کہ ماسکو کے ایک علاقے میں چیچنیا نے بم دھماکہ کرایا جس میں کم از کم دو سو روسی مارے گئے۔ دونوں الزامات کی کوئی حقیقت نہیں، سراسر جھوٹ کی پوٹ ہیں۔ اب تو حقائق نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ ماسکو میں بم دھماکہ خود روسی سیکرٹ سروس کی کارستانی تھی۔

(۲) دوسرا جرم جس کا ارتکاب روسی قیادت بار بار کر رہی ہے وہ ہے دوسری ریاستوں کی طرح چیچن عوام کو بے وطن اور ملک بدر کرنا ہے۔ اسٹالن نے ۲۳ فروری ۱۹۴۴ء کو چیچن اور تاتاری اقوام کو وطن بدر کر کے پوری نسل تباہ کرنے کی کوشش کی۔ جس میں پندرہ لاکھ انسان لقمہ اجل بنے۔ جبری طور پر جلاوطن کئے جانے والے اکثر لوگ سردی، بھوک اور دوسری بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے، سٹالن مسلمانوں سے اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے اہل قفقاز کو ختم کرنے کیلئے زہر تیار کر دیا۔ یہ زہر ۱۳۷۵ء سر کردہ چیچن باشندوں کو دیا گیا۔ چیچن باشندوں کو اپنے علاقے سے نکالنے کا عمل وقفے وقفے اب تک جاری ہے جس کی تازہ ترین مثال موجودہ جنگ ہے۔

(۳) روس کا تیسرا جرم محض ذاتی اور سیاسی مفادات کے تحفظ کیلئے جنگ اور نسل کشی جیسے جرائم کا ارتکاب ہے۔ یہ محض اس وجہ سے کہ روس میں یلسن قیادت بالکل ناکام رہی ہے۔ تین سال کے عرصہ میں پانچ وزرائے اعظم کی تبدیلی اور دیگر حکومتی محکموں میں مسلسل اکھاڑ بچھاڑ اور اپنے من پسند افراد کو لانے سے نظم مملکت ایک تماشا بن کر رہ گیا۔ روسی عوام میں حکومت مخالف جذبات ابھرنے اور بغاوت کے آثار پیدا ہونے لگے۔ چنانچہ عوام کی سوچ کا دھارا دوسری طرف موڑنے اور آئندہ انتخابات میں روسی عوام کی ہمدردیاں حاصل کرنے کیلئے چیچنیا پر بلاجواز حملہ کیا گیا۔

(۴) روس کا چوتھا جرم یہ ہے کہ اس نے اپنی گرتی اور دم توڑتی معیشت کو سنبھالا دینے اور ملکی خزانے کی خالی تجوریوں کو بھرنے کیلئے چیچنیا پر حملہ کیا۔ چیچنیا زرعی، معدنی اور توانائی کے وسائل سے مالا مال ہونے

کے علاوہ جغرافیائی اہمیت کے حوالے سے مرکزیت کا حامل علاقہ ہے۔ آذر بائیجان، داغستان، قازقستان وسطی ایشیا اور بحیرۂ کیسپین تک رسائی کیلئے اسے کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ آذر بائجان سے حال ہی میں مغربی ممالک کا جو معاہدہ تیل پائپ لائن کا طے ہوا ہے وہ چیچنیا سے گذر کر جائے گی۔ روس ان تمام وسائل کو قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے۔

(۵) پانچواں جبر روس کی اسلام دشمنی اور اس علاقے میں اسلام کی بنیاد پر کسی تحریک یا حکومت کے قیام کا روکنا ہے۔ یہاں وہ مسلمانوں کی جنگ آزادی کو وہابیت کی تحریک بتا کر بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ روس نے مغربی ممالک خصوصاً یورپ سے وہابی تحریک، صوفی ازم، نقشبندی تحریک اور اسامہ بن لادن کا ہوا کھڑا کر کے بڑی مقدار میں رقم بٹوری ہے۔ روس کی طرف سے چیچنیا دوسری اسلامی ریاستوں میں اسلامی تحریکوں کو دبانے کی کوشش سراسر مسلمانوں کے اندرونی اور ذاتی معاملات میں مداخلت ہے۔ جس کی کسی بھی مسلمہ بین الاقوامی اصول کے مطابق اجازت نہیں دی جا سکتی۔

روس کے جنگی جرائم میں یورپی ممالک اور امریکا برابر کے شریک ہیں، انہوں نے روس کو ہر ممکن امداد بہم پہنچائی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ او آئی سی اور اسلامی ممالک کہاں کھڑے ہیں؟ مسلم حکمرانوں نے چیچنیا کے مسئلہ پر جس بے اعتنائی اور اپنے مسلمان بھائیوں سے جس بے وفائی کا شرمناک مظاہرہ کیا ہے اسے تاریخ معاف کرے گی نہ تقدیر۔ او آئی سی جس کی زمام قیادت ایران کے پاس ہے، نے یہ کہہ کہ جان چھڑالی کہ یہ روس اور چیچنیا کا ذاتی معاملہ ہے۔ باقی اسلامی ممالک نے اس خوف سے انتہائی محتاط رویہ اختیار کیا کہ مبادا کہیں دہشت گرد قرار نہ دے دیئے جائیں۔ ایک عرب ملک تو حد سے گذر گیا اس نے روس کے ساتھ معاہدہ کیا کہ وہ چیچن مجاہدین کو گرفتار کروانے اور ان ذرائع کا پتہ چلانے کیلئے روس کا تعاون کرے گا جن ذرائع سے چیچن مجاہدین کو امداد ملتی ہے...... فیا حسرتا!

چیچن مجاہدین انتہائی نامساعد حالات میں بھی جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں، گروزنی پر روسی قبضہ کے باوجود ان کا مورال بلند، عزائم پہلے سے قوی اور قدم اس سے کہیں زیادہ مضبوط ہیں۔ شجاعت، بہادری اور عزم و ہمت کی جو داستانیں چیچن مجاہدین اپنے خون سے رقم کر رہے ہیں، اس کی نظیر ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے۔ انہوں نے خون کے آخری قطرے تک کفر سے بر سر پیکار رہنے کا عہد کیا ہے۔ افسوس ان مسلمانوں پر اور ان کے بے حس حکمرانوں پر ہے جن کے سینوں میں جذبوں بھرے دل نہیں پتھر ہیں، جن کے دل بزدلی اور نفاق کے مرض کا شکار ہو چکے ہیں، جن کی دنیا بلند و بالا محلات، عیش و نعم کے اسباب اور مال و دولت کی فراوانی ہے.... اے کاش! کسی مظلوم کی آہ،....... کسی یتیم بچے کی سسکی ....اور وطن سے دور مہاجرت کی زندگی بسر کرنے والی کسی خاتون کی بے قرار صدا.......ان کی مدہوشی کو ختم کر دے اور انہیں خواب غفلت سے جھنجھوڑ کر اٹھا دے........

.......اے کاش!

مولانا محمد مغیرہ (جامع مسجد احرار چناب نگر)

مرزا طاہر کی ہفوات اور انکا جواب

کیا قادیانیوں کے نزدیک مرزا کادیانی کی وحی کے مقابلہ میں حضور علیہ السلام کی حدیث کی کوئی حیثیت ہے؟

قارئین محترم! ہم حیران ہیں کہ مرزا طاہر عمر کے جس حصہ میں پہنچ چکا ہے اس وقت انسان کو فکر آخرت دامن گیر ہوتی ہے مگر مرزا طاہر کو اپنے مرنے کا فکر ابھی تک لاحق نہیں ہوا۔ شاید وہ سمجھتا ہے جیسا کہ پاکستان کے قانون کی گرفت سے بچنے کیلئے اپنی موروثی چالاکی اور عیاری سے ملک سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے اور اپنے خاندانی محسن حکومت برطانیہ کے زیر سایہ عیش و عشرت کی زندگی گزار رہا ہے کل قیامت کے دن بھی کوئی راستہ بچ نکلنے کا اپنی عیاری سے اختیار کر لے گا مگر اسے معلوم نہیں کہ اس دن تو شیطان بھی اپنے متبعین سے کہہ اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا تھا جبکہ میں نے تم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا میری تم پر کوئی حکمرانی نہ تھی میں نے تمہیں بلایا اور تم نے میری بات کو مان لیا (بس) اب میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا تم اپنی سزا خود بھگتو۔ لو جناب مرزا طاہر جی سے شیطان بھی بازی ہار گیا تم کس خیال میں ہو تمہیں خلیفہ بننے کی بہت عجلت تھی کیا جناب نے اپنے دادا کے مذہب کو نہیں جانا نہیں پڑھا یا تجاہل سے کام لے رہے ہو۔

مرزا طاہر! آنکھیں کھولو اور اپنی لائبریری سے تیس اپریل ۱۹۴۰ء کا اپنا جماعتی روزنامہ الفضل اٹھا کر دیکھو اس میں بہت ہی واضح لفظوں میں یہ بات ذکر کی گئی ہے جس میں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کے ہاں واقعی مرزا کی وحی کے مقابلہ میں حدیث رسول کی کوئی اہمیت نہیں۔ عبارت آپکو ہم پیش کر دیتے ہیں۔ جس کو سوال و جواب کی صورت میں ذکر کیا گیا ہے۔

حوالہ: ۱۔ جب ایک حدیث جو صحیح سمجھی جاتی ہو اور قول مسیح موعود میں بظاہر مخالف ہو تو مقدم کس کو کیا جائے گا۔ (سوال جس قدر واضح ہے جواب بھی اتنا ہی واضح ہے)

جواب۔ مسیح موعود سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث کی روایت سے معتبر ہیں کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نہیں سنی یہی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔ (روزنامہ الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء)

جی مرزا طاہر! کچھ سمجھ آیا۔ چونکہ ہمارا مقصد صرف آپ کو جواب دے کر خاموش کرانا ہی نہیں بلکہ آپکو باور کرانا ہے کہ آپ جس راستہ پر چل رہے ہیں یہ جہنم کا راستہ ہے۔ اسے چھوڑ کر صحیح راستہ پر آجاؤ۔ اس لیے آپکو سمجھانے کیلئے ایک دو باتیں پیش خدمت ہیں امید ہے سمجھنے میں آسانی ہو گی بشرطیکہ ضد چھوڑ دی

جائے۔ مثلاً حضور علیہ السلام کی حدیث ہے جس کو امام ترمذی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے جس کے الفاظ اور معنیٰ پیش خدمت ہے۔

(۱) ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولانبی

ترجمہ:۔ تحقیق رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے میرے بعد نہ کوئی رسول اور نہ ہی کوئی نبی (ترمذی شریف)

(۲) اسی طرح حضور علیہ والسلام کی حدیث۔ انی آخرالانبیاء

ترجمہ۔ میں انبیاء میں سے آخری نبی ہوں۔ مسلم شریف جلد نمبر ۱ ص ۴۴۶

(۳) اس طرح حضور علیہ والسلام کی حدیث۔ انارسول من ادرک حیاومن بولد بعدی

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جس کو میں زندگی میں پالوں اور اس شخص کا بھی رسول ہوں جو میرے بعد پیدا ہوگا۔ کنزالعمال جلد نمبر ۶ ص ۱۰۱

یہ تین احادیث ہیں جو نہایت مختصر اور صاف اور واضح لفظوں میں آپکے سامنے پیش کر دی گئیں ہیں۔

ان احادیث کے مقابلہ میں مرزا طاہر اور انکے متبعین گزشتہ سوال و جواب کی روشنی میں دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی حدیث رسول کو کیسے رد کر رہے ہیں (معاذاللہ)

مرزا غلام احمد قادیانی: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)

میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

ان دونوں مذکورہ حوالوں سے بات واضح ہو گئی کہ مذکورہ سوال و جواب (جس کو الفضل ۳۰ اپریل ۱۹۴۰ء میں ذکر کیا گیا) میں حل شدہ بات کے مطابق حدیث رسول کی قادیانیوں کے نزدیک کوئی حیثیت و اھمیت نہیں ہے اگر مرزا جی یا مرزا قادیانی کے متبعین کے ہاں حدیث رسول کی کوئی اھمیت ہوتی تو مرزا کادیانی خود نبوت و رسالت کا دعویٰ نہ کرتا اور اگر مرزا قادیانی نے اپنی ازلی بد بختی کے سبب نبوت کا دعویٰ کر ہی لیا تھا باقی مرزائی اس کا انکار کرتے نظر آتے اور اس نئی شیطانی نبوت پر لعنت بھیجتے، کفر سے نکل کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے۔ مگر جہنم کفار کیلئے تیار کی گئی ہے۔

قارئین کرام: جب اس قسم کے حوالے مرزائیوں کو دکھائے جاتے ہیں تو بڑی چالاکی سے کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو ظلی اور بروزی طور پر نبی ہونے کا دعویٰ ہے جو لوگوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے یہ صرف دھوکہ اور لفظوں کا ھیر پھیر ہے۔ جبکہ مرزائیوں نے خود ظلی بروزی نبوت کے متعلق لکھا ہے۔

یہ جو بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ظلی یا بروزی نبوت گھٹیا قسم کی نبوت ہے یہ محض نفس کا دھوکہ ہے جسکی کچھ بھی حقیقت نہیں حق یہ ہے کہ ظلی نبوت بھی ایسی ہی نبوت ہے جیسی کہ دوسری نبوتیں۔ کلمۃ الفصل ص ۳۲

قارئین محترم: اگر آپ درج ذیل حوالہ پڑھیں تو آپ پر انکی نبوت کی بالکل وضاحت ہو جائے گی انکی سبھی تاویلیں انکے اپنے ہاتھوں تار تار ہو رہی ہیں۔

بلکہ آپ توجہ فرمائیں گے تو آنے والا حوالہ چشم کشا ثابت ہوگا۔ ملاحظہ فرمائیں "پس شریعت اسلامیہ نبی کے جو معنیٰ کرتی ہے اس معنیٰ سے حضرت (مرزا) صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقۃ النبوت ص ۱۷۴"

اس حوالہ سے ہر قسم کی ہیرا پھیری کا دروازہ بند ہو گیا اور واضح ہو گیا کہ قادیانی مرزا غلام احمد کو واقعی رسول تسلیم کرتے ہیں تو بالالفاظ دیگر مرزا غلام احمد کادیانی مرزا بشیر الدین محمود احمد سمیت تمام کادیانی مرزا غلام احمد کو حقیقی نبی و رسول مانتے ہیں۔

اب آئیے اس طرف کہ حدیث میں واضح الفاظ موجود ہیں حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں جبکہ حدیث کے مقابلہ میں مرزا کادیانی اپنی نبوت کا ڈھونگ رچائے ہوئے ہی نہیں بلکہ اپنے دعوے پر مصر ہیں تو واضح ہوا کہ مرزائیوں کے ہاں حدیث کے مقابلہ میں مرزا جی کی باتیں اور اسکا کہا ہوا زیادہ معتبر ہے اس کے علاوہ اور بھی سنیئے کہ

حوالہ نمبر ۲۔ احادیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی صحت و عدم صحت کیلئے معیار نہیں ہیں جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کا مذھب ہے بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وحی حدیث کی صحت و عدم صحت کیلئے کسوٹی ہے جو حدیث حضور کی وحی کے معارض ہے وہ ردی کی طرح پھینک دینے کے قابل ہے وہ آنحضرت کا قول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خدا کے قول کے معارض ہے"

اس حوالہ سے یہ باتیں واضح ہوتی ہیں۔

(۱) مرزا کی وحی معیار ہے حدیث معیار نہیں۔
(۲) مرزا کی وحی حدیث کے صحیح ہونے یا نہ ہونے کیلیے کسوٹی ہے
(۳) جو حدیث مرزا کی وحی کے معارض ہے وہ ردی کی طرح پھینکنے کے قابل ہے
(۴) مرزا کی وحی خدا کی باتیں ہیں

کیوں مرزا طاہر جی! کچھ پلے پڑا آپ کے یا نہیں؟ کچھ دماغ حاضر ہے کیوں جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہے ہو۔ کیا یہ الزام تھا کہ حقیقت پر مبنی ہے کہ تم لوگ حدیث رسول کو مرزا کادیانی کی وحی کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں دیتے۔

حوالہ نمبر ۳:۔ مرزا غلام احمد کادیانی رقم طراز ہے۔

میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو میرے اوپر نازل ہوئی، ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۱۴۰)

مرزا کادیانی رقم طراز ہے:

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اسکا اختیار ہے کہ حدیثوں کو ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱۷ صفحہ ۴۰۱ حاشیہ)

اس حوالے سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوئیں۔
(۱) تمام حدیثیں جو مرزا کے مقابلہ پیش کی جاتی ہیں تحریف معنوی یا لفظی سے آلودہ ہیں
(۲) وہ حدیثیں جو مرزا کے مخالف ہیں سرے سے موضوع ہیں
(۳) مرزا کادیانی حکم یعنی جج بن کر آیا ہے۔
(۴) مرزا کادیانی کو اختیار ہے جس حدیث کو چاہے قبول کرے چاہے رد کرے
ان مندرجہ بالا حوالہ جات کو پڑھنے کے بعد کوئی بے عقل ہے جو کہے کہ اب بھی مرزا یا انکے متبعین کے ہاں حدیث رسول کی کوئی حیثیت و اھمیت ہے

مرزا طاھر بتائے انکا کیا خیال ہے وہ حدیث رسول علیہ السلام کو ماننے کیلئے تیار ہیں یا مرزا کے بقول حدیث رسول کو ردی کی طرح پھینکنے کیلئے تیار ہیں تو معلوم ہوا کہ واقعی حدیث مصطفے کی مرزا کی وحی کے مقابلہ میں کادیانیوں کے نزدیک کوئی حیثیت و اھمیت نہیں۔ کیوں مرزا طاہر یہ تم پر الزام ہے یا حقیقت سے پردہ چاک کیا گیا ہے؟

کیا مرزائیوں کے ہاں قادیان مکہ، مدینہ کے ہم مرتبہ ہے

قارئین کرام! آپ پریشان نہ ہوں اور توجہ کے ساتھ آنے والی تحریر کو پڑھیں انشاء اللہ آپ پر واضح ہوگا کہ مرزا طاہر کی ڈالی گئی لعنت انہیں پر اور انکے ساتھیوں پر جا کر پڑے گی۔

ہم نے بحمد اللہ کبھی کسی پر لعنت نہیں کی جبکہ کفار و مرتدین پر لعنت کا پڑنا انکا حق ہے اور یہ کام انکے اپنے ہاتھوں ہی انجام پذیر ہوگا۔

ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ انکے اپنے ہاتھوں ان پر لعنت کیسے پڑتی ہے

مرزا محمود احمد نے تقریر کی تھی جس کو الفضل قادیان جلد نمبر ۲۲، ۱۳ دسمبر ۱۹۳۴ء نے شائع کیا جس سے انکی تقریر کا اقتباس پیش خدمت ہے

"پس قادیان اور باہر کی اینٹوں میں فرق ہے اس مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسے عزت دیتا ہوں اس طرح بیت الحرام بیت المقدس یا مدینہ و مکہ کو برکت دی ہے"

اس سے واضح ہوا کہ جیسے بیت المقدس مکہ مدینہ کو برکت دی گئی ہے ایسے ہی قادیان کو برکت دی ہے یعنی برکت والے ہونے میں قادیان، مکہ، مدینہ اور بیت المقدس برابر ہیں اسکے علاوہ کوئی مفہوم نکلتا ہو تو قارئین خود فیصلہ کریں نیز مندرجہ بالا تقریری اقتباس کے ساتھ اگر مرزا قادیانی کا یہ شعر شامل کر لیا جائے تو مزید وضاحت ہو جائے گی

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قارئین! ام القریٰ۔ قرآن مجید کے پ ۵ ۲ میں مکہ معظمہ کو کہا گیا ہے جبکہ مرزائیوں کے نزدیک ام القریٰ قادیان ہے ملاحظہ کریں

"قادیان ام القریٰ ہے، دنیا کی بستیوں کی ماں ہے دنیا کو زندہ کرنے اور زندہ رکھنے کیلئے آج یہی قرآنی علم کا

دودھ پیدا ہوا ہے اسی دودھ پر آج افراد و اقوام کی زندگی کا انحصار ہے۔ (الفضل قادیان ۳۰ اگست ۱۹۳۸ء)
اس سے بھی یہی واضح ہوا کہ مرزائیوں کے نزدیک قادیان مکہ کے ہم مرتبہ ہے۔

کیا قادیان کے جلسہ میں شرکت قادیانیوں کے ہاں حج کی طرح ہے؟

قارئین کرام! آپ باحوالہ پڑھ چکے ہیں کہ مرزائیوں کے نزدیک قادیاں، مکہ اور مدینہ ہم مرتبہ ہیں ایسے ہی یہ بھی پڑھیے کہ قادیان کا جلسہ مرزائیوں کیلیے حج کی طرح ہے ملاحظہ فرمائیں اور مرزا طاہر کو داد دیں آ ہر وہ بھی تو مرزا غلام احمد قادیانی کے پوتے ہیں۔ جھوٹ پر جھوٹ بولنا انہیں وراثت میں ملا ہے حالانکہ یہی بات مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہی تھی جو برکات خلافت میں درج ہے الفاظ یہ ہیں۔
آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے حج خدا تعالیٰ نے مومنوں کی ترقی کیلیے مقرر کیا تھا آج احمدیوں کیلیے دینی لحاظ سے توحج مفید ہے مگر اس سے جو اصل غرض یعنی قوم کی جو ترقی تھی وہ انہیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اسی کام (یعنی حج) کیلئے مقرر کیا۔ جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہے ایسا ہی اس جلسہ میں منع ہے۔ (خطبہ جمعہ مرزا بشیر الدین محمود احمد، مندرجہ برکات خلافت ص۔ د۔ ز) (جاری ہے)

بقیہ از ص 34

تحریف کرتی ہے اور جو کچھ (اس جماعت) کے بارے پیش کیا گیا ہے، اس بنا پر جو بھی اس جماعت کی اتباع کرتا ہے یا اس کی طرف دعوت دیتا ہے یا کسی بھی وسائل ذرائع و ابلاغ کے ذریعے لوگوں کی آراء (سوچ و فکر) کو متاثر کرتا ہے، وہ کافر ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے اور مسلم حکمران ان پر واجب ہے کہ وہ اس سے توبہ طلب کرے اور اگر وہ تائب ہو جائے اور ایسی (کفریہ) حرکات سے باز آ جائے اور اسلام کی طرف لوٹ آئے تو ٹھیک ہے ورنہ ایسے کافر کو قتل کر دیا جائے۔
اور تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اس گمراہ جماعت اور اس جیسی دوسری اسلام سے منحرف جماعتوں مثلاً قادیانیوں بہائیوں وغیرہ سے بچیں اور لوگوں کو بچائیں۔ اور ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو وصیت کرتے ہیں کہ وہ قرآن و سنت اور اتباع صحابہ و تابعین اور ان کے بعد ائمہ مہدیین جن کا علم اور دین سے وابستگی ان کی ہدایت یافتگی پر گواہ ہیں، کو تھامیں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے دشمنوں کو جہاں کہیں بھی وہ ہوں، نیچا دکھائے اور ان کے مکر و فریب کا ابطال کرے، بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔ وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

سائنٹیفک ریسرچ و افتاء کی مستقل کمیٹی

مہر و دستخط

مفتی عام برائے حکومت سعودیہ عربیہ عبدالعزیز بن عبداللہ بن آل شیخ

فتویٰ نمبر ۲۱۱۶۸، مورخہ ۱۴۲۰/۱۱/۱۴ ہجری

مرسلہ: ڈاکٹر احمد علی سراج (کویت)

منکرین حدیث کے بارے میں مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ

سعودی عرب کے موجودہ مفتی اعظم الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن آل شیخ نے اپنے ایک حالیہ فتویٰ میں غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت کو کافر و مرتد قرار دیتے ہوئے مسلم حکومتوں پر زور دیا ہے کہ وہ مرتدین کے اس ٹولے کو شرعی سزا دیں تاکہ اسلام کے خلاف اس فتنہ کی سازش کا قلع قمع ہو۔ مفتی اعظم سعودی عرب کے فتویٰ کا متن درج ذیل ہے:

"طلوع اسلام نامی جماعت کے عقائد و افکار کہ جن کو اس جماعت کے بانی غلام احمد پرویز اور اس کے پیروکاروں نے اپنی کتابوں اور مضامین کے ذریعے پھیلایا ہے اور بہت سے اسلامی ملکوں میں اس جماعت کے خلاف علمائے مسلمین کی کثیر تعداد کی طرف سے جاری کیے گئے فتاویٰ کے بارے میں آگاہی کے بعد یہ واضح ہو گیا ہے کہ یہ جماعت متعدد گمراہیوں کا مجموعہ ہے جن میں سے اکثر یہ ہیں۔

۱۔ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننا اور سنت کی حجیت (شرعی حیثیت) کا انکار کرنا اور یہ وہم کہ صرف قرآن ہی شریعت کا ماخذ ہے۔

۲۔ ارکان اسلام میں تحریف کرنا جو کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہے صلوٰۃ، زکوٰۃ اور حج کے ان کے نزدیک خاص معنی ہیں جیسا کہ باطنی فرقہ کے لوگ اسلام کے بارے کرتے ہیں۔

۳۔ ارکان ایمان میں تحریف کرنا جو کہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہے۔ ملائکہ ان کے نزدیک حقیقی دنیا نہیں ہیں بلکہ کائنات کی قوتوں کا حصہ ہیں اور قضا و قدر ان کے نزدیک مجوسی فریب ہے۔

۴۔ جنت و دوزخ کا انکار جو کہ ان کے نزدیک حقیقی جگہیں نہیں ہیں۔

۵۔ بہ حیثیت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کے وجود کا انکار کہ ان کے نزدیک وہ ایک تمثیلی قصہ ہے حقیقت نہیں۔

۶۔ قرآن کریم کی تفسیر اپنی مرضی اور خواہشات کے مطابق کرنا اور ان کا کہنا کہ احکام قرآن عبوری (وقتی) تھے، ابدی نہیں ہیں۔

اس کے علاوہ اس جماعت نے بہت سے گمراہانہ عقائد و افکار اپنائے ہوئے ہیں جن کی طرف یہ دعوت دیتے ہیں اور ان عقائد میں سے ایک ہی عقیدہ اس جماعت کو اسلام سے خارج کرنے کے لیے کافی ہے اور اسے مرتدین کے زمرہ میں شامل کر دیتا ہے اور یہ تمام عقائد کفریہ تو اور زیادہ ان لوگوں کو اسلام سے خارج کرتے ہیں۔ سوجو مسلمان لوگ ان کے عقائد و افکار کے بارے میں غور و فکر کریں گے، وہ اس جماعت کی ضلالت و کفریات کے جاننے کے بعد اس کے کافر و مرتد ہونے کا یقینی فیصلہ کریں گے کیونکہ یہ جماعت اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کو جھٹلاتی ہے اور مومنین کے راستے پر نہیں ہے اور معروف ضروریات دین میں

بقیہ 33 پر

ساغر اقبالی

زبانِ میری ہے بات اُن کی

۞ نشے میں دھت تھانیدار مسجد میں جا گھسا۔ (ایک خبر)
آدمی تھا کوئی بھینسا تو نہیں تھا!

۞ پاکستان اور بھارت کو ایٹمی طاقت تسلیم نہیں کریں گے۔ (اقوام متحدہ)
غنڈہ گردی اور کسے کہتے ہیں؟

۞ جنونی مجسٹریٹ نے تشدد کر کے اپنی بیوی کی پسلیاں توڑ دیں۔ (ایک خبر)
رشوت سے روکتی ہو گی

۞ سرکاری سکولوں کے طلبہ کی وردی کا رنگ تبدیل۔ (ایک خبر)
ذہنوں کا رنگ تبدیل کرو تو کوئی بات ہے!

۞ اسحاق ڈار نے نواز شریف کے خلاف ثبوت دے دیئے۔ (ایک خبر)
ہاتھ پاؤں بولنے لگے

۞ مغربی خیالات سے مغلوب نہیں متاثر ضرور ہوتا ہوں۔ (چیف جسٹس اللہ نواز)
گنا نہیں چوستا گڑ کھاتا ہوں۔

۞ دینی مدارس کو زکوۃ فنڈ سے 28 کروڑ دینے کا اعلان۔ (ایک خبر)
میاں مٹھو! چوری کھانی ہے؟

۞ پنجاب میں سولہ ایلیمنٹ سکول قائم کرنے کی منظوری (ایک خبر)
سکول نہیں کالے انگریز ڈھالنے کی فیکٹریاں!

۞ ندیم اختر کی موت کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے گی۔ (میجر جنرل اطہر حسین)
الو۔ گلو۔ گرمی لگے۔ پنکھا جھلو!

۞ ہتھکڑی لگے ملزم نے تھانے میں اے ایس آئی قتل کر دیا۔ (ایک خبر)
اے ایس آئی نے پتہ نہیں کتنے بے گناہ مارے ہوں گے!

۞ مجھے لے آئیں۔ رشوت ختم۔ تنخواہیں دگنی کر دوں گا۔ (طاہر القادری)
نہ نومن تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی۔

۞ حکمران ٹیکسوں کی رقم سے ترقیاتی کام نہیں۔ عیاشیاں کرتے ہیں (عمر سیلیا)
پاکستان بنا ہی ان کی عیاشیوں کے لئے ہے۔

- وزیر اعظم ہوتی تو کبھی ایٹمی دھماکے نہ کرتی (بے نظیر)

ساری دنیا میں حکومت جو زنانی ہوتی
جنگ ہوتی جو کہیں، وہ بھی زبانی ہوتی!

- ڈپٹی کمشنر آفس میں شکایات سیل کا قیام۔(ایک خبر)

جہاں ایک ڈومی سائل سرٹیفکیٹ بھی بغیر رشوت کے نہیں بنتا!

- معین حیدر نے اسامہ کے بارے میں امریکی تشویش افغان وزیر داخلہ تک پہنچا دی۔(ایک خبر)

ملازمت کا حق ادا کر دیا۔

- پاکستان کو سب سے زیادہ نقصان پڑھے لکھے طبقے نے پہنچانا۔(حامد میر)

کندھے اچکا کر منہ بگاڑ کر بات کرنے والوں نے۔

- آرمی مانیٹرنگ سیل کا تھانیدار کے گھر چھاپہ پانچ شہری منشیات اسلحہ برآمد (ایک خبر)

پولیس کا محکمہ ختم کر دیں۔ آدھے جرائم خود بخود ختم ہو جائیں گے

- عاصمہ جہانگیر بھارتی ایجنٹ لگتی ہے۔(جے یو آئی) عاصمہ جہانگیر اسلام اور پاکستان پر بدنما داغ ہے (ایک بیان)

حکومت کو ہے مشکل بوجھنا آج اس پہیلی کا
کہ سر میں تیل ڈالا ہے چھچھوندر نے چنبیلی کا
یہ رکھ کر ناک پر انگلی، کہا اک "این جی او" نے
کہ ہے لاہور میں اب کون "ساتھی" مجھ اکیلی کا

بقیہ از ص 24

آزادی ہی پر صرف ہوتا ہے اور یہ غم ان کی جان کو ہلکان کیے رکھتا ہے۔

نادرہ بیگم کا یہ بھی کہنا تھا کہ "پاکستان آ کر انہیں خوشی ہوئی، ہم محبت کا پیغام لائے ہیں۔" ہماری ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر انہیں پاکستان آتے ہوئے خوشی ہوتی ہے تو وہ بے شک بار بار پاکستان تشریف لائیں۔ لیکن اپنے آقاؤں کے رٹائے ہوئے محبت کے بھاشن ہندوستان ہی میں چھوڑ کر آئیں۔ پاکستانی خواتین کو ان سے عبرت آتی ہے۔ وہ ایسی محبتوں اور ان کے ان ثمرات کے بدلے میں اپنی عصمت و عفت قربان نہیں کر سکتیں۔ ان کے لیے سیدہ عائشہؓ ایسی پاکباز ماؤں اور سیدہ زینبؓ، سیدہ ام کلثومؓ، سیدہ رقیہؓ، اور سیدہ فاطمہؓ، جیسی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قدسی صفت صاحبزادیوں کے قدموں کی خاک آنکھوں کا سرمہ ہے جو عفتوں اور عصمتوں کا نور بکھیرتا ہے اور شرم و حیاء کی منزلوں کی راہیں اجالتا ہے۔ دعاء ہے کہ نادرہ بیگم کو بھی ان پاک بیبیوں کے قدموں کی دھول کے صدقے اس حقیقی منزل کا سراغ مل جائے۔ جسے وہ "روشن خیالی" کے گرداب میں گم کر بیٹھی ہیں۔ یہ ہمارا پیغام محبت ہے۔

سفر نامہ قسط ۷

پروفیسر خواجہ ابوالکلام صدیقی

امارت اسلامیہ افغانستان........مشاہدات و تأثرات

ذمہ دار افراد سے ملاقات کرنے اور لائبریری دیکھنے کے بعد جمال الدین افغانی مرحوم کی قبر پر فاتحہ پڑھی اس کے بعد ہوٹل انٹر کانٹی نینٹل دیکھتے ہوئے بارہ بجے جامع مسجد پل خشتی پہنچے محترم امیر جناب قاری سیف اللہ اختر صاحب نے فرمایا کہ میں یہاں سے آپ کو لینے کے لئے دوبارہ کس وقت آ جاؤں ہم نے حضرت کے خلوص کا شکریہ ادا کیا اور گزارش کی کہ انشاءاللہ ہم خود ہی رات کو دفتر میں حاضر ہو جائیں گے۔ چونکہ پروگرام کے مطابق اگلے دن کابل روانگی تھی اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ آج کا باقی وقت کابل کے اس مرکزی بازار میں گھوم لیا جائے۔

کابل کا مرکزی بازار:

جامع مسجد پل خشتی کے ارد گرد پر رونق بازار ہیں جہاں گوشت سبزی سے لے کر زیورات اور ریفریجریٹر تک ہر چیز مل جاتی ہے۔ ٹیلی وژن اور ریڈیو کیسٹوں کی کوئی دکان نہیں کیونکہ ان کی خرید و فروخت اور ان کا استعمال پوری امارت اسلامیہ میں ممنوع ہے البتہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر اور آڈیو کیسٹوں کی دکانیں موجود ہیں زرد اور سرخ پگڑیاں باندھے ہندو اور سکھ دکاندار بھی کاروبار کر رہے ہیں قالین فروش سڑک کے کنارے براجمان ہیں، معیاری ہوٹلوں کے علاوہ کھانے پینے کے خوانچے اور شہتوت وغیرہ کی ریڑھیاں بکثرت ہیں۔ ٹریفک پولیس کا ہر فرد باریش اور باوردی ہے یہ پولیس اہلکار ریڑھیوں اور ٹیکسیوں کے راستے سے ہٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں مگر ہم نے کسی ماتحت یا افسر کو گالی گلوچ کرتے، مارتے پیٹتے یا ریڑھی الٹاتے نہیں دیکھا بازار میں ایک پوری رو پرانی کتابوں کی دکانوں کی ہے جن میں عربی، فارسی، پشتو اور اردو کی کتابیں مل جاتی ہیں مگر اکثر کتابیں درسی ہیں۔

عورتوں کی آزادی:

بازاروں میں عورتیں بھی چلتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں جس سے اہل مغرب اور مغرب زدہ گروہ کا یہ پروپیگنڈہ بے نقاب ہو جاتا ہے کہ امارت اسلامیہ میں عورتوں کو قید کر کے گھروں میں بٹھا دیا گیا ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ کوئی عورت حتیٰ کہ بھکارن تک بھی ایسی نظر نہیں آتی جو بے حجاب و بے نقاب ہو اور عورت کے معنی ہی یہی ہیں کہ وہ چیز جس کو عریاں کرنا مناسب نہ ہو۔

انیسویں صدی کے نصف آخر اور بیسویں صدی کے نصف اول میں جب عالم اسلام اہل یورپ کی غلامی میں جکڑا ہوا تھا ترکی اور افغانستان یہ دو مسلمان ملک ایسے تھے جو حنفی المذہب تھے اور ان دونوں نے

بحیثیت مجموعی فرنگی کی غلامی کو قبول نہیں کیا دشمنان اسلام کو ترکی میں مصطفےٰ کمال کی صورت میں مہرہ مل گیا جس نے نہ صرف دامن خلافت کو تار تار کر دیا بلکہ اسلامی روایات و اقدار کو عربی روایات و اقدار کا نام دے کر ملک بدر کر دیا۔ دیندار طبقے کو پوری قوت سے کچل دیا ملک کی عسکری قوت کو لادینیت اور دینی نفرت میں ڈھال دیا ترک قوم کو حجازی تہذیب سے نکال کر یورپی تہذیب میں داخل کر دیا اور اسے دین دشمنی کے ایسے آہنی شکنجہ میں کس دیا کہ اگرچہ دینی سخت جانی اور عرصہ دراز کے مذہبی اثرات کی وجہ سے اس کی اسلامی قوت تو واقع نہیں ہوئی مگر پون صدی گزرنے کے باوجود ابھی تک اسی سے نکل نہیں سکی تاہم جہادی تحریکوں کی وجہ سے امید ہے کہ انشاء اللہ اس کا تڑپنا اور پھڑکنا جلد ہی نتیجہ خیز ثابت ہوگا اور یہ خطہ دوبارہ گہوارۂ اسلام بن جائے گا۔

انیسویں صدی کے آخر میں افغانستان میں امیر عبدالرحمٰن خان حکمران تھے وہ روسی اثرات سے بھی خود کو بچاتے رہے اور انگریزوں کے خلاف بھی برسر پیکار رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیاسی بصیرت اور انتظامی صلاحیت سے سرفراز فرمایا تھا انہوں نے اپنے ملک کو جغرافیائی لحاظ سے وسیع کیا، متعدد کفار ان کے ذریعے اسلام کی ہدایت سے باسعادت ہوئے ۱۹۰۱ء میں ان کے انتقال کے بعد ان کے بیٹے امیر حبیب اللہ خان حکمران بنے اور پھر ان کے قتل کے بعد فروری ۱۹۱۹ء میں ان کے ستائیس سالہ نوجوان بیٹے امیر امان اللہ خان تخت نشین ہوئے، اس دور تک اس ملک میں پردہ سمیت اسلامی و افغانی روایات برقرار رہیں، انگریزوں نے عسکری اور سیاسی محاذ پر اس سے شکست کھانے کے بعد منافقانہ دوستی کی آڑ میں اسے جدیدیت کی راہ پر لگا دیا، مصطفےٰ کمال کے نظریات اور خیالات سے متاثر ہو کر یہ بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا کہ مملکت افغانستان کی ترقی اور خوشحالی صرف جدید تہذیب سے وابستگی ہی سے ممکن ہے اس کی جدت پسندی اور مغربیت سے مرعوبیت اس قدر آگے بڑھ گئی کہ اسے پردہ آزادی نسواں میں سنگ گراں محسوس ہونے لگا اور خود اس کی بیگم کی نزاکت برقع کا بوجھ نہ اٹھا سکی ان حالات میں افغانوں کی غیرت اٹھ کھڑی ہوئی اور غازی امان اللہ خان ۱۹۲۹ء میں تخت و تاج سے محروم ہو گیا مگر عجیب بات ہے کہ جو قوم ۱۹۲۹ء میں اپنے حکمران کی بیوی کی بے حجابی برداشت نہ کر سکی، وہ پینتالیس سال کے عرصے میں غیرت سے اس قدر محروم ہو گئی کہ اسے اپنی عورتوں اور نوجوان لڑکیوں کا نقاب و حجاب تو درکنار ان کا ستر پوش ہونا بھی گوارا نہ رہا۔ اس کے بعد افغانستان اور روس میں روسی وظائف پر تعلیم حاصل کرنے والی بے دین نسل تیار ہو گئی اور مملکت افغانستان میں روس دخیل ہو گیا۔ تو لادینیت کا ایسا طوفان آیا کہ عورتیں مادر پدر آزاد ہو گئیں گھروں کی بجائے بازار کے حماموں میں بے تکلف غسل کرنے لگیں، فحاشی و عریانی کا ایسا ماحول بن گیا کہ جسے دیکھ کر مغرب کی برہنگی نے بھی آنکھیں جھکا لیں، جنسی تعلق میں ایسی حیوانیت داخل ہو گئی کہ نکاح کا غیر ضروری اور فضول ہونا تو اپنی جگہ رہا بہن بھائی کا حجاب اور تقدس بھی باقی نہ رہا، اللہ تعالیٰ کا غضب جوش میں آیا عظیم قربانی کے بعد جب روس اس ملک سے نکل گیا تو راہنمایانِ ملت کی ہوسِ اقتدار کی مصلحتوں نے

ان کی غیرت دینی کو اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا اللہ تبارک و تعالیٰ نے سولہ لاکھ سے زیادہ شہیدوں کے خون کو بامقصد بنانے کی توفیق طالبان کو عطا فرمائی جنہوں نے اسلام کے احکامات کا عملی نفاذ کر کے کابل کے حسنِ بے حجاب کو بھی پابند نقاب کر دیا۔

اسلام دین فطرت ہے اس کا ہر حکم فطرت کے عین مطابق ہے البتہ احکام شریعت کی پابندی کا انحصار مکلف کی استطاعت و وسعت پر ہے، اسلام غیر فطری پابندیاں عائد نہیں کرتا اور انسانی مجبوریوں سے آنکھ بند نہیں کرتا اس لئے امارت اسلامیہ افغانستان میں بھی عورتوں کے لئے گھروں سے نکلنا ممنوع نہیں شرعی ضرورت کی وجہ سے وہ باہر آسکتی ہیں مگر ان کے لئے لازم ہے کہ سر سے پاؤں تک مستور ہوں، جسم و لباس بے حجاب نہ ہو اور چہرہ بے نقاب نہ ہو، اکیلی عورت ٹیکسی میں سوار نہ ہو، کسی غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں بات نہ کرے اور اس کی گفتگو بے حجابہ و بے تکلفانہ نہ ہو۔

طالبان کو اسلامی حجاب کے احیاء میں دقت صرف کابل میں پیش آئی ورنہ ملک کے باقی علاقوں میں شرم و حجاب افغانی روایات آج بھی مستحکم ہیں اور وہاں یہ کہاوت مشہور ہے کہ افغان عورت اپنے شوہر کی پوری طرح تابع فرمان ہوتی ہے اور اس کا کوئی حکم نہیں ٹالتی اور اگر اس کا شوہر اسے کسی کے سامنے بے حجاب ہونے کا حکم دے تو وہ خود شوہر کی بندوق سے یہ کہ کر اسے قتل کر دے گی کہ یہ بے غیرت اب میرے شوہر رہنے کے قابل نہیں رہا۔

بھکاریوں کی کثرت:

مزاروں اور بازاروں میں بھیک مانگنے والے بکثرت دکھائی دیتے ہیں البتہ کابل کے علاوہ دوسرے شہروں میں یہ تعداد کافی کم ہے اور بعض شہروں میں تو بالکل نہ ہونے کے برابر ہے اور یہاں ان کی کثرت مرکزی تجارتی شہر اور دارالحکومت ہونے کی وجہ سے ہے اور تباہی و بربادی بھی اسی شہر میں زیادہ ہوئی ہے یہ شہر اغیار سے زیادہ اپنوں کا زخم خوردہ ہے شاید ہی کوئی عمارت ایسی ہو جو گولیوں سے چھلنی نہ ہو، شاید ہی کوئی گھر ایسا ہو جہاں موت کے مضبوط ہاتھ نے اپنی گرفت کا بھرپور مظاہرہ نہ کیا ہو۔

بھیک مانگنے والوں میں مردوں کی تعداد بہت کم ہے جتنے ہیں سب معذور یا بوڑھے ہیں عورتیں زیادہ ہیں اور بچے تو بہت ہی زیادہ ہیں کوئی نوجوان لڑکی بھیک مانگتے نظر نہیں آئی، بلکہ نوجوان لڑکے بھی دکھائی نہیں دیئے، ملک کے بحرانی حالات، وسائل کے فقدان، معیشت کی تباہ حالی، غربت کی وسعت کی وجہ سے یہ کثرت حیران کن نہیں البتہ حیرانی کی بات یہ ہے کہ غربت و مفلسی کی مجبوری کے باوجود ہاتھ سے کچھ لینے کے لئے لپٹ اور جھپٹ تو جائیں گے مگر کسی کی چیز کو بغیر اجازت ہاتھ نہیں لگائیں گے، امیر المومنین کو اسلامی و قومی خود داری کے گوہر آبدار کے داغدار ہونے کا شدید احساس ہے جس شخص نے حالات کے تقاضوں کے باوجود آج تک اغیار تو درکنار کسی مسلمان ملک کے سربراہ کے سامنے بھی دستِ سوال دراز نہ کیا ہو اور جو اپنے کردار اور زبانِ حال سے ملت اسلامیہ کے ہر فرد کو یہ پیغام دے رہا ہوں۔

تو اگر خود دار ہے منت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسانگوں پیمانہ کر

وہ اپنے ملک کے افراد کے ہاتھوں کا پھیلنا کیسے گوارہ کر سکتا ہے مگر خودی و خودداری اور عزم و استقامت اپنی جگہ پر وسائل کے فقدان اور حالات کی سنگینی کی وجہ سے اس کیفیت پر فوری طور پر قابو پانا بھی ممکن نہیں اس کے لئے ایک طویل منصوبہ بندی کی گئی ہے اور جگہ جگہ مدارس قائم کئے جارہے ہیں، فیکٹریوں اور کارخانوں کو بحال کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ زراعت کے تجربات کا آغاز ہو چکا ہے زیر کاشت رقبہ بڑھتا چلا جارہا ہے جبکہ دوسری طرف دو عارضی انتظام کئے گئے ہیں ایک تو فی مستحق کنبہ ماہانہ امداد کا سلسلہ شروع ہے دوسرے یہ کہ بھکاری بچوں کو دوپہر کے وقت مساجد میں بلایا جاتا ہے وہاں ان کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور دو گھنٹے قرآن مجید، دینی مسائل، رزق حلال اور اپنی زبان میں لکھنے پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے جس کی وجہ سے کافی بچے بھیک چھوڑ کر جوتی پالش، خوانچہ فروشی یا مختلف دکانوں پر ملازمت اختیار کر چکے ہیں رزق حلال کے درس کا نتیجہ ہے کہ جب جوتی پالش کرنے والے بعض بچوں کو بطور امداد کچھ دینے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے جوتی پالش کئے بغیر کچھ لینے سے انکار کر دیا۔

گزشتہ سال کی ایک ملاقات:

اس سال کابل میں طالبان حکومت کے کسی ذمہ دار سے ملاقات نہ ہو سکی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اس کی کوشش بلکہ خواہش ہی نہیں کی کیونکہ مقصود و مطلوب حقائق معلوم کرنا تھا کہ ان حضرات کے قیمتی اوقات کو محض ملاقات کے شوق اور فخریہ اظہار کے لئے ضائع کرنا۔ تاہم گزشتہ سال اطلاعات کے ڈائریکٹر دفتر حرکۃ المجاہدین میں دفتر والوں کی دعوت پر پاکستانی وفود سے ملاقات کے لئے تشریف لے آئے تھے، حاضرین کی کثیر تعداد نے اپنے اپنے ذوق، اور معیار کے مطابق ان سے جہاد افغانستان، موجودہ حربی صورت حال، طالبان کی داخلہ و خارجہ پالیسی، ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ، حدود و قصاص، شیعیت کے اثرات، افغان کرنسی، معاشی کیفیت، بین الاقوامی معاہدات، امریکہ اور اقوام متحدہ سے تعلقات اور اس بارے میں پاکستان میں زیر گردش افواہیں، تعلیم و نصاب تعلیم وغیرہ کے بارے میں مناسب و غیر مناسب اور متعلقہ و غیر متعلقہ ہر قسم کے سوالات کئے کسی غیر مناسب ترین سوال پر بھی جناب ڈائریکٹر صاحب کے نہ تو ماتھے پر شکن نمودار ہوئے اور نہ ہی چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی، کسی سوال کے جواب میں جذباتی انداز اختیار نہیں کیا جو سوال معقول تھا اُس کی وضاحت کر دی اور جو سوال غیر مناسب تھا سائل کی دل شکنی کئے بغیر مسکراہٹ کے ساتھ ایک جملے میں ٹال دیا، جامعہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ڈاکٹر حبیب اللہ مختار رحمہ اللہ کی شہادت کا ذکر آیا تو فرمایا ڈاکٹر صاحب پاکستانی طالبان ہی کے نہیں متعدد افغانی طالبان کے بھی براہ راست استاد تھے ان کے شاگردوں میں خود میں بھی شامل ہوں، دینی استاد حقیقی باپ سے بھی زیادہ قابلِ احترام ہوتا

ہے کیونکہ والد عالمِ ارواح سے اس عالمِ دنیا میں لانے کا ذریعہ ہے جبکہ دینی استاد عالمِ دنیا سے جنت کے اونچے مقامات پر پہنچانے کا ذریعہ ہے، حکومتِ پاکستان کی نارسائیاں اپنی جگہ، مگر قاتل اور ان کے پسِ پردہ محرکین ہمارے سامنے بے نقاب ہیں اور ہماری دسترس سے باہر بھی نہیں جذبات کا فیصلہ یہ ہے کہ ان قاتلوں کو اس آگ میں جلا کر بھسم کر دیا جائے جو خود انہوں نے مسلمانوں کے لئے جلائی ہے مگر حالات کے ہمہ پہلو جائزے کی روشنی میں ایمانی فراست، بصیرت اور حکمت کا تقاضا سرِ دست صبر و استقامت ہے۔

ایک بزرگ نے جذباتی انداز میں متوجہ کیا کہ پاکستان میں سنیوں کی اکثریت ہے مگر حکومت پاکستان، ایران سے دبی ہوئی ہے مولانا اعظم طارق ناکردہ گناہوں پر پابندِ سلاسل ہیں جبکہ شیعہ راہنما قتل کے معاملات میں واضح طور پر ملوث ہونے کے باوجود بھی آزادانہ گھوم پھر رہے ہیں امیر المومنین کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں پاکستانی حکمرانوں سے گفتگو کریں جناب ڈائریکٹر صاحب نے جواب میں فرمایا ایران کی پالیسی دوسروں کے معاملات میں مداخلت اور ہماری پالیسی عدم مداخلت ہے اس لئے ہم اس موضوع پر حکومت پاکستان سے گفتگو نہیں کر سکتے اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ اربابِ نظر کو ایک سوال کرتی محسوس ہو رہی تھی کہ وہ حکمران شیعی دباؤ سے کیسے نکل سکتے ہیں؟ جو حکومت ایران کی خوشنودی کے لئے مسلمان نوجوانوں کی لاشوں کی مطلوبہ تعداد پوری کرنے کے لئے بے گناہ نوجوانوں کو دھوکے سے گرفتار کر کے فرضی پولیس مقابلے میں ہلاک کر دیتے ہوں، جو اپنی پارٹی کے اہم ستون، سابق فوجی جرنیل، صوبہ سرحد کے سابق گورنر، سابق وزیراعلیٰ، مردان کے ایک بااثر و رسوخ خاندان کے فرد لیفٹیننٹ جنرل فضل حق مرحوم کے قاتلوں پر اس کے باوجود ہاتھ نہ ڈال سکیں کہ ان کے قتل سے دو دن پہلے یعنی ۳۰، دسمبر ۱۹۹۱ء کو مینارِ پاکستان پر ایک شیعہ تنظیم کے منعقدہ کنونشن میں واضح مطالبہ کیا گیا ہو کہ ہمیں "فضلِ باطل" کا سر چاہیے اور یہ اعلان کیا گیا ہو کہ یہ صرف چند دن کا مہمان ہے اور اس سے سات ماہ پہلے ۲ مارچ ۱۹۹۱ء میں ریڈیو تہران نے یہ خبر نشر کی ہو کہ جنرل فضل حق کے گھر کے قریب ایک بم پھٹا ہے اور یہ جنرل پاکستانی شیعہ لیڈر عارف حسینی کے قتل میں ملوث ہے نیز جو حکمران درج ذیل حقائق کے باوجود اپنے محسنِ اقتدار جنرل ضیاء الحق مرحوم کے قاتلوں کی نشاندہی کے بارے میں تھی جان بوجھ کر بہرے، گونگے اور اندھے بن گئے ہوں:۔

* ایران کے خمینی انقلاب کے بعد تہران کے ایک چوراہے پر انور سادات، صدام حسین اور ضیاء الحق کی قد آور تصویر لگا کر ان پر "امریکی کتے" لکھا گیا۔ اور ایران کے ایک اخبار نے ان کو ضیاء الباطل لکھا۔

* ایران کے ایک فارسی اخبار "کیہان" نے ۱۳۔ ۱۵۔ ۱۶۔ جون ۱۹۹۱ء کی اشاعت میں تین قسطوں میں چھپنے والے مضمون "پاکستانی شیعوں پر ایرانی انقلاب کے اثرات" میں لکھا کہ پاکستانی شیعوں نے اپریل ۷۹ء میں تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی بنیاد رکھی اور ایک ہی سال میں اتنے فعال ہو گئے انہوں نے پاکستان

سیکرٹریٹ کا تین دن تک گھیراؤ کر کے پاکستان کی فوجی حکومت کو اپنے مطالبات ماننے پر مجبور کر دیا۔

* جنوری ۱۹۸۵ء میں ایرانی صدر خامنہ ای پاکستان آئے تو استقبالی نعروں میں "خامنہ ای زندہ باد" ضیاء الحق مردہ باد" اور امریکی کتا بائے بائے بھی شامل تھے۔

* رفاقت سید، بریگیڈیر ذوالفقار اور آغا ذوالفقار یہ تینوں تقیہ باز تھے سنی بن کر جنرل ضیاء الحق مرحوم کے معتمد خاص بن گئے تھے۔ اگرچہ بہاولپور کا دورہ خفیہ تھا اور کمشنر بہاولپور کو بھی علم نہ تھا مگر ان تینوں کی وجہ سے سازشی دو ہفتے قبل ہی آگاہ ہو چکے تھے۔

* جہاز کے کپتان مشہود حسین نے طیارے میں سوار ہونے سے پہلے ٹیلی فون پر اپنے باپ سے گفتگو کی اور درخواست کی وہ اس کی شہادت کے لئے دعا کریں۔

* جب صدر مرحوم کے حادثہ کی خبر اسلام آباد پہنچی تو پورا شہر دم بخود رہ گیا مگر ایرانی سفارت خانے میں جشن کا اہتمام تھا۔

* آغا ذوالفقار جس نے جہاز میں ساتھ سوار ہونا تھا آخری وقت میں طیارہ سے کھسک گیا۔

* حادثہ کے بعد بستی لال خاں سے ایک شیعہ گرفتار کیا گیا جس کے پاس بہاولپور ایرپورٹ کے فضائی نقشے اور جہاز کے انجن کے خاکے موجود تھے۔

اگرچہ جناب ڈائریکٹر صاحب نے مختصر اور مناسب جواب فرما دیا تھا مگر محترم کے اخلاص کی تسکین نہ ہوئی اور ان کا جذباتی اصرار جاری رہا جس پر جناب ڈائریکٹر صاحب نے وعدہ فرمایا کہ آپ کے جذبات امیر المومنین تک پہنچا دیئے جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ آپ تو اپنے حکمرانوں پر شیعی دباؤ کی بات کر رہے ہیں جبکہ اہل تشیع کا دعویٰ یہ ہے کہ پاکستان ہم نے بنایا ہے اور اس پر حکمرانی کا حق بھی ہمیں حاصل ہے جامعہ تعلیم و تزکیہ قرآن محل ملتان کے نمائندے نے انگلی کے اشارے سے اجازت طلب کی اور اجازت کے بعد ان گزارشات کا اظہار کیا: برعظیم پاک و ہند میں شیعی اثرات ہمایوں کی ایران سے واپسی کے ساتھ داخل ہوئے، اورنگ زیب عالمگیر نے پچیس سال ان کے خلاف جہاد کیا، لکھنؤ اور اودھ کے اسی فرقے سے تعلق رکھنے والے نوابوں نے مغلیہ حکمرانوں کے خلاف سازشیں کیں اور انگریزوں سے تعلقات استوار کئے، بنگال کا میر جعفر اور دکن کا میر صادق اسی فرقے سے تعلق رکھتے تھے، بہادر شاہ ظفر کو دھوکا دینے والے بھی یہی لوگ تھے جبکہ مسلمان انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے والے اور جان و مال کی قربانی دینے والے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنے والے تھے جب آزادی کی منزل قریب آگئی تو تقیہ باز ابن الوقت اور موقع پرست مسلمانوں سے مل کر تحریک آزادی کے راہنما بن گئے۔

نیرنگئی سیاست دوراں تو دیکھیے
منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہ تھے

پاکستان بننے سے پہلے سرحد اور سلہٹ کا ریفرنڈم مسلمان علماء کی کوششوں سے جیتا گیا اور پاکستان بننے کے بعد مغربی اور مشرقی پاکستان دونوں حصوں میں پاکستانی پرچم مسلمان عالموں نے لہرایا مگر مسلمانوں کی سادگی و فراخ دلی کی وجہ سے قیام پاکستان سے اب تک یا تو اسکندر مرزا اور جنرل یحیی خان کی صورت میں اہل تشیع براہ راست حکمران رہے یا پھر سنی حکمران کے مشیر و وزیر بن کر کار مختار رہے اس سے بڑا المیہ کیا ہوگا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں ان کی آبادی دو سے اڑھائی فی صد ہے مگر اعلیٰ ملازمتیں ساٹھ فی صد ان کے ہاتھ میں ہیں۔

جناب ڈائریکٹر صاحب نے فرمایا حقیقت تو یہی ہے جو آپ نے کہی ہے اس کے ساتھ ہی مجلس برخاست ہو گئی اس کے بعد ان کو ندوۃ الاحناف قرآن محل کے سلسلہ وار چند رسائل پیش کئے گئے اور یہ سوال کیا گیا کہ طالبان حکومت کا شیعوں کے بارے میں نقطہ نظر کیا ہے؟ اس پر انھوں نے بتایا کہ پاکستان میں ان کے کفر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہو تو یہاں کے سب علماء ان کے کفر پر متفق ہیں اور امارت اسلامیہ میں ان کو غیر مسلم اقلیت کی حیثیت حاصل ہو گی۔

کابل میں آخری رات:

ہم نے ظہر و عصر کی نماز جامع مسجد پل خشتی میں اور مغرب و عشاء کی نماز جامع مسجد چوراہا یعقوب میں ادا کی عشاء کے بعد دفتر حرکتہ المجاہدین میں صبح کے پروگرام پر مشاورت کی اور دس بجے کے بعد کچھ دوست وہیں سو گئے اور کچھ دوست حرکتہ الجہاد الاسلامی کے دفتر دارالارشاد کی طرف پیدل چل پڑے میر کارواں نے چلنے سے پہلے خفیہ طور پر نام شب اور جواب شب معلوم کر لیا راستے میں نیم تاریکی میں کچھ اجسام متحرک نظر آئے اس کے ساتھ ہی ایک گونجدار آواز سنائی دی ہم نے پہچان لیا کہ طالبان ہیں، افغانستان میں رات دس بجے سے صبح کی نماز تک کرفیو لگ جاتا ہے اور جس آدمی کو نام شب معلوم نہ ہو اسے چلنے پھرنے اور گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں، اس لئے آواز سنتے ہی ہم اپنی جگہ پر رک گئے ان میں سے ایک آدمی اپنے ساتھیوں سے چند قدم آگے آکر ہم سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا ہم نے سلام مسنون کیا اس نے جواب دیا اور ہم نے تعارف کرایا کہ ہم پاکستانی مہمان ہیں اس نے کہا کہ بجا ہے مگر آپ یہاں سے آگے اور پیچھے نہیں جا سکتے یا تو یہیں رک جائیں یا ہمارے پاس چلیں صبح تک ہمارے مہمان رہیں اور فجر کی نماز کے وقت جہاں جانا چاہیں چلے جائیں ہم نے کہا کہ ہمارے پاس نام شب ہے اس پر وہ ہمارے بالکل قریب آگیا اور آہستہ سے پوچھا کہ نام شب کیا ہے ہم نے بتایا تو اس نے کہا کہ اب آپ جا سکتے ہیں لہذا اجازت کے بعد ہم آگے چل پڑے، یہاں سے آگے کچھ فاصلے پر ایک چوک تھا جہاں سے ہمیں دائیں ہاتھ مڑنا تھا ہم مزے سے باتیں کرتے ہوئے ٹہلتے چلے جا رہے تھے اور سامنے اندھیرا تھا جب چوک کے قریب پہنچے تو اچانک گرج سنائی دی اور ہم سہم کر رہ گئے، یہ طالبان کی دوسری ٹولی تھی اسی طرح ایک آدمی آگے بڑھا جب ہم نے نام شب بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ہم پاکستان سے آئے ہیں وہ خوش ہو کر ہمارے گرد جمع ہو گئے اور اچانک آواز نے ہماری

گھبراہٹ پر ہم سے معذرت کرنے لگے اور اصرار کیا کہ ہم سے چائے پی کر جائیں ہم نے انکا شکریہ ادا کیا اور چائے پینے سے معذرت کی انہوں نے ہم میں سے ہر ایک سے نہایت محبت اور تپاک سے مصافحہ کر کے ہمیں رخصت کیا اور تھوڑی دیر بعد ہم دار الارشاد پہنچ گئے، راستے میں اور دفتر پہنچنے کے بعد کافی دیر تک باہم تبصرہ کرتے رہے کہ اگر یہ صورت حال اپنے ملک پاکستان میں پیش آ جاتی پہلے تو ملک و قوم کے محافظین کے اندازِ گفتگو اور محافظانہ رویہ سے سر پاؤں تک جل کر راکھ ہو جاتے، جیب میں جو کچھ ہوتا اس سے محروم ہونا پڑتا، رات حوالات میں بسر ہوتی اور اگلے دن سے اہل خانہ ہیروئین کے کیس میں ضمانتوں کے لئے رات دن چین حرام کر لیتے یا لاشوں کے ساتھ کلاشنکوف پڑی ہوتی اور ایسے نامور ڈاکوؤں یا تخریب کاروں کی حیثیت سے اخبارات کی زینت بنتے جو پولیس مقابلہ کرتے ہوئے مارے گئے مگر ان کی ماہرانہ فائرنگ کے باوجود پولیس کو خراش تک نہ آتی، ورثاء ہماری لاشیں اس شرط کے ساتھ وصول کرتے کہ کسی قسم کا احتجاج یا عدالتی کارروائی نہیں کریں گے (اگر عدالتی کارروائی نہیں کریں تو اس کا حاصل بھی پولیس سے معافی اور اس کی مٹھی گرم کرنا ہی ہوتا) اور پولیس اہل کار تعریفی سندوں اور انعامات سے نوازے جاتے جبکہ امارت اسلامیہ میں اگر طالبان ہمیں گولی مار دیتے تو انہیں ثابت کرنا پڑتا کہ ہم تخریب کار تھے، ہماری گرفتاری ممکن نہ تھی اور اگر وہ ہمیں قتل نہ کرتے تو ہمارے ہاتھوں خود قتل ہو جاتے اور اگر ثابت نہ کر سکتے تو پھر قصاصاً ان کو قتل کیا جاتا یا ہمارے ورثا ان سے ہماری دیت (خون بہا) وصول کرتے اور اگر بالفرض ورثا معاف بھی کر دیتے تو بھی منصبی حدود سے تجاوز پر ان کی گرفت ہوتی ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں فرضی پولیس مقابلوں کی گنجائش کہاں باقی رہتی ہے اور شہریوں کے جان و مال کو کیا خطرہ پیش آ سکتا ہے۔

جس طرح کرفیو میں باہر نکلنے والوں کی شناخت نامِ شب سے ہوتی ہے اس طرح روکنے والوں کی شناخت جوابِ شب سے ہوتی ہے یہ ہر رات کے لئے علیحدہ علیحدہ دو لفظ ہوتے ہیں جو متعلقین کو رات دس بجے بتا دئے جاتے ہیں روکنے والا نامِ شب پوچھتا ہے اور رکنے والا نامِ شب بتانے کے بعد روکنے والے کی شناخت کے لئے اس سے جوابِ شب پوچھتا ہے تاکہ کوئی شخص جعلی کارندہ بن کر ذمہ داروں میں نہ گھس سکے۔

کابل سے روانگی:

ملتان سے چلتے وقت قافلہ چوبیس افراد پر مشتمل تھا، کچھ افراد کو ان کی عجلت پسندی کابل سے ہماری روانگی سے ایک دو دن پہلے ہم سے جدا کر گئی، کچھ افراد کی نزاکت طبع نے ویگن پر ہوائی جہاز کو ترجیح دی، البتہ ابو معاویہ بشیر، مشتاق احمد، چودھری ظفر علی صاحبان بعض اہل وفا ایسے بھی تھے جنہوں نے ناسازی طبیعت کے باوجود جدا ہونا گوارہ نہ کیا حرکۃ المجاہدین اور حرکۃ الجہاد الاسلامی دونوں دفتروں سے کچھ افراد ہمیں اپنے اپنے قافلوں سے بچھڑے ہوئے مل گئے، تینوں برمی ساتھیوں نے واپس قندھار ہوائی جہاز پر جانا تھا مگر انہوں نے ایثار فرمایا اور اپنے میں سے ایک ساتھی مولانا جنید اللہ اختر صاحب کو ہماری رہبری کے لئے

چھوڑ دیا ۱۴، ربیع الاوّل/ ۲۹ جون بروز منگل نماز فجر اور ناشتے وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد امیر مرکزیہ مولانا قاری سیف اللہ اختر صاحب سے مختصر نشست ہوئی جو ہمیں رخصت کرنے کے لئے دفتر تشریف لائے تھے جناب امیر صاحب کی الوداعی دعا کے ساتھ صبح آٹھ بجے دو ویگنیں مولانا جنید اللہ اختر صاحب کی اجازت میں دارالارشاد سے روانہ ہوئیں پہلے ہم حرکتہ المجاہدین کے دفتر میں آئے رات کے مشورے کے مطابق یہاں کچھ ساتھی تیار بیٹھے انتظار کر رہے تھے انہیں ساتھ لیا اور پھر اٹھائیس افراد کا یہ قافلہ سفر اور سواری کی دعائیں پڑھتا ہوا غزنی کے رخ چل پڑا۔

غزنی کا سفر:

غزنی کابل سے ایک سو بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے ہم کابل سے صبح آٹھ بجے روانہ ہوئے اور میدان شہر، درّانی، شیخ آباد، سید آباد، چشمہ سالار اور شش گاؤں سے گزرتے ہوئے تین بجے یعنی سات گھنٹوں میں غزنی پہنچے سڑک پوری طرح برباد ہو چکی ہے البتہ اپنی مدد آپ کے تحت لوگوں نے مٹی ڈال کر اسے کسی حد تک ہموار کر دیا ہے وگرنہ گزشتہ سال یہی فاصلہ ہم نے دوپہر پونے ایک تارات پونے گیارہ کل دس گھنٹوں میں طے کیا تھا، راستے میں سڑک کے کنارے متعدد دینی مدارس نظر آئے ان میں سے ایک کا نام مدرسہ ابوحنیفہ اور ایک کا نام ابو یوسف تھا، گذشتہ سال ڈرائیور شش گاؤں میں پانی کی ایک جگہ پر لے گیا اور اس نے بتایا کہ یہ پانی کا چشمہ ہے اور پورے افغانستان میں سب سے زیادہ شفاف، ٹھنڈا اور شیریں پانی اس چشمے کا ہے اگرچہ رات کا وقت تھا اور خنکی بھی تھی مگر ہم نے یہ پانی خوب جی بھر کر پیا اور اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

اَلحَمدُ للهِ الَّذِی سَقَانَا عَذ باً فُرَاتاً بِرَحمَتِہ وَلَم یَجعَلہ مِلحاً اُجَاجاً بذُنُوبِنَا۔

یو کے اسلامک مشن کے سربراہ
محترم سید طفیل احمد شاہ صاحب کی دار بنی ہاشم میں آمد

یو کے اسلامک مشن کے سربراہ گزشتہ دنوں مختصر دورے پر برطانیہ سے پاکستان تشریف لائے توملتان میں قیام کے دوران ۵ مئی کو دار بنی ہاشم میں بھی تشریف لائے اور سیّد محمد کفیل بخاری سے ملاقات کی۔ محترم محمد احسان صاحب آپ کے ہمراہ تھے۔ جناب شاہ صاحب نے حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ کے انتقال پر اظہار تعزیت کیا، ان کی دینی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کیا اور دعاءِ مغفرت کی۔

عباس اطہر

سنتھن ڈپلومیسی

پاکستان ہیومن رائٹس کی چیئر پرسن عاصمہ جہانگیر واہگہ بارڈر پر متعین بھارتی فوجیوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کے بعد این جی اوز کی 40 خواتین کے خیر سگالی دستے کے ساتھ نئی دہلی پہنچ گئی ہیں۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ وہ امن اور صلح کا جو پیغام لیکر بھارت پہنچی ہیں، توپوں کی گھن گرج پر غالب آ جائیگا۔ جذبہ خیر سگالی کے اظہار کے اگلے ہی روز بھارتی فوج نے کنٹرول لائن کے چکوٹھی سیکٹر میں ایک گاؤں پر بڑا حملہ کیا، دو گھنٹے تک بھاری توپ خانہ، مارٹر فیلڈ گنوں سے گولہ باری کی تین سو گولے داغے جس سے 9 افراد شہید اور 11 زخمی ہو گئے۔ سینکڑوں باشندوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔ دنیا کی مختلف ہیومن رائٹس کی تنظیموں نے منظر عام پر آنے والے کشمیری خواتین کے ساتھ ریپ کے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں۔ ان کے مطابق 1990ء سے 1999ء تک 15251 مسلمان خواتین کی بے حرمتی کی گئی 90ء میں 1087، 91ء میں 1320، 92ء میں 1247، 93ء میں 2010، 94ء میں 1886، 95ء میں 1976، 96ء میں 2287، 97ء میں 2066، 98ء میں 100 اور 99 میں 1272 مظلوم عورتیں بھارتی فوجیوں کی درندگی کا نشانہ بنیں۔ اس قسم کے واقعات کی اصل تعداد یقیناً آٹھ، دس گنا زیادہ ہو گی۔ اس کے برعکس خود بھارتی اخبارات کبھی یہ الزام نہیں لگا سکے کہ کسی مجاہد نے جو آج بھارت ہی نہیں امریکہ کی لغت میں بھی دہشت گرد قرار دیئے جاتے ہیں کبھی کسی ہندو عورت کی عزت بھی لوٹی ہو۔ بھارتی فوج کے جن جوانوں کو واہگہ بارڈر پر مٹھائی کھلائی گئی، ممکن ہے وہ کسی دور میں مقبوضہ کشمیر میں متعین رہے ہوں اور آئندہ کبھی انہیں پھر موقع مل جائے اس لئے ہماری خواتین کے خیر سگالی دستے کو مٹھائی کی بجائے انہیں کشتے یا دوسری تیر بہدف دوائیاں پیش کرنا چاہئے تھیں۔

ہمارے نسوانی دستے کا جس گرم جوشی سے استقبال کیا گیا اس کے پیش نظر توقع رکھنی چاہئے کہ بھارتی حکومت انہیں مقبوضہ کشمیر کا دورہ کرنے کی بھی اجازت دے دے گی تاکہ وہ ظلم کا شکار ہونے والی خواتین میں لٹی ہوئی عزتیں واپس تقسیم کر سکیں اور بھارتی فوجیوں کو ان کے شاندار کارناموں پر پھولوں کے ہار پہنا سکیں۔ تجربے کے طور پر ہماری باغیرت اور روشن خیال خواتین کو اونچی ذات کے ہندوؤں کے گھروں کا بھی دورہ کرنا چاہئے۔ ان کے برتن چھونے چاہیں اور گلے لگ کر ان کے ''بھرشٹ'' کرنے چاہئیں تاکہ انہیں اپنے برتن اور جسم سات سات بار ''پاک'' کرنے پڑیں۔

عاصمہ جہانگیر صاحبہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی خواتین حکمرانوں کو باور کرانا چاہتی ہیں کہ دونوں پڑوسی ملکوں کے عوام کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے کوئی بغض یا نفرت نہیں۔ انہوں نے چیلنج کیا ہے کہ واہگہ بارڈر کھول دیں پھر دیکھیں کتنی بڑی تعداد میں لوگ ایک دوسرے کو گلے لگانے کے لئے سرحد پار کرتے ہیں۔ عاصمہ جہانگیر صاحبہ کے اس چیلنج کی کامیابی پر کوئی شک نہیں کیا جاسکتا۔ اگر پہلی قسط کے طور پر مادھوری، جوہی چاولہ، کاجل، رویںہ ٹنڈن، کرشمہ کپور، منیشا کوائرالہ اور دوسری بھارتی

اداکاراؤں پر مشتمل ایک دستے پر تجرباتی طور پر واہگہ کی سرحد کھول دی جائے تو گلے لگنے اور لگانے کا تاریخی میلہ لگ سکتا ہے۔ دونوں ملکوں کی سرحدیں کھلوانے کی جدوجہد کی موجودہ مہم خواتین نے ہی شروع کی ہے اس لئے پہلی کوشش انہی کے ذریعے ہونی چاہیے۔ وی سی آر پر چلنے والی بھارتی فلموں کی وجہ سے پاکستان میں بھارتی اداکارائیں بہت پسند کی جاتی ہیں بلکہ اپنی ننگی نافوں کی نمائشوں کی وجہ سے ہمارے بچوں اور نوجوانوں میں تو بے حد مقبول ہیں اور تھوڑی زحمت کر کے دونوں ملکوں کے درمیان کشید گی ختم کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

میاں نواز شریف کے دور میں پاک بھارت تعلقات معمول پر لانے کیلئے بیک چینل ڈپلومیسی شروع ہوئی تھی لیکن کوئی مثبت نتیجہ نہیں نکل سکا۔ فوجی حکومت آنے کے بعد سے کشید گی اتنی انتہا کو پہنچ چکی ہے کہ بھارت محدود جنگ چھیڑ کر پاکستان کو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ پاکستان ان عزائم کے جواب میں انہیں اپنے ایٹم بموں کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے۔ خطرے کی اس فضا میں دونوں ملکوں کی امریکہ مارکہ این جی اوز خواتین امن کا پیغام لے کر ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر آجا رہی ہیں۔ بظاہر یہ سارا عمل غیر سرکاری طور پر ہو رہا ہے۔ لیکن دونوں حکومتوں نے ویزوں کی سہولت دے کر ایک طرح کی غیر رسمی اجازت دے رکھی ہے۔ ہمارے ہاں "سمدھن کے ساق" کی بہت قدر ہوتی ہے اور یہ رشتہ انتہائی قریبی سمجھا جاتا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان اس نئی ڈپلومیسی کو "سمدھن ڈپلومیسی" قرار دے دیا جائے تو بیک چینل ڈپلومیسی سے زیادہ بہتر نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔

بقیہ از ص 51

"اوصاف" اسلام آباد 18 مئی 2000ء)

* (مجاہدین کی بارودی سرنگ کا کرشمہ) کار سمیت وزیر کی دھجیاں بکھر گئیں 5 محافظ بھی ہلاک ہو گئے، حفاظتی انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے۔

مقبوضہ وادی کے کٹھ پتلی وزیر برائے بجلی غلام حسین بٹ کی بلٹ پروف گاڑی گھر سے تھوڑی دور بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی جس سے گاڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ کسی وزیر کا حریت پسندوں کے حملے میں ہلاکت کا پہلا واقعہ، اس سے قبل 20 سے زائد سابق وزراء اور ارکان اسمبلی کو ہلاک کیا جا چکا ہے، واقعہ کے بعد ریاستی کٹھ پتلی وزراء اور حکومت کے حامی ارکان میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ عام تعطیل کا اعلان۔ بارودی سرنگ کے ایک اور دھماکے میں ایک افسر سمیت دس فوجی ہلاک ہو گئے۔(ہفت روزہ "ضرب مومن" کراچی ۱۴ تا ۲۰ صفر ۱۴۲۱ھ)

جہاد فلسطین:

حماس امت مسلمہ کے جذبات کی ترجمانی کر رہی ہے۔ شیخ احمد یاسین

دباؤ، گرفتاریاں، سزائیں، ملک بدریاں، شہادت۔ تباہیاں ان حالات میں حماس اپنے آپ کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور اپنے موقف میں کسی طرح کی نرمی اور لچک قابض کے خلاف پیدا نہیں کی آج بھی ہماری بندوقوں کا رخ اور ہماری بلند آواز کہ رہی ہے کہ ہم ان کو ضرور شکست سے دوچار کریں گے اور ہم اپنے وطن فلسطین سے قابض کو ضرور نکال کر رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار فلسطین کی اسلامی مزاحمتی تحریک "حماس" کے بانی و سرکردہ رہنما مجاہد شیخ احمد یاسین نے کیا انہوں نے کہا کہ یہودیوں نے ہماری زمینوں اور مکانوں پر قبضہ کیا ہمارے مقدس مقامات کو نذر آتش کیا ہمارے لوگوں کو بے گھر کیا اب ہمارے تین بڑے مطالبے ہیں ہمارے گھر ہمیں واپس کئے جائیں ہمارا ملک اور مقدس مقامات واپس کئے جائیں۔ فلسطینی اسی طرح آزادی کی طرح رہیں جس طرح دنیا میں دیگر ممالک کے عوام اپنے ملکوں میں آزادی سے رہتے ہیں۔(ہفت روزہ "الھلال" اسلام آباد ۱۴ تا ۲۰ صفر ۱۴۲۱ھ)

دلبر کاشمیری

بَسنتیاں

مادر پدر آزاد، انسانی حقوق کی نام نہاد علمبردار، قائد زنانِ فاحشات عاصمہ جہانگیر کے دورۂ بھارت کے دوران ملک و ملت اور اسلام کے خلاف سرگرمیوں پر ایک محب وطن اور سچے مسلمان کے تاثرات (ادارہ)

اسیں ون سونیاں گوریاں
ساڈے کئی مجازی خدا
اسیں کچے ٹاہنوں ٹٹیاں
ساڈی اُڈی شرم حیا ! !

اساں جس تھاں "دستک" دتی
اوتھے رکھی نویں ادا
سانوں مذہبی زبری جاپدے
سروں پیروں دتی لا ! !

کوئی کافر بس بلا ونڈا
سانوں چڑھ جاندے نیں چاء
اسیں نچ نچ ٹپ ٹپ گاؤندیاں
سانوں آوندا نیں ٹکاء ! !

اساں وسدے گھراں دیاں کڑیاں
کیتیاں بے رو راہ ! !
فیر ایہناں راہیں سمجھو
اساں راضی کیتے "شاہ"

حسنِ انتقاد

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے۔

ماہنامہ الاشرف کراچی

جلد ۴۔ حفظ و تلاوت　　جلد ۵۔ تجوید و قرأت

پتہ: "ماہنامہ الاشرف" الاحمد مینشن۔ ۱۳ بی گلشن اقبال کراچی

ماہنامہ الاشرف کراچی ایک بین الاقوامی تحقیقی مجلہ ہے۔ جو اپنی عمر کی چودہ بہاریں مکمل کر کے پندرہویں سال میں داخل ہو چکا ہے۔ مولانا محمد اسعد تھانوی جیسے فاضل اور مولانا محمد اسلم شیخوپوری جیسے فاضل اس کے مدیران ہیں۔ دونوں عالم با عمل ہیں۔ مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب اپنے ذوق مطالعہ اور اخلاص کی وجہ سے خدمت دین کی راہیں تلاش کرتے رہتے ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے انہوں نے "ماہنامہ الاشرف" کو خدمت قرآن کریم کے لئے وقف کیا ہوا ہے اور سبیل یہ نکالی کہ ہر ماہ رسالہ شائع کرنے کے بجائے چھے ماہ بعد ایک خاص موضوع پر چھے شمارے یکجا شائع کیے جائیں۔ اس وقت اس سلسلہ کی دو جلدیں یعنی دو خصوصی اشاعتیں ہمارے زیر مطالعہ ہیں۔

جلد نمبر ۴ "حفظ تلاوت قرآن کریم" کے عنوان پر اور جلد ۵ "تجوید و قرأت" کے موضوع پر وقت کے جید علماء کی تحقیقی تحریروں کا خوبصورت مرقع ہے۔ حکیم الامت حضرت شاہ اشرف علی تھانویؒ، مولانا محمد شاہ وصی اللہؒ، مولانا سرفراز خان صفدرؒ، مولانا محمد طاسین، ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب، سید عبدالحلیم، مولانا محمد تقی عثمانی، ڈاکٹر محمد اکرم چودھری، محمد سعود عالم قاسمی، ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی اور دیگر بہت سے محققین اور اہل قلم کی نہایت خوبصورت تحریریں ان خصوصی اشاعتوں کی پیشانی کا جھومر ہیں۔

"حفظ تلاوت" اور "تجوید و قرأت" کے حوالے سے جتنا سواد ان اشاعتوں میں موجود ہے وہ تشنگان علوم قرآنیہ کو سیراب کرنے کیلئے بہترین تحفے ہیں۔

قیمت فی جلد/25 ا روپے ہے طالبان علوم و قرآن اس کا ضرور مطالعہ کریں اور مدیران کے لیے دعا کریں۔

ہدایہ اور صاحب ہدایہ

تالیف　مولانا عبدالقیوم حقانی　ضخامت: ۴۷ صفحات

ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد۔ ضلع نوشہرہ صوبہ سرحد

ملنے کا پتہ: مدرسہ تعلیم الاسلام چنوں موم ضلع سیالکوٹ

قیمت درج نہیں

"ہدایہ" درس نظامی کے نصاب میں فقہ حنفی کی اہم ترین کتاب ہے۔ اس کے مصنف ابوالحسن علی المرغینانی کو سب سے زیادہ شہرت اسی کتاب کی وجہ سے ملی۔ کہاں مرغینان اور کہاں ہندوستان و پاکستان مگر ہدایہ اور صاحب ہدایہ نے یہ تمام فاصلے ختم کر دیئے۔ میں ذاتی طور پر ایسے طالب علموں سے مل چکا ہوں جو مرغینان (روس) سے ہدایہ پڑھنے کے لئے پاکستان آئے۔ اور دورہ حدیث مکمل کر کے وطن واپس گئے۔ اگر روس نے دینی مدارس بند کر دیئے تو اللہ نے وہاں کے اہل ایمان کو ہجرت کی سعادت عطا فرمائی۔ اور انہوں نے وطن چھوڑ کر علم دین حاصل کرنے سے دریغ نہ کیا۔

مولانا عبدالقیوم حقانی نے اس مختصر رسالہ میں جہاں صاحب ہدایہ کے مختصر سوانح جمع کئے ہیں وہاں "ہدایہ" کی تاریخ اور اس کی اہمیت کے حوالے سے بھی تحقیقی مواد جمع کر دیا ہے۔ اپنی نوعیت کا منفرد رسالہ ہے۔ ایک عام قاری تک ان معلومات کو نہایت آسان انداز میں پہنچا دیا ہے۔ جن سے صرف علماء ہی واقف ہوتے ہیں۔ یہ بڑی خدمت ہے جو مولانا عبدالقیوم کے حصہ میں آئی ہے۔ دینی مدارس کے طلباء اور سیرت و سوانح سے دلچسپی رکھنے والا ہر قاری اس کتاب کے مطالعہ سے اپنے ذوق کی تسکین اور

یکساں فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے۔ فاضل مرتب نے علامہ مرغینانی کے ذاتی حالات، سوانح، مختلف ممالک اور تعلیمی مراکز کے اسفار، مشائخ کی شفقتیں، علمی ذوق و شوق اور مشاغل، اپنے معاصر میں انکا فقہی مقام و مرتبہ، اسلوب بیان و طرز استدلال، ہدایہ کے شروح و حواشی اور دیگر عنوانات پر بیش بہا معلومات جمع کر کے کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ (تبصرہ: خادم حسین)

ضربِ درویش

مرتبہ: محمد ریاض درانی **ضخامت:** ۴۴۶ صفحات
ناشر: جمیعت پبلیکیشنز، متصل مسجد پائلٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور۔ فون ۷۵۶۱۰۲۵ **قیمت:** ۱۸۰ روپے

زیر مطالعہ و تبصرہ کتاب "امریکہ کی اسلام دشمنی پر ضرب درویش" جمیعت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن کے انٹرویوز اور اخبارات و رسائل کے اداریوں اور تبصروں پر مشتمل ایک تاریخی دستاویز ہے۔ یہ تمام مواد مولانا فضل الرحمن کی امریکہ مردہ باد تحریک کے سلسلے کی کڑی ہے۔ کارگل کی پسپائی کے بعد امریکہ افغانستان پر چڑھائی کا خوفناک منصوبہ بنا چکا تھا۔ اس کا اول و آخر مقصد طالبان کی اسلامی حکومت کا خاتمہ تھا اور اب بھی ہے۔ یہ اگست ۱۹۹۹ء کی بات ہے کہ اس سازش کا بروقت علم ہونے پر مولانا فضل الرحمن نے امریکہ کو للکارا اور امریکی سازش کا بھانڈا بیچ چوراہے کے پھوڑ دیا۔ مولانا نے امریکہ کو خبردار کیا کہ اگر افغانستان پر اس نے حملہ کیا تو پاکستان میں خصوصاً اور دنیا میں جہاں موقع ملا ایک بھی امریکی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ مولانا کا موقف پوری دنیا کے پریس کا موضوع بنا۔ موافقت اور مخالفت میں ردّ عمل سامنے آیا۔ لیکن افغانستان پر مجوزہ امریکی حملہ ٹل گیا۔ محمد ریاض درانی انتہک دینی و سیاسی کارکن ہیں، ذرائع ابلاغ کی نزاکتوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ اپنی انہی خوبیوں کی وجہ سے جمیعت علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ہیں انہوں نے ساری کہانی کی تفصیلات بڑی عرق ریزی سے مرتب کر کے یہ تاریخی دستاویز شائع کی ہے۔ "قادری فتویٰ اور مولوی اسرائیل" کے عنوانات کے تحت شائع ہونے والے دو اخباری کالم اس کتاب میں خاصے کی چیز ہیں۔ جمیعت علماء اسلام کے کارکنوں اور دینی مدارس کے طلباء و مدرسین کے لئے یہ کتاب رواں سال ۲۰۰۰ء کا بہترین تحفہ ہے۔ پیش لفظ فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے قلم سے ہے۔ اور تقریظ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ نے تحریر فرمائی ہے۔ جبکہ مفتی محمد جمیل خان صاحب کا جان دار مقدمہ کتاب کی زینت ہے۔ (تبصرہ: خادم حسین)

ماہانہ مجلس ذکر و روحانی اجتماع

۲۹ جون بروز جمعرات بعد نماز عشاء دار بنی ھاشم مہربان کالونی ملتان
بعد از ذکر امیر احرار حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتھم
اصلاحی و تربیتی بیان بھی فرمائیں گے۔ احباب و متعلقین نماز مغرب تک پہنچ جائیں

المعلن۔ ناظم مدرسہ معمورہ ملتان فون 061-511961

اخبارُ الجہاد

جہاد افغانستان

* امریکہ کے دباؤ میں آ کر جہاد کا راستہ ترک نہیں کریں گے: ملا محمد عمر مجاہد

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نے کہا ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ سے ملک میں مفت انصاف فراہم کیا جاتا ہے۔ جب کہ کرپشن کا نام ونشان تک نہیں ہے۔ طالبان جہاد میں مصروف ہیں اور افغانستان میں کسی کو دہشت گردی کی تربیت نہیں دی جاتی۔ امریکہ نہ صرف افغانستان کا بلکہ عالم اسلام کا دشمن ہے علماء کرام امریکی پروپیگنڈے کا توڑ کریں مغربی ممالک اور این جی اوز اسلامی قوانین کو سخت اور انسانیت کے خلاف قرار دے کر اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ افغان عوام اس سے مطمئن ہیں اور ملک میں ان کے باعث امن قائم ہو گیا ہے۔ (روزنامہ "پاکستان" لاہور۔ 12 مئی 2000ء)

جہاد چیچنیا

* چیچن مجاہدین نے تابڑ توڑ حملے کر کے 28 روسی فوجی ہلاک اور 20 گاڑیاں تباہ کر دیں۔ آرگون گھاٹی میں چھپے مجاہدین نے روسی فوج کے قافلے پر حملہ کر کے 20 فوجی مار ڈالے، بوررزوئی اور شنوئی میں بھی 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔ اس سے روسی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور وہ لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئی۔ (روزنامہ "اوصاف" اسلام آباد 28 اپریل 2000ء)

* چیچن مجاہدین کے گوریلا حملے میجر جنرل سمیت 353 فوجی ہلاک، جانبازوں کے اینٹی کرافٹ دستے نے روسی ہیلی کاپٹر مار گرایا، کمانڈر شامل بسایوف نے روسی فوج کے غیر مشروط انخلاء کیلئے 31 مئی کی ڈیڈ لائن دے دی۔ آرگون اور گروزنی کے شمالی محاذ پر مجاہدین کے خصوصی دستے نے گھات لگا کر روسی فوج پر بڑا حملہ کیا جس میں ایک اعلیٰ افسر سمیت 143 روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔

گروزنی کے قریب کورسوف کے محاذ پر جانبازوں نے روسی فوج کے ایک قافلے پر تینوں اطراف سے دھاوا بول دیا جس میں 50 فوجی جہنم رسید ہوئے۔ مختلف محاذوں پر جھڑپوں میں 26 مجاہد شہید دو مختلف کارروائیوں میں مجاہدین کے ہاتھوں مزید 60 فوجی ہلاک اور بکتر بند گاڑیاں تباہ، گزشتہ ماہ میں روسی فضائیہ کی وحشیانہ بمباری سے 40 ہزار بے گناہ شہری شہید ہو چکے ہیں: صدر ارسلان مسخادوف (ہفت روزہ "الہلال" اسلام آباد ۱۴ تا ۲۰ صفر ۱۴۲۱ھ)

* چیچنیا میں روسی پولیس اسٹیشن بم سے اڑا دیا گیا۔ ایک شخص ہلاک ۴ زخمی، چیچنیا کے شہر اورس برتان میں ایک روسی پولیس اسٹیشن کے اندر بم دھماکہ سے ایک شخص ہلاک اور چار زخمی ہو گئے علاوہ ازیں روسی حکام نے تین چیچن باشندوں کو مجاہدین کے ایک رہنما کیلئے کام کرنے کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔

جہاد کشمیر:

مقبوضہ وادی بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے لرز اٹھی۔ 2 افسروں سمیت 48 بھارتی فوجی ہلاک دھماکے گگر ناگ، قاضی کنڈ، نوگام، اننت ناگ اور بانہال میں ہوئے، تازہ جھڑپوں میں کمانڈر سمیت ۴ مجاہد جام شہادت نوش کر گئے بڈگام میں شہید ہونے والے مجاہدین کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد کی شرکت، بھارتی فوجی ساتھیوں کے گرے لاشے دیکھ کر پاگل ہو گئے، بعض جگہوں پر ہیلی کاپٹروں نے شیلنگ کی، یہی ہیلی کاپٹر اپنے مردہ اور زخمی فوجیوں کو اٹھاتے رہے۔ (روزنامہ "خبریں" ملتان۔ 17 مئی 2000ء)

* مجاہدین کے حملے، بھارتی کیمپ اور گاڑی تباہ 19 فوجی ہلاک، حرکتہ المجاہدین، لشکر طیبہ، حرکتہ الجہاد الاسلامی اور حزب المجاہدین کے مختلف حملوں اور بارودی سرنگ کے دھماکوں میں افسر سمیت 19 فوجی مارے گئے۔ سرنکوٹ میں بھارتی کیمپ پر حملے سے تیل، خوراک اور اسلحے کے گوداموں میں آگ بھڑک اٹھی 2 بھارتی اہلکاروں نے خودکشی کر لی۔ پونچھ کے متعدد علاقوں میں کرفیو نافذ (روزنامہ

بقیہ 47 پر

تنظیمی و تبلیغی اسفار

امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

۸- مئی لاہور میں مولانا شاہ احمد نورانی کی دعوت پر "قومی کانفرنس برائے تحفظ ختم نبوت" میں شرکت ہمراہ مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ، مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری۔ رات واپسی برائے شرکت اجتماعات احرار ضلع وہاڑی۔

اجتماعات احرار ضلع وہاڑی

۶- مئی خطاب جامع مسجد چک 100/W.B داعی: حافظ محمد امین صاحب، ۷ مئی مدرسہ ختم نبوت نواں چوک -۸ مئی لاہور ۹- مئی: مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ و مدرسہ ختم نبوت چک نمبر 88/W.B داعی: قاری گوہر علی صاحب ضلع وہاڑی کے ان اجتماعات میں مولانا کرم الٰہی فاروقی، مولانا انوار الحق، مولانا واحد بخش صاحب، قاری احمد یار صاحب اور قاری غلام رسول ساجد صاحب نے بھی خطاب کیا جبکہ حافظ محمد اکرم احرار صاحب نے منظوم کلام سنایا۔

اجتماعات احرار ضلع رحیم یار خان

مجلس احرار اسلام ضلع رحیم یار خان کے اجتماعات فدائے احرار محترم صوفی محمد اسحٰق قمر چوہان صاحب کی سرپرستی اور حافظ محمد اشرف صاحب (صدر احرار ضلع رحیم یار خان) کی نگرانی میں ۱۶ تا ۲۰ مئی منعقد ہوئے مولانا فقیر اللہ رحمانی نے علاقہ بھر کا دورہ کر کے انتظامات کو آخری شکل دی اس دورہ میں محترم حافظ محمد اکرم احرار اور جناب بشیر احمد چغتائی بھی حضرت پیر جی کے ہمراہ تھے جبکہ حافظ عبدالرحیم نیاز بھی اجتماعات میں باقاعدہ شریک ہوئے۔

۱۶- مئی ۱۰ بجے صبح بستی بدلی شریف حضرت پیر سید عبدالستار شاہ صاحب ان سے فرزندان اور احباب احرار سے رابطہ و ملاقات بعد از ظہر جامع مسجد بستی قیصر چوہان میں اجتماع سے خطاب ۱۷ مئی بستی جام عبدالسلام بعد از ظہر اور خانواہ میں خطاب و ملاقات۔ داعی: جام حاجی عبدالرحمن چوہان صاحب بعد از مغرب بخاری مسجد بستی مولویاں میں درس قرآن مجید۔ داعی محترم عبدالرشید صاحب، مستری محمد موسیٰ چوہان صاحب- ۱۸ مئی، بستی درخواست، ٹب چوہان، بستی حاجی حسن خاں چانڈیہ اور علاقہ آباد پور میں احرار کارکنوں سے رابطہ و ملاقاتیں۔

بعد از مغرب درس قرآن کریم، نیو اڈا فتح پور پنجابیاں، داعی حافظ شبیر احمد، حافظ نذیر احمد سومرو برادران- ۱۹ مئی خطبہ جمعہ جامع مسجد شہباز پور (صادق آباد) ملاقات و رابطہ کارکنان احرار، داعی حافظ محمد ندیم صاحب- بعد از جمعہ مدرسہ معمورہ، صادق آباد میں احباب و کارکنان احرار سے ملاقات- داعیان، محترم حافظ رضا محمد صاحب، فضل الرحمن صاحب، محمد شفیق صاحب، محمد رفیق صاحب- ۲۰ مئی بعد از مغرب مدنی مسجد نزد شکار پوری گیٹ بہاولپور میں درس قرآن کریم- داعی، محترم قاری عبدالعزیز صاحب- ۲۱- مئی قیام ملتان،

دورہ کراچی

۲۲، ۲۳ مئی، مجلس احرار اسلام کراچی کے امیر شفیع الرحمن احرار اور مولانا احتشام الحق کی دعوت پر دو روزہ مختصر دورہ کراچی اور دفتر احرار کراچی میں قیام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کی تعزیت کیلئے دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی تشریف لے گئے۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مفتی منیر احمد اخوند، مولانا سعید الرحمن جلال پوری، مولانا احمد میاں حمادی، مولانا محمد علی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا انور رانا، جناب عبدالناصر، مولانا محمد اشرف کھوکھر اور مولانا یوسف لدھیانوی شہید کے صاحبزادے مولانا طیب لدھیانوی سے ملاقات کر کے اظہار تعزیت کیا۔

ہفت روزہ تکبیر کراچی کا نمائندہ جناب فاروق عادل

نے حضرت شاہ صاحب کا انٹرویو لیا۔ حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہید کی مسجد الفلاح نصیر آباد اور مدرسہ یوسفیہ تشریف لے گئے۔ مفتی محمد جمیل خان صاحب اور دیگر حضرات سے ملاقات و اظہار تعزیت کی۔ نماز مغرب کے بعد علماء اور طلباء سے خطاب کیا۔ محترم بھائی محمد افضل صاحب کی معیت میں جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال میں حضرت شیخ الحدیث مفتی زرولی خان مدظلہ سے ملاقات، جامعہ اشرف المدارس میں عارف باللہ حضرت حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ صاحب سے ملاقات بعدازاں حضرت مفتی ممتاز احمد صاحب کی معیت میں مولانا حکیم محمد مظہر صاحب سے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ میں ملاقات، دفتر ہفت روزہ "ضرب مومن" میں حضرت فقیہ العصر مولانا مفتی رشید احمد دامت برکاتہم سے تفصیلی ملاقات اور تبادلہ خیالات۔ حضرت مولانا منیر احمد صاحب کے ہمراہ مختلف احباب سے ملاقات جامعہ بنوریہ میں حضرت مفتی محمد نعیم صاحب اور حضرت مولانا اسماعیل صاحب، مولانا اسلم شیخوپوری اور دیگر علماء سے ملاقات ان تمام مواقع پر مجلس احرار اسلام کراچی کے راہنما محترم شفیع الرحمن احرار مولانا احتشام الحق معاویہ، جناب محمود احمد اور دیگر حضرات موجود رہے۔

24 مئی: ملتان واپسی 25 مئی: نوشہرہ جدید ضلع بہاولپور بعداز ظہر خطاب بعد از نماز عشاء مجلس ذکر دار بنی ھاشم ملتان 26 مئی: خطبہ جمعہ دار بنی ھاشم ملتان 27 مئی: حافظ غلام یسین شفیقی، حاجی محمد ثقلین صاحب اور جناب محمد یونس صاحب کی دعوت پر مدرسہ ابی ابن کعبؓ بدھلہ روڈ ملتان تقریب سنگ بنیاد میں شرکت اور خطاب 28 مئی: احتجاجی جلسہ بسلسلہ شہادت حضرت مولانا لدھیانویؒ مسجد شہداء لاہور خطاب بعد از عصر 29،28 مئی: قیام دفتر احرار لاہور، کارکنان و احباب سے رابطہ و ملاقات، تبادلہ خیالات 2 جون خطبہ جمعہ جامع مسجد مدنی سرگودہا روڈ چنیوٹ۔ 30 مئی تا 17 جون قیام مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار چناب نگر ۱۲ ربیع الاوّل مطابق ۱۵ جون سالانہ سیرت کانفرنس و جلوس چناب نگر

قومی کانفرنس برائے تحفظ ختم نبوت۔ لاہور

امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی شرکت

لاہور (محمد معاویہ رضوان) مجلس احرار اسلام کے امیر ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ۸ مئی کو مولانا شاہ احمد نورانی کی دعوت پر قومی کانفرنس برائے تحفظ ختم نبوت میں شرکت کیلئے لاہور تشریف لائے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی، نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری اور میاں محمد اویس آپ کے ہمراہ کانفرنس میں شریک ہوئے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے حضرت امیر احرار کو خصوصی طور پر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ کانفرنس میں ملک کی تمام بڑی دینی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی اور متفقہ طور پر حکومت کو اپنے مطالبات پیش کیئے۔ ان میں سب سے اہم مطالبہ قانون توہین رسالت کے تحت اندراج مقدمہ کے پرانے طریقہ کار کی بحالی تھی جو حکومت نے منظور کر لیا ہے باقی مطالبات کی منظوری کیلئے دینی جماعتوں کی جدوجہد جاری ہے۔ حضرت امیر احرار نے مولانا شاہ احمد نورانی، حضرت خواجہ خان محمد صاحب اور دیگر زعماء سے ملاقات کر کے مجلس احرار اسلام کی طرف سے انہیں اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

سید محمد کفیل بخاری مرکزی نائب ناظم مجلس احرار اسلام پاکستان

۶۔ مئی ملتان میں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن سے تفصیلی ملاقات، ملک میں دینی جماعتوں کے مستقبل، اتحاد، ملکی سیاسی صورت حال اور دیگر معاملات پر تفصیلی تبادلۂ خیالات۔ ۷۔ مئی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے ہمراہ ملتان سے لاہور سفر اور آخری ملاقات۔ ۸ مئی قومی ختم نبوت کانفرنس لاہور میں شرکت

۹-۱۰ مئی - قیام دفتر احرار لاہور ۱۲، ۱۹، مئی خطبات جمعہ دار بنی ھاشم ملتان - ۲۵، مئی سمیجہ آباد ملتان میں اجتماع سے خطاب ہمراہ حاجی محمد ثقلین صاحب- ۱۹، مئی جامع العلوم ملتان میں یوم مطالبات کے سلسلہ میں دینی جماعتوں کے مشترکہ اجتماع سے خطاب ۲۸، مئی احتجاجی جلسہ مسجد شہداء لاہور میں حضرت امیر احرار کے ہمراہ شرکت ۲۸، ۲۹، ۳۰ مئی قیام دفتر احرار لاہور ۲، جون خطبہ جمعہ دار بنی ھاشم ملتان ۲ تا ۱۳، جون قیام دار بنی ھاشم ملتان ۱۳ تا ۱۵ جون قیام مسجد احرار چناب نگر بہ سلسلہ انتظامات سالانہ سیرت کانفرنس وجلوس-

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت پر احتجاجی جلسے، مظاہرے اور بیانات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی المناک شہادت پر ملک کے دینی حلقوں نے غم کا اظہار کیا ہے اور مولانا کی جدائی کو دینی حلقوں کے لئے نقصانِ عظیم قرار دیا ہے-

امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کا تعزیتی بیان

کراچی (شفیع الرحمن احرار) مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت نا صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کیلئے ایک عظیم سانحہ ہے حضرت مولانا مرحوم ایک جید عالم دین، فقیہ، محدث، مفسر، انشاء پرداز اور ولی اللہ تھے وہ علماء کی جماعت میں ایک بلند مقام پر فائز تھے اور حقیقتاً علماء کی آبرو تھے۔ ان کی زبان و قلم دونوں اللہ کے دین کی تعلیم و تبلیغ اور نشر و اشاعت کیلئے ہمیشہ وقف رہے مولانا کا تحریری اثاثہ ان کے اخلاص اور دینی خدمات پر گواہ ہے۔ فتنۂ قادیانیت پر مولانا کی تحریریں سند اور برھانِ قاطع ہیں وہ علم و عمل کا پیکر اور عجز و حلم میں اپنے اسلاف کا نمونہ تھے ان کا صبر و تحمل، تقویٰ اور وضع داری اتباع سنت کا فیضان تھا دین اسلام کے دفاع اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی- حضرت مولانا شہید جس رتبہ پر فائز ہوئے ہیں وہ ان کی دینی خدمات کی قبولیت ہے غم صرف اس بات کا ہے کہ علم و عمل ایک روشن چراغ بجھ گیا اور ان کا ثانی کوئی نہیں-

مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ مولانا کی مظلومانہ شہادت قیام امن کی دعویدار حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے اگر علماء یونہی قتل ہوتے رہے تو ملک پر اللہ کا عذاب نازل ہو گا مولانا کے قتل کے پس پردہ قادیانیوں اور سبائیوں کی گہری سازش کار فرما ہے ارباب حکومت حضرت مولانا شہید کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے-

علاوہ ازیں مجلس احرار اسلام کے مرکزی نائب صدر چودھری ثناء اللہ بھٹہ، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، مرکزی نائب ناظم سید محمد کفیل بخاری، ناظم نشر و اشاعت عبداللطیف خالد چیمہ نے بھی مولانا شہید کے قاتلوں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے- احرار رہنماؤں نے کہا ہے کہ چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف ذاتی دلچسپی لے کر مولانا شہید کے قاتلوں کی گرفتاری ممکن بنائیں اور انہیں عبرتناک سزا دیں-

مجلس احرار اسلام کراچی کے امیر شفیع الرحمن احرار، ناظم مولانا احتشام الحق معاویہ، محمود احمد، ڈاکٹر صلاح الدین، قاری عبدالمجید، ڈاکٹر ذیشان فیصل، ڈاکٹر عتیق الرحمن اور دیگر احباب نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی مظلومانہ شہادت پر اظہار غم کرتے ہوئے اس سانحہ کو دینی حلقوں کیلئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے انہوں نے کہا کہ مولانا کی شہادت کے بعد کراچی میں ہونے والے فسادات سے دینی جماعتوں کے کسی کارکن کا کوئی تعلق نہیں جو قوتیں مولانا کی شہادت کی ذمہ دار ہیں وہی ان فسادات کے پسِ پردہ کام کر رہی ہیں ان رہنماؤں نے

مولانا کی تدفین کے موقع پر رینجر اور پولیس کی جانب سے سوگواروں کی گرفتاری اور ان سے توہین آمیز سلوک کی شدید مزمت کی ہے انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا مولانا شہید کے قاتلوں کو فوراً گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔

مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسمٰعیل خان کے امیر غلام حسین احرار، محترم حامد علی اور دیگر کارکنان نے مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت پر گہرے دکھ کا اظہار کیا ہے انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ عالم اسلام ایک جید عالم اور فقیہ سے محروم ہو گیا ہے غلام حسین احرار نے کہا کہ حکومت مولانا کے قاتلوں کو گرفتار کر کے عبرتناک سزا دے۔

مجلس احرار اسلام ملتان کے زیر اہتمام ۱۹ مئی بعد نماز جمعہ دار بنی ہاشم کے باہر مولانا کی شہادت پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا احرار رہنما سید محمد کفیل بخاری نے حکومت سے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

مجلس احرار اسلام لاہور کے رہنماؤں چودھری محمد ظفر اقبال ایڈووکیٹ، قاری محمد یوسف احرار اور میاں محمد اویس نے لاہور کے احتجاجی مظاہرہ میں شرکت کی اور مولانا کی شہادت کو قومی نقصان قرار دیا۔

چیچہ وطنی (حبیب اللہ چیمہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر فقیہ العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی المناک شہادت پر مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، جمیعت علماء اسلام، سپاہ صحابہ، مجلس خدام صحابہ، حرکتہ المجاہدین، حرکتہ الجہاد الاسلامی، جمیعت المجاہدین کا مشترکہ ہنگامی اجلاس مولانا محمد ارشاد کی صدارت میں منعقد ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ مولانا مرحوم کی شہادت نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لیے ناقابل تلافی نقصان ہے حافظ حبیب اللہ چیمہ نے کہا کہ اس واقعہ میں قادیانی اور یہود و نصاریٰ کا ہاتھ ہے اور غیر ملکی امداد پر چلنے والی این جی اوز اس واقعہ میں براہ راست ملوث ہیں اگر غیر ملکی این جی اوز پر پابندی لگا دی جائے تو ملک میں دہشت گردی سمیت امن و امان کا مسئلہ حل ہو جائے گا مولانا عبدالباقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت نے اسلام دشمن طاقتوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی روح کو ایصال ثواب کے لیے دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی، احرار ختم نبوت مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی اور مدرسہ عربیہ رحیمیہ بستی سراجیہ میں قرآن خوانی ہوئی اور حضرت لدھیانویؒ کی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا علاوہ ازیں حکیم حافظ عبدالرشید چیمہ، قاری زاہد اقبال مولانا عبدالحکیم حافظ حبیب اللہ چیمہ قاری محمد قاسم قاری حبیب اللہ رشیدی اور مولانا منظور احمد نے حضرت لدھیانویؒ کی شہادت پہ اظہار تعزیت کیا ہے۔

جناب عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم نشر و اشاعت کا دورۂ برطانیہ اور تنظیمی مصروفیات

(لندن) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم نشریات عبداللطیف خالد چیمہ، 29 اپریل کو برطانیہ کے دورے پر لندن پہنچے جہاں انہوں نے اپنے چچا زاد بھائی عرفان اشرف چیمہ کے ہاں قیام کیا، یکم مئی کو وہ لندن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر گئے اور حافظ احمد عثمان شاہد سے ملاقات کی 2 مئی کو عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمن باوا سے ان کے گھر ملاقات کی 3 مئی کو تنظیم اہلسنت برطانیہ کے سربراہ قاری محمد عمران خان جہانگیری خالد چیمہ سے ملاقات کیلئے ان کی قیام گاہ پر تشریف لائے 4 مئی کو وہ اپنی چچی محترمہ اور بھائی عرفان کے ہمراہ مبلغہ اسلام مسز زاہدہ غوری سے ملاقات کیلئے ان کے گھر گئے اور عالمی سطح پر دعوت و تبلیغ بالخصوص رد قادیانیت کے سلسلہ میں مشاورت ہوئی۔ 5 مئی کو قاری محمد عمران خان جہانگیری کی معیت میں ورلڈ اسلامک فورم

کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری سے ان کی رھائش گاہ پر ملاقات کی اور رات جامع مسجد فینسبری پارک لندن قاری محمد عمران خان جہانگیری کے ہاں قیام کیا۔ 8 مئی کو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا امداد الحسن نعمانی اور قاری جہانگیری کے ہمراہ مولانا عبدالرحمن باوا کی طرف سے دیئے گئے ظہرانہ میں شرکت کی بعد ازاں اسلامک دعوت کونسل کی مجوزہ عمارت دیکھی جس کے ڈائریکٹر مولانا عبدالرحمن باوا ہیں جہاں وہ مستقبل میں دعوت و تبلیغ اور تعلیم تربیت کیلئے کثیر المقاصد سنٹر قائم کرنے کیلئے کوشاں ہیں۔ قبل از عصر مولانا امداد الحسن نعمانی کی دعوت پر دفتر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (فارسٹ گیٹ) لندن گئے جہاں قانون توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غیر مؤثر کرنے کے حکومت پاکستان کے اعلان سے پیدا شدہ صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے مشترکہ مشاورتی اجلاس میں شرکت کی اور مشترکہ بیان جاری کیا اس اجلاس میں مولانا عبدالرحمن باوا، مولانا امداد الحسن نعمانی اور قاری محمد عمران خان جہانگیری کے علاوہ آل جموں و کشمیر جمعیت علماء اسلام برطانیہ کے رہنما مولانا طارق عزیز، جمعیت علماء اسلام اوورسیز کے سیکرٹری اطلاعات ابو شعیب کشمیری نے بھی شرکت کی اس کے بعد لندن ایسٹ میں حاجی محمد رفیق اور اشفاق سے ملاقات کی۔ 9 مئی کو قاری جہانگیری کے ہمراہ ساؤتھ آل میں ابو بکر اسلامک سنٹر میں مسلم کمیونٹی کے سرکردہ افراد سے ملاقات کی۔ 10 مئی کو لندن سے برمنگھم پہنچے اور احرار کارکن محمد سعید کے ہاں قیام کیا۔ 11 مئی کو مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے قائم مقام مرکزی امیر اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا امداد الحسن نعمانی نے دعوت پر اپنے گھر (برمنگھم) مدعو کیا جہاں ممتاز عالم دین مولانا اکرام الحق خیری سے تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا۔ برمنگھم کے مولانا محمد قاسم اور احرار کارکن محمد سعید بھی موجود تھے 12 مئی کو رات 10 بجے گلاسگو پہنچے، 13 مئی کو احباب سے رابطہ و ملاقات، بعد نماز عشاء مدرسہ والی مسجد میں جمعیت اتحاد المسلمین گلاسگو کے سیکرٹری نشر و اشاعت چودھری محمد صابر سے ملاقات اور قانون توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غیر مؤثر کرنے کے خلاف پاکستان میں دینی جماعتوں کی اپیل پر ہونے والی ہڑتال کے موقع پر 19 مئی کو گلاسگو میں نماز جمعۃ المبارک کے اجتماعات کے موقع پر مجوزہ احتجاج کے سلسلہ میں مشاورت، 14 مئی کو مسجد مدرسہ العربیہ الاسلامیہ پیزلی روڈ گلاسگو میں حافظ ظہور الحق اور احباب سے رابطہ و ملاقات، 15 مئی کو شیخ عبدالواحد کی رھائش گاہ پر روزنامہ "جنگ" لندن کے نمائندہ گلاسگو جناب طاہر انعام شیخ سے تفصیلی گفتگو اس موقع پر صوفی محمد زمان، پروفیسر انعام اللہ اور محمد اکرم راہی بھی موجود تھے، 16 تا 18 مئی گلاسگو کے احباب سے ملاقات رابطہ 19 مئی کو بھائی محمد نعیم کے ہمراہ سنٹرل مسجد گلاسگو کے خطیب و امام مولانا حبیب الرحمن اور نائب امام مولانا عبدالغفور سے ملاقات اور تبادلۂ خیال، بعد ازاں مولانا مفتی مقبول احمد مدظلہ العالی کی بیمار پرسی اور ملاقات، مفتی صاحب کے فرزندان حافظ محمد طاہر و حافظ محمد قاسم سے تبادلۂ خیال قبل ازیں حافظ محمد شفیق سے ملاقات، 21 مئی کو شیخ عبدالواحد کے ہمراہ برطانوی پارلیمنٹ کے رکن محمد سرور سے ملاقات اور تبادلۂ خیال قبل ازیں فون پر محمد سرور کو قانون توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو غیر مؤثر کرنے سے پاکستان میں پیدا شدہ صورتحال سے آگاہی اور دینی جماعتوں کے مؤقف سے آگاہی، بعد ازاں محمد سعید اور محمد نعیم کی طرف سے گفنک میں دیئے گئے ظہرانے میں شرکت شیخ عبدالواحد بھی موجود تھے۔ 22 مئی کو حافظ ظہور الحق کی طرف سے دیئے گئے ظہرانے میں شرکت شیخ عبدالواحد اور شیخ عمر افضل شریک تھے، 23 مئی تا 27 مئی قیام گلاسگو قدیم و جدید احباب سے رابطہ و ملاقات، نشر و اشاعت اور تقسیم لٹریچر وغیرہ۔

اس دوران اکثر بزرگوں اور احباب نے قائد احرار مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ کے انتقال پر خالد چیمہ سے اظہار تعزیت کیا اور دعائے مغفرت کی۔

انشاء اللہ تعالیٰ جون میں وہ لندن اور اس کے مضافات کا تفصیلی دورہ کریں گے اس کے علاوہ برسٹل، برمنگھم، راچڈیل، بڈرز فیلڈ سمیت مختلف مقامات پر جائیں گے اور مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے کام کو منظم کریں گے۔

⊙ تحریک آزادی کے دوران اکابر احرار نے تاریخ ساز اور جرأت مندانہ کردار اداء کیا

⊙ مجلس احرار اسلام اپنے تاریخی کردار کا اعادہ کرے گی

⊙ امریکن سامراج اور عالمی استعمار کے خلاف اکابر احرار کے کردار کو زندہ کیا جائے گا (عبداللطیف خالد چیمہ)

لندن (عرفان ارشد چیمہ) ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے کہا ہے کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے ضروری ہے کہ امت مسلمہ تمام فروعی اختلافات ختم کر کے خلافت اسلامیہ کے احیاء و نفاذ کے ایک نکاتی ایجنڈے پر متفق و متحد ہو جائے، عالمی استعمار کے خلاف ازسر نو صف بندی کی جائے اور یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمن پالیسیوں کو سمجھ کر پوری دنیا میں بیداری پیدا کی جائے وہ 5 مئی کو بعد دوپہر مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور تحریک ختم نبوت کے ممتاز رہنما عبداللطیف خالد چیمہ سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات کے موقع پر گفتگو کر رہے تھے اس موقع پر تنظیم اہلسنت برطانیہ کے سربراہ قاری محمد عمران خان جہانگیری اور احرار ختم نبوت مشن یو کے کی شوریٰ کے رکن عمر خان اشرف چیمہ بھی موجود تھے، مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے کہا کہ برصغیر سے برطانوی سامراج کے انخلاء کیلئے تحریک آزادی کے دوران اکابر احرار نے جو تاریخ ساز اور جرأت مندانہ کردار ادا کیا وہ نہ صرف برصغیر بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کی دینی و قومی تاریخ کا انمٹ باب ہے آج پھر ضرورت ہے کہ مجلس احرار اسلام کے تاریخی کردار کا اعادہ کیا جائے اور امریکن سامراج اور عالمی استعمار کے خلاف اکابر احرار کے کردار کو زندہ کیا جائے، مولانا منصوری نے گزشتہ نومبر میں انتقال فرما جانے والے مجلس احرار اسلام پاکستان کے سربراہ مولانا سید عطاء المحسن بخاری کی دینی و قومی اور تحقیقی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا، عبداللطیف خالد چیمہ نے اس موقع پر پاکستان میں مجلس احرار اسلام کی تبلیغی و تعلیمی اور تحریکی سرگرمیوں اور تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال سے آگاہ کیا اور بتایا کہ احرار کے کام کو جدید بنیادوں پر منظم کیا جارہا ہے اور عصری تقاضوں کے مطابق ترجیحات طے کی جا رہی ہیں۔

⊙ ۱۹ - مئی کو پاکستان میں احتجاجی ہڑتال کے موقع پر برطانیہ میں مجلس احرار اسلام نے یوم احتجاج کا اعلان کیا

⊙ امریکہ اور یورپ ہمارے اندرونی و مذہبی معاملات میں دخل دے رہا ہے

نام نہاد انسانی حقوق کی آڑمیں قادیانیوں اور سیکولرلابیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو مکمل سپانسر کیا جارہا ہے

برمنگھم (محمد سعید) مرکزی جمعیت علماء برطانیہ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ اور تنظیم اہلسنت نے حکومت کی سیکولر پالیسیوں اسلام اور ملک دشمن این جی اوز کی سرپرستی اور توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب کے خلاف مقدمہ کے اندراج کو ڈپٹی کمشنر کی انکوائری سے مشروط کرنے کے فیصلے کے خلاف کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی طرف سے 19مئی کو پاکستان میں احتجاجی ہڑتال کے موقع پر برطانیہ میں ''یوم احتجاج'' کا اعلان کیا ہے مولانا امدادالحسن نعمانی، عبداللطیف خالد چیمہ اور قاری عمران خان جہانگیری سمیت

متعدد رہنماؤں نے برطانیہ کے تمام مکاتب فکر کے سربراہوں، دینی قائدین اور مساجد کے خطباء سے اپیل کی ہے کہ وہ 19 مئی کو اس حساس دینی مسئلہ پر خطبات جمعہ کے دوران مسلمانوں میں بیداری پیدا کریں اور احتجاجی اجتماعات میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کا اجاگر کریں۔

برمنگھم (محمد سعید) مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے قائم مقام امیر اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی رہنما مولانا امدادالحسن نعمانی نے پاکستان سے آئے ہوئے مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات، مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ کے اعزاز میں استقبالیہ دیا، ممتاز عالم دین مولانا اکرام الحق خیری، مولانا محمد قاسم اور احرار کارکن محمد سعید نے بطور خصوصی شرکت کی، خالد چیمہ نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ اور یورپ ہمارے اندرونی و مذہبی معاملات میں جارحانہ مداخلت کر رہا ہے اور نام نہاد انسانی حقوق کی آڑ میں قادیانیوں اور سیکولر لابیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو مکمل طور پر سپانسر کر رہا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت قانون توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو عملاً غیر مؤثر کرنے کا باقاعدہ اعلان کر چکی ہے اور امر واقع یہ ہے کہ توہین رسالت ایکٹ کے تحت کوئی مقدمہ درج نہیں ہو رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ شاتم رسول کے خلاف ایف آئی آر کے اندراج کو ڈپٹی کمشنر کی انکوائری سے مشروط کرنے کا فیصلہ مسلمانوں کے لیے ناقابل قبول ہے اور یہ طریق کار عدالت سے پہلے ایک نئی عدالت قائم کرنے کے مترادف ہے جس کا لازمی اور منطقی نتیجہ یہ نکلے گا کہ مسلمان آئینی و قانونی راستہ اپنانے کی بجائے قانون کو ہاتھ میں لیں گے انہوں نے کہا کہ یہ صورتحال اس قانون میں ترمیم سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو گی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کا اس پر ایک مؤقف ہے اور پاکستان کے تمام مکاتب فکر اور غیور عوام 19 مئی کو مکمل ہڑتال کر کے یہ ثابت کر دیں گے کہ اس پر دوسری کوئی رائے نہیں ہو سکتی انہوں نے کہا کہ کار پردازان حکومت تاویلوں کا سہارا نہ لیں اور بلا تاخیر ڈپٹی کمشنر کی انکوائری کی شرط واپس لینے کا اعلان کریں ورنہ ہم 1953ء کی یاد تازہ کر دینگے۔

⚙ توہینِ رسالت کے مرتکب کے خلاف مقدمہ کے اندراج کے سلسلہ میں قانون میں کی گئی تبدیلی کے فیصلے کو واپس لینا حکومت کا بروقت اور دانش مندانہ فیصلہ ہے
⚙ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔ (عرفان اشرف چیمہ)

لندن (عرفان اشرف چیمہ) توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مقدمے کے اندراج کا پرانا نظام برقرار رکھنے اور ایف آئی آر کے اندراج کیلئے ڈپٹی کمشنر کی انکوائری کی شرط ختم کرنے کے چیف ایگزیکٹو کے اعلان کا برطانیہ میں زبردست خیر مقدم کیا گیا ہے، مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا امداد الحسن نعمانی، عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمن باوا، تنظیم اہلسنت برطانیہ کے سربراہ قاری محمد عمران خان جہانگیری، احرار ختم نبوت مشن یو کے کے رہنما شیخ عبدالواحد اور عرفان اشرف چیمہ، مفتی محمد ابراہیم راجہ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مرتکب کے خلاف مقدمہ کے اندراج کے سلسلہ میں قانون میں کی گئی تبدیلی کے فیصلے کو واپس لینا حکومت کا بروقت اور دانشمندانہ فیصلہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ آئین میں موجود تمام اسلامی دفعات کا باقاعدہ پی سی او کا حصہ بنانے کا باضابطہ اعلان کیا جائے اور پاکستان کی نظریاتی اساس اور اسلامی تشخص کو اجاگر کرنے

والے اقدامات کیے جائیں۔

مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور سیکولر لابیوں کی ریشہ دوانیوں کا تدارک کیا جائے۔

لندن (عرفان اشرف چیمہ) انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا امداد الحسن نعمانی، عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمن باوا مجلس احرار اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ تنظیم اہلسنت برطانیہ کے سربراہ قاری محمد عمران خان جہانگیری، مفتی احمد ابراہیم راجہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے سانحہ قتل کو دینی قوتوں کے خلاف گہری سازش قرار دیتے ہوئے اسے حکومت کی مکمل ناا ہلی قرار دیا ہے ایک مشترکہ بیان میں مذہبی رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا لدھیانوی کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے مشترکہ بیان میں مولانا لدھیانوی کی دینی و علمی بالخصوص تحریک ختم نبوت کے لیے گرانقدر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

تعجب ہے وزیر داخلہ کو یہ معلوم نہیں کہ قادیانی اہم عہدوں پر فائز ہیں (عبداللطیف خالد چیمہ)

گلاسگو (عبدالواحد) مجلس احرار اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے ممتاز راہنما عبداللطیف خالد چیمہ جو (ان دنوں میں برطانیہ کے دورے پر ہیں) نے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر کے اس بیان پر انتہائی تعجب کا اظہار کیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ قادیانی اہم مناصب پر فائز ہیں قادیانی ملک کے باشندے ہیں انہیں تمام بنیادی حقوق حاصل ہیں۔ خالد چیمہ نے کہا کہ اتنے بڑے منصب پر فائز شخصیت کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ دیدہ دانستہ حقائق سے منہ چھپانے کی کوشش کریں۔ خالد چیمہ نے کہا کہ اس ملک کے شہری ہونے کے ناطے قادیانیوں کو تمام حقوق حاصل ہیں لیکن حکمرانوں نے کبھی اس پر غور کیا کہ قادیانی آئین اور ریاست سے اعلانیہ بغاوت کے علمبردار ہیں وہ حقوق حاصل ہونے کے باوجود فرائض ادا نہیں کر رہے اور بیرون ممالک پاکستان کی ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں وہ کھلے عام اپنے کفر و ارتداد اور زندقہ کو اسلام کا نام دیکر پوری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہہ رہے ہیں۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اور سرکاری حکام کوئی نوٹس نہیں لے رہے جس سے مسلمانوں میں اشتعال بڑھ رہا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو فی الفور الگ کیا جائے عبداللطیف خالد چیمہ جو کہ برطانیہ کے دورے پر آئے ہوئے ہیں نے گلاسگو میں اپنے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب کے خلاف مقدمہ کے اندراج کے سلسلہ میں قانون میں کی گئی تبدیلی کے فیصلہ کو واپس لینا حکومت کا دانشمندانہ فیصلہ ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ آئین میں موجود تمام اسلامی دفعات کو باقاعدہ پی سی او کا حصہ بنانے کا باضابطہ اعلان کیا جائے۔ انہوں نے جید عالم اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے سانحہ قتل کو دینی قوتوں کے خلاف گہری سازش قرار دیتے ہوئے اسے حکومت کی مکمل نا اہلی قرار دیا علاوہ ازیں انہوں نے مرکزی جمعیت علماء برطانیہ کے قائم مقام امیر مولانا امداد الحسن نعمانی عالمی مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالرحمن باوا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حافظ احمد عثمان شاہد، ورلڈ اسلامک فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ منصوری اور تنظیم اہل سنت برطانیہ کے سربراہ قاری محمد عمران جہانگیری سے ملاقاتیں کیں اور تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔

اسلام خود ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اور اس کو کافرانہ جمہوریت کے ذریعے نافذ کرنے کی جدوجہد کرنے والے خود فریبی کا شکار ہیں

اسلامیان پاکستان ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے

این جی اوز اور قادیانیوں کی ملی بھگت سے دینی اقدار کو تباہ کیا گیا

آج پھر ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانے کی خطرناک اور گھناؤنی سازش ہو رہی ہے

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم ہر ممکن مزاحمت کریں گے

حکومت کی سیکولر پالیسیوں اور قادیانیت نوازی کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا

(عبداللطیف خالد چیمہ مرکزی ناظم نشریات مجلس احرار اسلام پاکستان)

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ امریکہ و یورپ پاکستان کے اندرونی و مذہبی معاملات میں جارحانہ مداخلت کر کے ہماری نظریاتی و جغرافیائی سرحدوں کے درپے ہے۔ اسلام خود ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کو کافرانہ جمہوریت کے ذریعے نافذ کرنے کی جدوجہد کرنے والے خود فریبی اور خود فراموشی کا شکار ہیں، فوجی حکومت دستور کی اسلامی دفعات کو نہ چھیڑنے کے اعلان کے باوجود 295 سی کو عملاً غیر مؤثر کر چکی ہے، اسلامیان پاکستان ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

روزنامہ "جنگ" کے ساتھ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ آج تک کے حکمرانوں نے قیام پاکستان کے اصل مقاصد سے مجرمانہ انحراف برتا اور سرمایہ پرستوں، مفاد پرستوں اور اقتدار پرستوں نے ملک کو جی بھر کے لوٹا، قومی سلامتی کو داؤ پر لگایا اور ملت اسلامیہ کی غیرت و حمیت کے سودے ہوتے رہے ملک کے نظریاتی و اسلامی تشخص کی تباہی و بربادی کیلئے نہایت نت نئے جال بنے گئے تعلیم کو عام کرنے، غربت مٹانے اور نام نہاد حقوق انسانی کے تحفظ کی آڑ میں مادر پدر آزاد معاشرہ قائم کرنے کیلئے این جی اوز اور قادیانیوں کی ملی بھگت سے دینی اقدار کو تباہ کیا گیا آج پھر ملک کو سیکولر سٹیٹ بنانے کی خطرناک اور گھناؤنی سازش ہو رہی ہے اور یہود و نصاریٰ کے دائمی ایجنٹوں اور لا دین عناصر کی گرفت کو مضبوط کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری انفرادی و اجتماعی زندگی کی فلاح کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ قرآن و سنت کو سپریم لاء قرار دیکر اسلام کو عملاً نافذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کا اسلامی انقلاب اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی ابتدا ہے اور وہاں نافذ اسلامی نظام پوری دنیا کیلئے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنیاد پرستی ہمارے لیئے طعنہ نہیں بلکہ اعزاز ہے اور ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اسلام اور سیکولرازم کی فیصلہ کن جنگ ہو کر رہے گی اور غلبہ اسلام اور قیام حکومت الہیہ کی تحریک آخر کار کامیاب ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے تمام نظام استحصال پر مبنی ہیں افلاطون یا ارسطو کا فلسفۂ جمہوریت اسلام کی نفی اور ضد ہے کافرانہ جمہوریت، کے ذریعے اسلامی نظام تو کجا اصلاح احوال بھی

ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ دنیا میں سب سے بڑا دہشت گرد اور انسان دشمن ہے، جہاد مسلمانوں پر فرض ہے، عالمی استعمار کے خلاف عملی و علمی اور قلمی جہاد نے پوری دنیا کے مسلمانوں اور مظلوم انسانوں کو زندگی گزارنے کا ڈھنگ سکھایا ہے۔ امریکہ و یورپ بین الاقوامی ادارے اور انسانی حقوق کے تحفظ کی دعویدار تنظیمیں کشمیر، چیچنیا، فلسطین، بوسنیا میں ہونے والے ظلم پر کیوں مجرمانہ خاموشی اختیار کیئے ہوئے ہیں پوری دنیا میں معروف جہادی تنظیموں کی اعانت مسلمانوں کا دینی و قومی فریضہ ہے اور ہم اس سے کبھی دستبردار نہیں ہوسکتے۔

خالد چیمہ جو کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات بھی ہیں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ آئین میں موجود اسلامی دفعات کو چھیڑنے سے محاذ آرائی پیدا ہوگی اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہم ہر ممکن مزاحمت کریں گے حکومت کی اس سیکولر پالیسیوں اور قادیانیت نوازی کا ڈٹ کرمقابلہ کیاجائے گا اس مسئلہ پر قوم نے بڑی قربانیاں دی ہیں 1953ء میں دس ہزار فرزندان توحید نے سینے گولیوں سے چھلنی کروالئے لیکن ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر آنچ نہ آنے دی، اس سوال پر حکومت نے بار بار کہا ہے کہ قانون توھین رسالت میں کوئی ترمیم نہیں کی جارہی لیکن دینی جماعتوں نے 19 مئی کو پاکستان میں ہڑتال کی کال دے رکھی ہے اس کا کیا جواز ہے؟ انہوں نے کہا کہ 21ء اپریل کو اسلام آباد میں حقوق انسانی کنونشن کے موقع پر چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے جس پیکج کا اعلان کیا اس میں توھین رسالت کے مرتکب کے خلاف مقدمہ کے اندراج کو ڈپٹی کمشنر کی انکوائری سے مشروط کرنے کا اعلان کیا گیا، اب ہم یہ کہتے ہیں جب سے یہ قانون بنا ہے امریکہ و یوروپ اور لادین و سیکولر لابیاں اس کو ختم کرانے کیلئے دباؤ ڈال رہی ہیں اور حکومت نے یہ تسلیم کیا ہے کہ بین الاقوامی دباؤ کی وجہ سے ایسا کیا جا رہا ہے، اس دباؤ کو قبول کرنے کے بعد اب اس کی تاویلیں کی جارہی ہیں، ہمارا موقف یہ ہے کہ جب قتل سمیت کسی چھوٹے بڑے جرم میں ایف آئی آر کے اندراج کیلئے ڈپٹی کمشنر کی انکوائری کی شرط عائد نہیں تو پھر اس مسئلہ پر ایسا کیوں؟ کیا یہ جواز کافی ہے کہ اس مسئلے پر بین الاقوامی دباؤ ہے۔ کیا حکومت اس دباؤ کو جواز بنا کر ایسے فیصلے کر کے ملک کو انارکی کی طرف نہیں لے جا رہی؟ انہوں نے کہا کہ تمام مکاتب فکر کا اس مسئلہ پر ایک ہی مؤقف ہے جبکہ قادیانی گروہ اس قانون کو ختم کرانے کیلئے بین الاقوامی سطح پر لابنگ کر رہا ہے تو پھر کیا ہم کل بیرونی دباؤ پر اس قانون کو ہی ختم کر دیں گے انہوں نے کہا کہ قادیانی اپنے کفر کو اسلام کا نام دیتے ہیں اور ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اس طرح قادیانی گروہ ارتداد پھیلا رہا ہے اور آئین اور ملک سے اعلانیہ بغاوت کر رہا ہے اگر قادیانی گروہ اپنی متعینہ اسلامی و آئینی حیثیت اور دائرے میں رہے تو پھر محاذ آرائی کی یہ کیفیت تبدیل ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے تمام مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ شاتم رسول کے خلاف مقدمہ کے اندراج کا پروسیجر تبدیل کرنے کا فیصلہ بلا تاخیر واپس لیا جائے۔ ایک اور سوال پر انہوں نے کہا کہ ہماری کوئی سیاسی مجبوری نہیں کہ ہم اپنے اس موقف میں کوئی جھول پیدا کریں ویسے بھی پاکستان میں عملاً ایسا ممکن ہی نہیں کہ ایف آئی آر کے اندراج کیلئے پہلے ڈپٹی کمشنر کے در کے دھکے لگائے جائیں یہ تو سیدھا سادہ قانون کو غیر مؤثر، عام آدمی کی پہنچ سے باہر کرنے اور عدالت سے پہلے ایک عدالت قائم کرنے والی بات ہے اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ لوگ اس مسئلہ پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر شاتم رسول کو نقصان پہنچانے کی طرف آئیں گے جہاں تک غلط مقدمہ درج کرانے کی بات ہے تو اس کیلئے پہلے سے طریق کار موجود ہے، باقی محض احتمال کی بنیاد پر قانون کو ہی غیر مؤثر کر دینا کہاں کا انصاف ہے۔ کار پردازان حکومت اور بعض سرکاری مولوی اور ٹاؤٹ اس اہم اور بنیادی مسئلہ پر ابہام پیدا کر کے حقائق چھپا نہیں سکتے اپنی دنیا و عاقبت ضرور خراب کر سکتے ہیں۔ 19 مئی کو پاکستان بھر میں ہونے والی پرامن ہڑتال ثابت کر دے گی کہ ہمارا موقف بربنائے دیانت، سچائی پر مبنی ہے اور اس کے پیچھے سیاسی عوامل کارفرما نہیں۔ انہوں نے برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کے نمائندوں، سرکردہ مذہبی رہنماؤں اور خطبا سے اپیل کی کہ وہ 19 مئی کو نماز جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں اس مسئلہ پر بیداری پیدا کریں اور قراردادیں منظور کروا کر لندن میں پاکستان کے ھائی کمشنر کو بھجوائیں اور اپنا احتجاج نوٹ کروائیں۔

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ)
مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام

جنّت میں گھر بنائیے!

مرکزی مسجد عثمانیہؓ

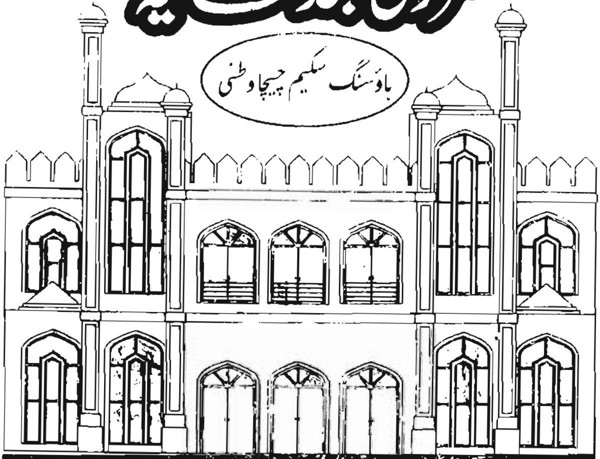

آرکیٹیکٹ: محمد عمران محبوب فیصل آباد 754274

مرکزی مسجد عثمانیہؓ

ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی کی تعمیر جاری ہے نقد یا سامان کی صورت میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اللہ سے اجر پائیں

رابطہ و معلومات اور ترسیل زر کے لیے

دفتر دار العلوم ختمِ نبوت بلاک نمبر 12 چیچا وطنی فون نمبر: 0445 - 611657

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2324-9 نیشنل بنک جامع مسجد بازار چیچاوطنی
اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی

منجانب
انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) فون نمبر 0445 - 610955
ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی۔ ضلع ساہیوال پاکستان

ماہنامہ القاسم کا خصوصی نمبر

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ کی یاد میں

ترتیب وتدوین کے مراحل میں، اکابر کی تحریروں کا وقیع مجموعہ، ایک عظیم تاریخی دستاویز، اکابر علماء ہند کے رشحات قلم،

بعض لکھنے والے اکابر علماء اور مشائخ کے اسماء گرامی

☆ مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ☆ مولانا ابوالکلام آزادؒ ☆ مولانا سعید احمد اکبر آبادیؒ ☆ مولانا محمد منظور نعمانیؒ ☆ مولانا سید ابوالحسین علی ندوی ☆ مولانا شاہ عبدالقادر رائپوریؒ ☆ مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ ☆ شیخ التفسر مولانا احمد علی لاہوریؒ ☆ علامہ انور شاہ کشمیریؒ ☆ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیبؒ ☆ مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ ☆ مولانا حفظ الرحمٰن سہارنپوریؒ ☆ مولانا اعزاز علی شیخ الادبؒ ☆ مولانا سید ازھر شاہ قیصرؒ ☆ مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ ☆ مولانا مفتی سید مہدی حسنؒ ☆ قائد ملت مولانا مفتی محمودؒ ☆ قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ☆ مولانا اخلاق حسین قاسمیؒ ☆ مولانا نسیم احمد فریدیؒ ☆ مولانا سید محمد میاں صاحبؒ ☆ مولانا سید سلیمان ندویؒ ☆ مفتی مرغوب احمد لاجپوریؒ۔

القاسم کے سالانہ خریدار بنئے اور خصوصی نمبر مفت حاصل کیجئے

برائے رابطہ

ماہنامہ القاسم خالق آباد جامعہ ابوہریرہ پوسٹ آفس برانچ نوشہرہ

فون و فیکس : 0923 - 630611 - 630237

ماہنامہ جریدہ "الاشرف" کا عظیم الشان

قرآن نمبر

ہدیہ
-/125 روپے
علاوہ ڈاک خرچ

مدیر اعلیٰ محمد اسعد تھانوی،
مدیر مسئول محمد اسلم شیخوپوری

انشاءاللہ تیس جلدوں سے زائد کا پروگرام ہے، پانچ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

○ علمائے حق کے قرآنی علوم و معارف کا عظیم انسائیکلوپیڈیا۔ ○ مختلف رسائل و جرائد اور کتابوں میں اہل حق کے منتشر مضامین یکجا۔ ○ ہر جلد کسی موضوع کے لئے مخصوص۔ ○ پانچویں جلد کا موضوع تجوید و قرأت ہے جس میں علم تجوید کی اہمیت و فضیلت، سبعہ عشرہ کا تعارف، تجوید صوتیات اور علم تجوید، ہندوستان اور پاکستان میں علم قرأت، علمائے دیوبند کی خدمات تجوید و قرأت جیسے مضامین شامل ہیں۔

○ ساڑھے تین سو سے زائد صفحات، خوبصورت اور مضبوط جلد ○ ہر مدرسہ، ہر اسلامی لائبریری اور قرآنیات کے ہر طالب کی ضرورت ○ درج ذیل کے علاوہ ہر معیاری کتب خانہ سے یہ نمبر طلب کیا جاسکتا ہے

○ الاحمد ہائٹس۔ ایف ایل 2 بلاک نمبر 4 کے ڈی اے اسکیم نمبر 36 گلستان جوہر کراچی۔
فون 812-4456، 811-9533، 811-7733

○ جامعہ اشرفیہ والس روڈ سکھر ○ مکتبہ حلیمیہ سائٹ کراچی 75700

کل پاکستان حفاظ قرآن نونہالان اسلام کا

مقابلہ حفظ قرآن

INT. ISLAMIC RELIEF ORG.
THE KINGDOM OF SAUDI ARABIA

برنامج تحفیظ قرآن کریم انٹرنیشنل اسلامک ریلیف آرگنائزیشن (رابطہ عالم اسلامی) سعودی عرب

کل پاکستان نونہالان اسلام مقابلہ حفظ قرآن کا اہتمام کر رہا ہے جس میں درج ذیل شرائط کے حامل حفاظ کرام شرکت کر سکتے ہیں۔

شرائط شرکت

۱۔ بچہ / بچی حافظ قرآن ہو۔ ۲۔ عمر دس سال تک ہو۔
۳۔ مہتمم مدرسہ / اپنے استاد / سکول پرنسپل سے حفظ و عمر کی تصدیق اور تین عدد فوٹوز کے ساتھ درخواست دیں۔
۴۔ مدارس اپنے کم عمر حفاظ کے لیے مدرسہ کی طرف سے درخواست دے سکتے ہیں۔

انعامات

۱۔ کامیاب طلبہ کے لیے عمرے کے ٹکٹ اور سعودی عرب میں مقدس مقامات کی زیارت کا انتظام' نیز نقد انعامات۔
۲۔ کامیاب طلبہ کے مدرسین کے لئے بھی نقد انعامات ۳۔ قرآن پاک کے کیسٹ ۴۔ دیگر قیمتی انعامات

نوٹ: درخواست دینے کی آخری تاریخ 20 جون 2000ء

پہلے مرحلہ میں مختلف مقامات پر ذیلی مقابلے ہوں گے۔ آخری مقابلہ اسلام آباد میں 8 اگست کو ہوگا۔
مقابلہ میں شرکاء کے لئے آمد و رفت' قیام و طعام بذمہ ادارہ ہوگا۔

رابطہ و معلومات

مطیع الرحمٰن (نگران) برنامج تحفیظ قرآن کریم۔ پاکستان
پوسٹ بکس 1850 اسلام آباد، پاکستان Tel 435113-4 Fax 449247

مکتبۂ احرار لاہور کی نئی کتابیں

حیات امیر شریعت
مؤلف: جانباز مرزا
قیمت:=/150 روپے

* خطیب الامت * بطلِ حریت * امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ
کی مستند سوانح حیات
*ملی ودینی خدمات * جہد ایثار اور عزیمت واستقلال
کا عظیم مرقع نیا ایڈیشن، رنگین اور دیدہ زیب سرورق
کے ساتھ پہلے تمام ایڈیشنوں سے یکسر مختلف اور منفرد

آزادی کی انقلابی تحریک
فوجی بھرتی بائیکاٹ ۱۹۳۹ء

مؤلف: محمد عمر فاروق

جنگ عظیم دوم میں ہندوستان سے انگریزی فوج میں بھرتی کے خلاف
ایک عظیم تحریک فوجی بھرتی کے خلاف ہندوستان بھر میں مجلس احرار اسلام کی پہلی اور تنہا آواز
* اکابر احرار کی جرأت و کردار * آزادی کے گمنام کارکنوں کا تذکرہ
* قربانی وایثار کی لازوال داستان * ایمان پرور واقعات اور کفر شکن مہمات
* تاریخ آزادیٔ ہند کے اس روشن باب پر پہلی کتاب (قیمت=/150 روپے)

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
فون: 511961 - 061

Monthly Multan
NAQEEB-E-KHATM-E-NUBUWWAT
Regd. M-N0.32 Vol. No.11 No.5 Tel:061-511961

بائیسویں سالانہ یک روزہ

سیرتِ خاتم الانبیاء کانفرنس

۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

جامع مسجد احرار (ربوہ) چناب نگر

زیرِ صدارت

قائدِ احرار

ابن امیرِ شریعت

حضرت پیر جی

سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

(امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان)

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

خانقاہ سراجیہ کندیاں

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

جلوس

جسمیں مُلک و مِلّت کے اصحاب فکر و دانش، عُلماء اہلِ قلم، وُکلاء اور طُلبا خطاب کریں گے حسبِ سابق ۱۲ ربیع الاوّل کو بعد نمازِ ظہر فدائینِ احرار کا فقید المثال جلوس مسجدِ احرار سے روانہ ہوگا۔ دورانِ جلوس زُعماءِ احرار بصیرت افروز خطاب فرمائینگے۔

پروگرام ۱۲ ربیعُ الاوّل: بعد نمازِ فجر: درسِ قرآنِ کریم، تقاریر: ۸ بجے صبح تا ظہر

منجانب: تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت (شعبۂ تبلیغ) مجلس احرارِ اسلام پاکستان

رابطہ فون: چناب نگر: ۲۱۱۵۲۳، مُلتان: ۵۱۱۹۶۱، لاہور: ۵۸۶۵۴۶۵، چیچہ وطنی: ۶۱۱۶۵۷